

# محمد کا دروازہ

خاص خبر

اشتیاق احمد

## جمماز کمال ہے

انپکڑ جمیش، محمود، فاروق اور فرزاد اپنے شہر کے ایر پورٹ پر موجود تھے، انپکڑ جمیش کے ایک دوست دود دواز کے ایک ملک سے ان کے ہاں آ رہے تھے۔ تین دن پہلے انہیں اپنے دوست کا تار ملا تھا۔ وہ ان کا ملک دیکھنا چاہتے تھے۔ ان کے بیوی بھے بھی ان کے ساتھ آ رہے تھے۔ جمماز کی آمد میں ابھی نصف گھنٹا باقی تھا۔ چاروں ایسے میں ایر پورٹ کے ریسٹوران میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ کیوں کہ وقت شام کا تھا اور یہ ان کا چائے کا وقت تھا۔

”آپ کے دوست مژہ جیری کا ذکر پہلے تو کبھی سننے میں نہیں آیا۔“

فاروق کو رہا تھا۔

طالب علی کے زمانے میں دوست بنा تھا۔ جب میں ٹریننگ کے لیے بیرونِ ملک تھا۔ وہ بولے۔

”یکن اتنا عرصہ گزر جانے کے بعد اچانک انہیں آپ کی یاد کس طرح آگئی؟“ محمود کے بھے میں شک تھا۔

”جیت ہے تم بھی اس کا ساتھ دے رہی ہو۔ محمود نے فرزان کو گھوڑا۔

”ہاں واقعی فرزان تمہیں تو صرف اور صرف محمود کا ساتھ دیتا چاہیے۔ بے پارہ اکیلا رہ کر تمیرا ذرا سا بھی مُتعاب نہیں کر سکتا۔ فاروق کے لئے یہ شوخی تھی۔

”یہ تو خیر تمہاری خوش فہمی ہے۔ ابھی اور اسی وقت دو دو اتھ کرو۔ محمود مُسکرا یا۔

”لو۔ پہنچ گئے دودو ہاتھ پر۔ جب کہ میں بات کر رہا تھا باتوں کے مقابلے کی:

”تم ہاتھ کرو بھی۔ میں ذرا معلومات والی کھڑکی سے پوچھ کر آتا ہوں۔ اس مرتب اس کا آدمی گھنٹے کا علاں پونا ہو رہا ہے یا نہیں۔ یہیں گھنٹے تو ہو گئے اسے یہ کہتے ہوتے کہ نصف گھنٹے تک آ رہا ہے۔ ”بھی بہتر۔ میکن ابا جان ابھی تو صرف پندرہ منٹ گزرے ہیں، اصلی غود پر تو آپ کو پندرہ منٹ بعد جا کر معلوم کرنا چاہیے۔ محمود نے کہا۔

”پندرہ منٹ گزرنے کے بعد وہ یقین سے تو کہا ہی سکتا ہے۔“ وہ مسکراتے اور دیشواران سے باہر نکل گئے۔

”جہاز کو جب آج ہی یہی ہونا تھا۔“

”یہی بات نہیں، ہم یہاں ہر روز تو نہیں آتے، جہاز تو عام

”اس بات کا ذکر اس نے اپنے خط میں کیا تو ہے۔“ وہ ہمارا ملک دیکھنا چاہتا ہے۔ ایسے میں میں اسی یاد آ سکتا تھا۔ وہ مسکاتے ہو سکتا ہے۔ ملک کی سیر صرف بہانہ ہو۔ اور کوئی لور چکر ہو؛ فرزان نے خیال ظاہر کیا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ اس کا بھی امکان ہے، لیکن ایک بات اور ہے جس کی بنا پر یہ کہنا پڑے گا کہ کوئی پلک نہیں ہو سکتا۔ اور وہ یہ کہ میرا دوست بیوی پتوں سمیت آ رہا ہے۔“

”ہمیں انیر۔ ان کے آ جانے کے بعد ہی پچھہ کہا جا سکتا ہے۔ دیسے ایسی پر اصرار آئے ہمیشہ ہمیں الگ ہمیں سے دو چار کروڑ تھے۔ فرزان نے من بنایا۔

”مُسکر کر دا بھی صرف دو چار ہی کرتی ہے۔ اگر چار آٹھ کرنے لگ گئی تو کیا ہو گا۔ یہ سچ و فاروق مُسکرا یا۔“

”سچ یا۔ یہ کہ اب تم اوث پٹانگ ہاتھ کر دے گے۔“ محمود نے من بنایا۔

”ان مالکات میں جب کہ جہاز کے کانے میں کچھ وقت باتی ہے۔ اور ہم یہاں میشے چائے پی رہے ہیں۔ ایک آدمی بات اگر ادھر ادھر کی یا بقول تمہارے اوث پٹانگ ہو جائے تو تمہارا کیا ہرچ ہے۔ خارج تھے میں کہے اندھے میں کہا۔“

”بات معقول ہے۔“ فرزان مُسکراتی۔

۔ لیکن ہجتی..... تمہارے سہاں کون سی پرواں سے آ رہے ہیں؟  
اگر کے ۲۱۹ سے:

۱۰۔ ہاتھیں ہاتھیں: پروفیسر داؤڈ نے ہیرت سے آنکھیں پھیلائیں  
متو آپ کے دوست بھی..... محمود نے جلد تاکمل چھوڑ دیا۔

”اُن سبھی... ہم تو بہت دیر سے اُسے تھکے ہیں لیکن ہم دوسرا طرف  
گھوٹتے چھرتے رہتے... اور تم لوگ اصرحتے... اس لئے لامات نہ  
ہو سکی... پتا نہیں اس جہاز کے پیچے کو کیا ہو گیا ہے؟ خان رحمان نے  
تملاً تھے ہوتے پہنچے میں کہا۔

”کس کے پیچے کی بات کی تم نے؟ پروفیسر داؤڈ نے دھیال کے ہام  
میں بوئے۔

”جھ..... جہاز کے پیچے کی: غاروں بول پڑا۔

”اچھا... ہاتھیں کیا کہا... جہاز کا بچھ... اُرسے باپ رے؟  
لیکن انکل... اس میں غبرائے، پریشان ہونے اور جہان ہونے کی  
کیا ضرورت ہے... بن چھٹے چھٹے جہانوں کے قبیلے پاکٹ لوگ  
تریست یافتے ہیں۔ ان کو جہاز کے پیچے جسی تو کہا جا سکتا ہے؟

”ہاں ان کو تو کہا جا سکتا ہے لیکن وہ جو آرہا ہے...؟

پروفیسر داؤڈ کے الفاظ درسیان میں ہی رہ گئے... اس وقت انکرک  
جیٹے اندر داخل ہستے نظر آئے تھے۔ زدیک آئے پر انہوں نے کہا۔  
”میں تو یہاں تین کو چھوڑ لیا تھا۔ تین سے پانچ کیسے ہو گئے؟

لہو پر یہٹ ہوتے ہی رہتے ہیں؟ محمود بولا۔

”کم از کم ہماری باری میں یہٹ نہ ہوتا۔ لیکن۔ جہاز بے چارے  
کو کی پتا۔ ہم کتنے مدد نہیں فاروق بڑیا۔

”اب صرف یہ مدد مٹ کی بات رہ گئی ہے: فدا نے اُن کر  
کما، پھر چک ٹک ٹکیا:

”ہاتھیں۔ یہ انکل خان رحمان اور پروفیسر انکل کماں پلے آ رہے ہیں:  
مudson اور غاروں نے جدیدی سے ریشمہان کے دروازے کی طرف دیکھا۔

ان دونوں نے بھی انہیں دیکھ دیا۔ وہ تیر کی طرح ان کی طرف آتے:  
”خیر تو ہے بھتی۔ تم اور یہاں۔ خان رحمان کے بھتی میں  
حیرت تھی۔

”ہم بھی آپ سے یہی کتفہ والے تھے۔ محمود سکایا۔

”ہمارے تو پچھے دوست دیر دن ملک سے آ رہے ہیں۔ پروفیسر  
داؤڈ بوئے۔

”بھتی داد۔ یہی محاذ اور جبھی ہے: فدا نہیں۔

”اوہ ہو اچھا۔ سب تو خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے  
دو: پروفیسر نے خوش ہو کر کہا۔

”جی کی فرمایا۔ دیوانے دو۔ دونوں طرف کے سہاں آجائے  
کے بعد تو دیوانے، ہی دیوانے نظر آتیں گے: غاروں کے بھتی  
میں شوخفی تھی۔

" ان ... ان کا مغلب ہے ... جہاز کیسی گارٹ نہ ہو گی  
ہے ۔"

کہیں ... ایسی کوئی اطلاع نہیں ملی ... جہاز کو کہیں لگتے جائے  
نہیں دیکھا گیا ... اس کو تین گھنٹے پہنچے میں پہنچ جانا چاہیے تھا  
.... میکن تین گھنٹے پہنچے میں اور پورٹ سے ٹھا اس سے لے کر  
پورڈ سے مکن کے فضائی راستے مک پیٹک کر لی گئی ہے ... جہاز  
کا کہیں پتا نہیں ہے۔ نہ کہیں اس کا میر کھلا ٹالا ہے؟  
یہ ... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" ہمیں کہاںیں اُبھریں۔

اس نے میں نے کہا تھا تاکہ بیرت الگز غرب متنے کے لئے  
تیار ہو گئی؟" وہ بھے۔

" میکن یہ کیسے مکن ہے؟ "

اس سوال کا جواب تو ایر پورٹ حکم کے پاس نہیں ہے۔ میں  
کیا بتا سکتا ہوں۔ انہوں نے کندھے اپنکا نے اور پھر سب لوگ  
معلومات کی کھڑکی کی طرف دکھڑپڑے۔ مرف وہ دہان بیٹھے رہ گئے۔  
یہ ... یہ میں نے کیا سنا ہے بیشید۔ آخر جہاز فضا ہما فضا  
میں کس طرف قابض ہو سکتا ہے؟ خان رحمان بھے۔

" ہزاروں سوال فریں میں اُنھوں رہتے ہیں خان رحمان ، میں  
ماہرین کی عقلیں بھی جواب دے سکتی ہیں ... اُو ہم بھی چلیں  
دیکھیں تو سہی ... ماہرین کیا کہتے ہیں؟ "

۱۰ سے قرب صدت المقاد کہتے ہیں؟ پروفیسر بولے۔  
" جہاز کا کیا مرد؟ "

اپنی زندگی کی حیرت انگیز ترین خبر متنے کے لیے تیار ہو جاؤ؟  
" بھی کی مطلب؟ فڑاڑ چل گئی۔ "

نہیں بتا جائیں من اور دیکھ پہنچے ہیں؟ خارجہ کے بیچے میں بیرت تھی۔  
پولیون کہہ تو کہ ان میں ایک اور کا اضافہ کرو؟" انکے پر جوٹ  
مکراتے۔

" بہت بہتر ... آپ کہتے ہیں تو کہ ریتے ہیں اضافہ؟ تدقیق  
مکایا۔

" اور خبر یہ ہے کہ جہاز قابض ہو گیا ہے؟

" کیا؟ ... وہ سب چلا آئے۔

ریستوران میں موجود لوگ بھی اچھل پڑے... پھر وہ سب انہیں  
جمشید کے گرد جمع ہو گئے۔

" آپ نے کیا کہ جناب؟ کہنے کہاںیں اُبھریں۔

" پورٹ کے افسران دراصل ہیں بتا جیں میں مسے تھے میں  
اپ وہ بتاتے پر مجھوں ہو گئے ہیں۔

" کیا بتاتے پر مجھوں ہو گئے ہیں کہ جہاز قابض ہے؟

" میں : سارے سارے چار سو ساروں کا جہاز قابض ہے؟

وہ ریسٹوران سے نکل آتے... تمام لگ معلومات کی کھلاڑی کے

حاضرین : اسلام ملک

اسیں کوئی ٹھنڈا نہیں کر اگر کے دوسرا نیس  
فنا میں قابو ہو چکا ہے تمام حملک کے فنا کے  
اس پات کی تصدیق کر چکے ہیں کہ اگر کے ۲۹ ان  
کے وہ پیدوت پر نہیں آتا۔ راستوں کا بھی جائزہ لے  
لیا گیا ہے۔ کبھی بھی جہاز کا طبق اور بھروسی ہوئی  
کا شش نظر نہیں آتی۔ اس بات کا پوری طرف الہیان  
کر دیا گیا ہے کہ جہاز تباہ نہیں چاہ۔ تباہ ہوا ہونا تو  
اس کا مد کبھی تو غرتا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جہاز کا  
طبق فنا میں ہی بھروسہ کر دیا ہو اور نظر نہ آئے تاہم  
ابھی تباہ ہاری ہے... صرف آپ ہی پرستان نہیں  
ہیں... وہ جہاز انشاہیہ سے پڑا ہے... انشاہیہ کا  
ہی ہے... اس کا مدل بھی جہاز میں موجود ہے...  
لہذا پورا انشاہیہ پریشان ہے... پھر ملتے ہیں اسے  
ایک اور ملک میں اترنا تھا... دہان کپہ کھڑا اتنا  
تھا۔ کپہ سافر سوار کرنا تھا۔ وہ ملک بھی پریشان ہے  
آپ سب اور ہم سے بھی پریشان ہیں... لیکن اس

ساختہ بیج تھے... مکھیوں کی بیجنباہث سی گنجی بھی تھی۔ ہر کسی کا کہا  
اڑا چڑا تھا۔

وہ کا تو مطلب یہ اور صرف ایک ہو سکتا ہے: کسی نے پہک  
بلند آواز میں کہا۔

اور وہ کیا ہے؟ سیکھوں کا ہماری گوئیں۔

یہ کہ جہاز کو اخفا کر دیا گیا ہے؟

ہمیں خوبیں؟ وہ چلتے

حاکم نے اس قسم کی کوئی بات نہیں کی... اگر اس کا امکان تھا  
قردہ کہہ دیتے؟ یہکہ اور آواز اُبھری

ان صاحب سے پچھیں نا جو کھڑکی میں بیٹھے ہیں؟ کہکہ وہ  
چلتے۔

حضرت.... ابھی ہائے فائز بکھر صاحب آ رہے ہیں...  
وہ آپ دوکن کو کپہ بتا سکیں گے، ہمیں آپ سب کی پریشانی اور  
اصناس ہے.... اسی ایر پیدوت کا مدل بھی کپہ کم پریشان نہیں  
ہے۔ کھڑکی والے نے بلند آواز میں کہا۔

پھر کھرس پھر مژوں پر گئی.... مکھیوں کی بیجنباہث گئی  
گئی.... آخر بلے قد کے لیکھ صاحب دہان کرتے نظر آئے۔ ان کے  
چچے ایر پیدوت کے ملے کے بہت سے آدمی تھے۔ بلے صاحب

پریشانی کا حل یہ نہیں کہ ہم بس سوالات کرتے ہیں جو میکریں  
کرتے ہیں..... حل یہ ہے کہ ہم اسی کو یاد کریں... جو ہر قیمت  
پر قادر ہے ... اس کے قبیلہ قدرت میں ہے سب کچھ۔ میں  
بس یہی کچھ کے لئے حاضر ہوا تھا۔ تمام ترشیزی اس جہاز کی  
کوشش میں صدوف پر، ہر ہنسی کوئی اطلاع میں آپ کو فرمائنا دی جائے  
گی۔ ریلوے اور اتنی وی پر اعلان کیا جائے گا۔ آپ لوگ پسند کریں  
تو پہنچنے...."

ان کے الفاظ درمیان میں رہ گئے۔ ایک افسوس درستہ ہوا  
ان کی طرف آیا تھا۔

"سر... ایک اہم اطلاع میں ہے ... جلدی تشریف لائیے!  
اولاد اچھا؟ انہوں نے کہا اور پھر لوگوں سے بے  
ذرا استمار فرمائی۔"

یہ کہہ کر دہ میز سے اتسے اور درستہ پڑھ لئے ... اب  
لوگوں کی ابھن اور ہے چینی میں اور اضافہ ہو گیا... ایسے یہی  
انسپکٹر جمشید بولے۔

"آئیے صبحی ... بیٹھنے ہیں ... اب سیال کھڑے رہتے  
کا کوئی ناکہ نہیں ہے۔  
دہ ایک صحفہ پر ۲ کر بیٹھ گئے۔  
"یہ تو ذاتی ہماری زندگی کی حیرت انگیزترین خبر ہو گئی:

فاروق پڑھ رہا یا۔  
۱۰ کے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا: محمود نے مت بنایا  
۱۰ کے آگے پھر دیکھ میں گے ... اب دیکھ بیٹھ کہاں  
ہے مکتے ہیں۔ فرزانہ مسکراہیں۔  
۱۰ پورے صاحب ... آپ کے ذہن میں کوئی ہات آق ہے  
آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے:  
"ابھی تو ہبھی بھی کہہ رہا ہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے،  
لیکن دینا میں لیے بہت سے ماقعات پہنچے ہیں ہو چکے ہیں  
ان کے ہارے میں بھی کہا گیا ہے یہ کیے ہو سکتا ہے لیکن  
سب ہوا تھا۔"

"غیر اب دیکھتے ہیں کیا اطلاع ملتی ہے؟ خان رحمان بھتے  
اور پھر دس منٹ بعد اسکے پر آواز گرسنی۔  
خواتین و خواترات ... توجہ فرمائیں ... آپ سب کے لئے ایک  
نوشتری ہے۔ جیسا اپنکے فدا میں نظر آگیا ہے اور اب دہ اپنی  
خنزول کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آپ کو تین گھنٹے اور استمار کرتا  
پڑے گا..."

"یہ ... یہ سما بات ہوئی ... آخر اتنی دیر جیزاں کہاں رہا؟  
بہت سے لوگ چلتے۔  
ان کی آوازیں ڈائریکٹر صاحب تک پہنچائی گئیں۔ آخر پھر انہیں

اگر پڑا... ایک ۴۰ دلہن سیر پر چل دے گئے۔  
میں... یہ کیسے ہو سکتے ہے جذاب؟ آغازیں گونجیں۔

ہر ٹھیک ملت... ملکن ہر چکا ہے... جہاز پوسے تین  
گھنٹے فنا میں غائب رہا... اور پھر اہمک نظر آنے کا،  
ب پاکل درست حالت میں چلا آ رہا ہے بلکہ جہاز سے  
بھی گام ہر چکا ہے... پاکٹ اور تمام سافر بلکل شیک  
اور اس دنیا کی شاید یہ سب سے سیرت الگز ترین خبر!  
کہ وہ کے ملے اور سافروں کو تھا معلوم شہین کو وہ نہ  
گھنٹے بک فنا میں غائب رہے ہیں!

وہی... کیا مطلب؟ سب لوگ پلتاتے۔

جب پاکٹ سے پوچھا گیا کہ اور دہ کہاں غائب ہو گیا تا  
اس نے جیران ہو کر کہا... کیا مطلب... غائب ہو گیا تا  
میں کیوں غائب ہوتا... ابھی چند منٹ پہلے تو میں ہوتا  
توٹ کر رہا تھا اور اپنی خیریت کی طلاق دی تھی... اور  
کے اس جواب نے بے شمار الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔ اس  
بات جہاز کے آنے پر بھی معلوم ہو لے گی... اتنا ہے  
جہاز خیریت سے ہے اور تمام سافر بھی شیک ہیں... لیکن  
اپ کو تین گھنٹے اور اشتار کرنا ہو گا... پاکٹ نے دو دلے  
کھنی گھنٹے پہلے دی تھی، تھوڑی دیر پہلے نہیں... یہ کہہ

بیز سے اترے اور پہلے گئے۔ مگر اور دھر چونتے گئے۔  
بھی پھر دیستوران میں آ پہنچے۔

آپ کے ذہن میں کوئی بات آتی؟ انکھوں جو شدید تے  
پھیسر دادوں کی طرف دیکھا۔  
”میں... ذہن انہی جا رہا ہے... سہر حال جہاز کے  
پر بھی پتا پہلے گا۔“

”ہاں؟“ اور وہ سب سوچ میں ڈوب گئے۔  
شیک تین گھنٹے بعد اعلان کیا گیا کہ جہاز اور پاکٹ پر  
اڑ رہا ہے اسے ملڑی کے گھیرے میں دیا جائے گا۔ پہلے بیک  
ہاگی پھر صافروں کو آتا رہا جائے گا۔ جہاز کا عمل البتہ اس  
کے بعد بھی دہیں رہے گا۔“

”میرا نیال ہے... ہم اور چلنا چاہیے۔“ انکھوں جو شدید بد  
بلکل شیک ہے؛ مجھوں نے خوش ہو کر کہا۔

وہ اٹھے اور دن دے والے دوازے پر پہنچے... جھنڈو  
ملڑی کے جوان موجود تھے... انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر  
دور سے ہی بولے:

”میں جذاب... کسی کو اجازت نہیں ہے؛  
میں جذاب... ہم تو آپ اجازت دے ہی دیں

مہربانی ہوگی؟ فاروق بولا۔

"موری سر۔ انہوں نے نفی میں سر پلاے ہے کی کو جسی اجات شہیں ہے؟"

"میں اپ کی مرثی۔ اب فدا اس پر لیک تقریباً ڈال لیں اپنکر جنید نے اپنا خصوصی اجات نامہ نکال کر ساختہ کر دیا۔ وہ فرما ہا ادب ہو گیا اور بولا۔

"تشریف لے جائیے جناب۔" مبہت بہت تحریر ہے۔

لہر دہ جہاز کے نزدیک ہوتے چلتے گئے۔ راستے میں بھی انہیں کم مرتبہ ڈالا گیا لیکن جو ٹھنی اجات نامے پر نظر پڑتی راستے دیا جاتا۔

"آج تو یہ بے چارہ بہت کام آ رہا ہے؛ فاروق تکرایا ۲۰ تو رہا ہے، لیکن ہم اس کے بغیر بھی میں ملک ۲ کے تھے؛ اپنکر جنید بولے۔

"میکر ہے۔ یہ جہاز صاحب نظر آ رہے۔ بھای یہ تین گھنٹے ملک پکان رہے جوں گے۔ میکل کا پڑا تو یہ ہی نہیں ہے۔"

"ہاں ہے سوالات تو یہاں موجود تمام لوگوں کے ذمہ دشیں کوئی رہے ہوں گے؟"

وہ عین جہاز کے ساختے پہنچ گئے۔ ابھی اس کا انگن چل

رہا تھا... انہیں کی پر شود آفادہ ان چاٹھے جا بڑی تھی۔ جہاز کے دروازے ابھی سک پندتے۔ ملٹری کے جوان جہاز کو پوری طرف گھیرے میں لے ہوتے تھے اور شاید انہیں کسی کا انتشار تھا آخیر پورٹ حکام اور ملٹری کے چند بڑے آفیسر آتے نظر آئے نزدیک ہو کر ابھی پورٹ آفیسر نے اشادہ دیا۔

میکن... دفعاً زس کھول دیئے جائیں... مسافروں کو نکل جائے دیا جائے تاہم مسافر ابھی انتشار کا ہوں ہیں ٹھبیں گے۔ شاید ان سے بھی کچھ سوالات پوچھنے کی ضرورت پیش آئے؟ جہاز کے دروازے کھل گئے۔ مسافر جدید جدیدی باہر نکلنے لگا۔ ان کے چہروں پر کوئی سیرت نہیں تھی۔ تمام مسافر خوش تھے۔ پہنچ سکراتے باہر نکل سبھے تھے۔ البتہ ملٹری کا گھیرا وہ کر انہیں سیرت ضرور ہو بھی تھی... آخر تھام مسافر جہاز سے اتر گئے۔ اب ملے کے دو اترنے لگے۔ فرما ہی دیکی دستے اگئے پہنچا اور ان کے گرد ایک اور گھیرا ٹال دیا گی۔

"اب بتائیے کیمپنی... اب کچھ گھنٹے کہاں سبھے۔" یہ سوال ہم سے نفاذ ہے بھی پوچھا جا چکا ہے، لیکن ہم پہنچنے کیا... چھٹے منٹ... بلکہ چھ سیکنڈ بھی کہیں نہیں سبھے... یہ دیکھتے ہماری گھریوال... بالکل ٹھیک ہیں بھا بڑی ہیں۔ جہاز کے پیمان پہنچنے کا وقت بھی بالکل ٹھیک ہیں بنے

دیپر کا ہے۔

سب نے ان کی گھریلوں پر نظریں ڈالیں۔ واقعی تین ارب ہے تے اور ناریخ بھی دی تھی... اب ایر پورٹ حکام، انہی گھریلوں جہاز کے شیلے کے آئے کر دیں اور بستے، ہم سب کی گھریلوں پر اس وقت فونک رہے ہیں۔ سچت دیر ہدی خوب ہو چکا ہے۔ آپ دن لپٹے اور گرد ہم درجھ لیں۔

ملئے جو سبی آسمان کی طرف دیکھا ان کے من بھنے کے کھلے رہے گے... چھر ان کے سات سے لیک ساٹ تکا، میں... یہ یہ ہو سکتا ہے۔

پندے نے تک خاموشی طاری رہی، اور یہ کافی رہے کہ  
”بھی تو ہم کچھ ہیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ کا جہاز  
پسے گئے بیٹ پہنچا ہے۔ ایک پیٹ کا ہر آدمی یہ بات کہ  
وہ پہنچے گا۔ سیکڑوں لوگ ان سافروں کا چھ گھنٹے انتشار کر  
پکے ہیں۔ جہاز کو یہاں دیپر کے ٹھیک تین بیچ پہنچ بنا  
چاہیے تھا۔ ہمارے آلات اور نزدیکی ایر پورٹوں نے اپنکے ہیں  
یہاں کہ جہاز مقا میں سے اپنکے غائب ہر گیا ہے اور کوئی  
کے پورہ کہیں نہیں دیکھا جا رہا۔ یہ خبر جیران کن تین تھی....  
سب نے ہی قیال کیا کہ جہاز میں خرابی ہو گئی اور زمین پر گر گیا۔  
اس نے زمین پر اس کی تلاش شروع ہو گئی۔ میکن اس تمام راستے  
میں کہیں سے۔ جبکہ جہاز کے گئے کا خبر دہلی ملی... اصل جم لوگ  
حیرت کے سمندر میں ڈوبتے گئے۔ اس سے زیادہ دلچسپ بات  
اچھے نہیں تھیں لگتی تھی... کہ فضا میں اُنہاں ہوا یہک جہاز

"اور اس وقت کتنا باقی ہے؟"  
 جب میں نے فنا میں کچھ دلکشی کی تو اس  
 وقت میں نے سب سے پہلے تیل کی پونزیشن بنانے والی  
 سوچ پر یہ نظر ڈالی تھی۔ اکپ کو یہ سنن کر ہیرت ہو گئی کہ  
 اس وقت تیل مول کے مطابق چار سو لیٹر باقی ہے...  
 ہے شک ۔ اکپ خود چیک کر سکتے ہیں:  
 "میں... یہ کیسے بوسکت ہے؟" ایس پہنچت حکام ایک سالہ  
 پلاسٹ

میں نے کہا تا... چیک کریں سرہ  
 پڑول چیک کیا گیا۔ کیپشن برگر کا بیان درست ثابت ہوا۔  
 انہیں ہاک... یہ سب کیا ہے... چھڑاں بیباں چھڑنے  
 دیں سے پہنچا ہے۔ اس درود ان فنا میں کہیں جھبہ تو کیا  
 نہیں عطا لہذا انہیں پہنچا رہا ہے... اس لحاظ سے چھڑنے  
 لکھ پڑول خوبی ہوتا رہا ہے اور چار سو لیٹر پڑول کسی  
 اچھا... ایک اور بات ہے... ہم بیمار کا تیل پیدا  
 صورت بھی جیسی نہیں ملکا... نیکن پڑول موجود ہے، اور  
 ہیں تو تیل کی بیکھی جبرا کر پہنچتے ہیں... اور بیباں سنبھلے ہے  
 بات کا جواب کرنے والے گھر

کیپشن برگر سرپرکر کر پڑھ لیجیا... باقی دلکشی کی حالت بھی  
 بہتر نہیں تھی۔ ان کے سر گھوم رہے تھے۔

اچاک غائب ہو چاہتے۔ تھا وہ زمین پر گرا ہو... نہ فنا  
 کہیں نظر کتے... تو وہ آخر جا کہاں سکتا ہے۔ اس سوال  
 نے سب کو چکرا دیا۔ ہم دلکشی کو ان علیت میں پڑا دل پر  
 تو خود آتے ہوں گے۔ اور پھر تین گھنٹے پہنچے طلاق میں کہہ  
 اچاک فنا میں نظر آگئی ہے۔ اس وقت پھر اکپ دلکش سے  
 قائم کیا گیا تو اکپ کی طرف سے کسی ہیرت کا اعلیٰ درجہ ہوا... اور  
 نے بتایا کہ اکپ مول کے مطابق آ رہے ہیں۔

ہاں اُنکل یعنی بات ہے: کیپشن نے کہا  
 مویکھے کیپشن برگر... ہم سب جانتے ہیں کہ جہاں وہ چھڑ  
 زائد فنا میں رہا ہے... میکن اکپ اس بات کو نہیں مانتے۔  
 بیس کہ بیباں کا وقت اکپ سے کہہ رہا ہے کہ اس بات  
 ماننا ہو گا:

اُس بات پر تو میرا دنائی گھوشت لگا ہے: کیپشن  
 برگر نے کہا۔  
 اچھا... ایک اور بات ہے... ہم بیمار کا تیل پیدا  
 کر پہنچتے ہیں... اکپ مول کے مطابق بہ اس طرف سے پہنچے  
 اور بیباں وقت پر چھٹے گھنٹے زیادہ گزر پہنچا ہے۔ آخر اس  
 لکھ تیل ہوتا ہے۔

قریباً چار سو لیٹر کا باقی ہوتا ہے؟

"یہ فاتحہ شاید دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہے: ایک ملڑی تو یہ کہ جمیں کہیں پل کر اٹھیان سے بیٹھ جانا پڑھتے اور چند انفسر ہوئے۔

"تو خیر ہو گا... سوال یہ ہے کہ ہم اس کا جواب کیسے دیں؟ پل کروں اور الجینزروں کو بلا لینا چاہیے۔

"آپ بلا تو میں پتے:

ان کی ہدایت پر عمل کرنے کے حوالہ اور گری ہی کی سختی اچانک غائب ہو گئے اور پھر ان کا آج تک پتا نہیں پڑا تھا... ان لوگوں کو خود تو کچھ موجود نہیں رہا تھا۔ جلد ہی وہ لبنا ان کے پارے میں جان لیا گیا کہ وہ جہاد سندر میں گزر رہا تھا اور کچھ بھی نہیں مل کر اور ماہر ترین فاکٹر اور لائیز سب کافر فرس بعد میں موجود تھے اور ماہر ترین فاکٹر اور لائیز بھی اُن پر تھے۔ اسپکٹر جمشید نے ان لوگوں کو بھی تمام فاتحہ ہدایت کے ساتھ سنایا۔ ان کے چہروں پر پہلے ہی جیرت کا سندر موبیلی مار رہا تھا۔ وضاحت کے بعد اسپکٹر جمشید بیسے آجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں:

سب کے سب ان کی طرف گھوم گئے... ان کی آواز نے مکن کب کھیا تھی۔ ایسی پارہب تھی۔

"میں فرمائیں... پسے تعارف ہو جائے، آپ ہی کون؟" پھر ایسے پاہٹ سے پوچھتا ہوں۔ ایسے کہیں بوجگ

کھیز نے ٹھنڈی لیہے میں کہا۔

"گریا سارے تو گھٹے پتے: اسپکٹر جمشید ہوئے۔ میں اسپکٹر جمشید ہوں... اور یہ انہوں نے والی شہیں پتاب سارے تو گھٹے پتے: کہیں بوجگ کے دوں کا بھی تعاون کھایا۔

"اوہ... آپ لوگ تو بہت مشہور و معروف ہیں! یہیں ہیں جیرت تھی۔ وہ جیران تھا کہ اسپکٹر جمشید کھانے کی بات فیر... فرمائی۔ آپ کو مانتے پیش کرنا چاہتے ہیں: یوں پاہجہ رہتے ہیں۔"

ب اُنکپڑ جیشید ڈاکٹر صاحبان کی طرف تڑے۔ پلا قیم:

ڈاکٹر صاحب : ان لوگوں نے کھانا ہمارے حساب - اپنی بات ہے؟ انہوں نے کہا اور اجھے کر جہاز کی طرف سارے تو چھٹے پلے کھایا تھا... ہمارے وقت کے لامان پلے گئے، ان کے جانے کے بعد اُنکپڑ جیشید پولے، نیکن ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے کھانا سائسے تین چھٹے = ڈگریاں جیچے کی جا سکتی ہیں۔ جہاز میں پیروں ڈلویا جا کھایا تھا.... ہمارے حساب سے ملتا ہے لیکن ان لوگوں نے کیا نہ کا حساب ہرگز نہیں رکھا ہو گا۔ اب موجود نہیں ہونا چاہیے کیونکہ چھٹے میں کھانا ہرم ملکی مطلب... آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ ایر پورٹ کے جہا ہے۔ لیکن اگر سائسے تین چھٹے گردے ہیں تو کھانا ان یک آئیسہ نہ دہانہ میں کپا۔ مددوں میں موجود ہو گا۔ اس آپ صرف یہ پیڑھیک / یہ کر... ان لوگوں نے کوئی سلاش کی ہے۔ جہاز کو ادا... اب سجدہ میں بات آئی کہ آپ کیوں یہ پوچھا۔ اپنک کسی نامعلوم بگر اتا رہے... کیوں اتا رہے... یہ چھٹے یہ کیپٹن برگر مسکرا یا۔

پسے تو کیپٹن صاحب خود ہی بتا دیں کیا وہ جوک ہے۔ بالکل، اب تو یہ کیس ہماری جانب کے ساتھ چک کر کر سہے ہیں؟ ایک ڈاکٹر نے مسکا کر پوچھا۔ رہ جاتے گا... قادر قبول۔

«نہیں۔ ابھی تو ہم تین چھٹے بعد کھانا کیا یعنی گے: اسی وقت ڈاکٹر صاحبان آگئے، ان کے چہروں پر صورتِ وحی کرنا بوجا ہے میں نے کہا ہے، اُنکپڑ جیشید نے کہا ہے،

اپنی بات ہے؟ ہم ابھی ان لوگوں کے مددوں میں ابھی تک موجود ہے اور اسے رہیتے ہیں... آئیے صاحبان؟ سمل پر ہرم ہوتے ہیں تین چھٹے گھیں گے:

ڈاکٹر نہیں لے کر ایک دوسرے کمرت کی طرف پلے۔ «اہا! ان کے منہ سے لیک ساق نکلا۔ پھر وہ محمود، اب اُنکپڑ جیشید انجینئروں کی طرف بڑھے۔

«آپ جہاز پیک کر لیں اور اس میں کسی تبدیلی کا... تم ڈاکٹر صاحب کے ساتھ جہاز کے مساخوں کے پاس جاؤ

ان میں سے بھی پہنچ ایک کے مدد سے پیک کرنا ہوں گے جیشیہ اس آفیسر کی طرف مڑتے اور مکارتے ہوتے ہوئے، ان کے بیانات بھی ہے لینا کہ کتنی دیر پہلے انہوں نے اُنکا کمال ہائیکل درست ہے۔

اُنکا کمال تھا:-

"بھی بہتر... آئیے جناب! وہ تینوں ڈاکٹروں کو ساز دیں کہ یہ تینوں مٹ ہیں۔ ان پر کسی قسم کا لٹک جنیں کیا کر پہلے گئے۔

"اُنکا اپنے ملک کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟" اسکی پر جو ۴۰... یعنی... پھر... اسی واقعہ کو ہم کی طرح پختہ کرنا ہے اپنالک پائلٹوں سے پوچھا، ساتھ ہو جاؤ ان کی نظریں ان ایک اُن آفیسر پہلے۔

"وادیتھ پر خود کیا جائے گا، اور جو کچھ بھی کن پہلے کا ہے

"جو بھی حکم دیا جائے... ہم ملک کے لئے جان کی بذار اڑیں گے۔"

خود کی دیر بعد انہیز بھی آگئے۔ ان کے اندر جو نہ کہا جائے کے لئے بھوک تیار ہیں۔ ایک نئے کپ۔

"اُنکے ساتھ ناسیتے ہیں گلوبڑ تو شہیں ہوتی۔ جیسا کہ اخوار تو نہیں کر دیا گی تھا۔"

"ایک بُری بات محسوس ہوتی ہے، اور پھر اس بات کو بھر نہیں سکے۔"

"جلدی بتائیں!"

جیسا کہ انگل پائلک سنید تھا۔ اب قدر سے بھروسہ ہو گیا ہے۔

"اُنہوں نے ان کے منز سے نکلا۔"

"پیشہ صاحب: اُنکا کمال سچا کہیں کا بھی جائزہ لے گئی؟" انہیز جو شیخ نے

کہ بھی کوئی بات نہیں ہوتی... ہم نے اپنا سفر بالکل میا

کے مطابق طے کیا ہے۔ اور اپنے حساب سے بالکل ٹھیک رون

پر بیان پختہ ہیں۔ ایک منٹ کا بھی تو فرق نہیں ہے۔

اب یہ اور بات ہے کہ جب ہم بیان پختہ تو پھر مجھے کام دلت تاہم اُنکا کمال تھا۔ پر یہ کس طرح ہو سکتا ہے، ہم

کہ نہیں جانتے؟" مدرسے نے جذباتی انداز میں کہا۔ اب اپنے ڈاکٹر ہا کہ اس پیشہ کا بھی جائزہ لے گئی؟ انہیز جو شیخ نے

حیرت نہ انداز میں کہا۔

"جن بہتر؟" تینوں نے کہا اور باقی سلسلے کو بھی ساتھ لے کر جا رہا ہے... نیز... اب مسافروں کو جانتے دیا جائے۔ پہنچنے لگے۔ اسی دقت ٹائکرڈ صاحبان کے ساتھ محمود، فاروق اور تم اپنے مہاؤں کو توجہل ہی کئے۔ اب ہم بھی پہنچے ہیں... اور فرزان آگئے۔ اسی سلسلے میں کام شروع کرتے ہیں۔

"ان کے مددوں کا بھی وی حال ہے۔ مددوں میں کہاں پڑھ حکام کچھ نہ بولے... بولتے بھی کیا... ان کی ابھی موجود ہے اور اسے ہنس ہونے میں تین گھنٹے لگیں تو مخفیں دیگ تھیں... وہ مسافروں کی طرف آگئے۔ میکن ان ہوں، نیز... دیکھتے ہیں؟" یہ کہہ کر وہ عدو میں سکھ کے مہاں کہیں بھی نظر نہ آئے۔ اور کوئی خاص بات معلوم ہوتی؟ "مدد نے پوچھا جہاز کی مشینی بالکل صحیک ہے۔ کہیں کوئی فرقہ نہیں ہے۔

"ہر لگتا ہے کہیں وہ ساری تھوڑتے ہوں؟" ہر لگتے ہے کسی وہ سے ساری تھوڑتے ہوں؟ کہ جہاں کا دیگ سینیہ تھا میکن اب جہدا ہو گیا ہے؟ اس صفت میں انہیں فون کرنا چاہیے تھا؛ انپر جشید جہرا ہو گیا ہے... وہ... وہ کیسے؟ فرزان جیلان پر لبرڑا تھے۔

نیز ابھی بیس کیا معلوم؟ انپر جشید مکراتے۔ اسی وقت پاکت آگئے۔ ان کے چہروں پر حدود حیرت نظر آ رہی تھی۔

"اور... اٹکل... آپ کے مہاں؟" یہ ایک اور عجیب بات ہوتی ہے۔ محمود نے منہ بنا کر کہا "واقعی جواب... جہاز کا دیگ جہرا ہو چکا ہے... کہ میک جگ سے میں پورا جہاز جہرا ہو چکا ہے... اور... اور... میں ہبنا چاہیے... آج کا دن عجیب ترین یا توں کا آئیے چلیں۔ لگر جل کر انہیں فون کرتے ہیں؟"

”لیکن ابا جان۔ پہلے بیان یہ تو معلوم کر لیں کہ جہاز  
مسافر لے کر چلا تھا اور اب کتنے ہیں؟“  
”لوہ... ارسے؟ ان کے من سے نکلا۔ پھر وہ سارے  
کی طرف دوڑ پڑے۔ ابھی مسافروں کے جاتے کے لئے  
ہمیں تکوہا جی تھا لیکن تکوہا جاتے ہی دلا تھا۔“

”ایک منٹ جناب... ایک بات رہ گئی۔ ابھی پہنچ  
کے لئے آتیں اور دوکن پڑ گی۔ بنی صرف چند منٹ...“  
ہے آپ حسوس نہیں کریں گے۔ مقابلہ ہی اب کہ پہنچا رہا  
ہے الاظا اپنی نے مسافروں کی طرف دیکھ کر بکھرے... ہم  
ملک کی طرف دوڑے۔“

”ایک بات رہ گئی جناب؛ آپ کل کتنے مسافروں کو  
کہ روانہ ہوتے تھے۔“

”۱۳۳ مسافر؛“

”شکر یہ... آئیے... آپ بھی مدد کریں... ہمیں تمہارا  
کو لکھنا ہے؛“

”کی مطلب.... مسافروں کا گھننا ہے؟“

”ہاں؛ جا رہے ہمہان مسافروں میں شامل نہیں ہیں، جب  
اکثری اطلاع کے مطابق وہ جہاز میں سوار ہوتے تھے؛ ابھی  
تھے جلدی جلدی کہا۔“

امپرل نے جلدی جلدی کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو جشید... یہ کوئی آسان کام ہے؟“  
”نہیں... آسان کام نہیں ہے...“ بہت شکل کام ہے  
لیکن ہیں کرنا تو پڑتے گا۔ اور ہم کو یہ کیا سکتے ہیں...  
کیا ہاتھ پر ڈھنڈ کر بیٹھ جائیں؟“

”نہیں... ہیں واقعی کچھ کرنا جو گا... جو لوگ غائب  
ہوتے ہیں ان کے گھر والوں کا لی حال ہو گا... یہ بھی تو  
ستد ہے... اور پھر جہاز کا مسئلہ انگ پریشان کن ترین مند  
ہے۔ آخر جہاز پھے گئی کباد خاتب رہا... اب تو پاٹ بھی  
اس بات سے الکار نہیں کر سکے... کچھ کچھ چودہ آدمی خاتب ہیں  
اور جہاز کہیں نہیں رکا تو یہ چودہ آدمی کہاں گئے۔ ہیں پانچوں  
سے کم از کم اس سوال کا جواب تو معلوم کرنا ہو گا؟“

”ہاں! ہم کریں گے... میں... پہلے ہوش میں تو آ جائیں  
اپنکے جشید کھوتے کھوتے انداز میں بولے۔“

”میں حیرت کے سند میں ڈوبا جا رہا ہوں: ایسے ہیں  
نادرق پڑھایا۔“

”جیاں آپ ٹوب ہی جائیں؟“ محمود نے منہ بنایا۔  
”نادرق... ہمیں... تمہیں ایسے میں نماق کی سوچی ہے:  
اپنکے جشید تھلا آئے۔“

## نوٹ میکس

غم ۲ کر انہوں نے اپنے معاون کے نمبر ملاتے...  
दوسرا طرف سے انہیں بتایا گی کہ وہ تو جہاز پر سوار بر  
کر جا پکے ہیں... پروفیسر داؤڈ کے مہاں بھی جہاز پر ہو  
ہو پکے تھے۔

”جشید... ہمارے مہاں کہاں گئے؟“  
”صرف ہمارے مہاں ہی نہیں، چند اور آدمی بھی:  
اپنکے جشید ہوئے۔“  
”ہاں یعنی سی۔ وہ کہاں گئے؟“

”پروفیسر صاحب... یہ آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں...  
اس سوال کا جواب تو پاٹ بھی نہیں دے سکے۔ بلکہ وہ آ  
مارے حیرت کے بے ہوش ہو پکے ہیں۔ ان کے ہوش میں  
آئے پر بھی ان سے کچھ معلوم نہیں ہو سکتے... اب ہمیں گھر  
لکھا ہو گا... پھر جہاز کے پردے راستے کو چیک کریں گے۔“

"اور کیا کر سکتا ہوں... جہاز کے معاملہ کا کوئی حل بھی ہے... فرزانہ میری پرانی ڈائریکن اخداد۔ جلدی کرو۔ بناۓ سے رہا... یہ کام تو کرسے گی فرزانہ؟"

"ادہ فرزانہ؟ سب کے منز سے نکلا۔"

"ادہ فرزانہ نہیں، صرف فرزانہ... درست فرزانہ بڑا مان جائے گی؟"

مکیا فرزانہ فرزانہ لگا رکھی ہے: انکپڑ جشید جل گئے۔

"میرا خیال ہے جشید... ہمیں حقائق مہریں سے مشعر چاہیے۔ اس راستے کا جائزہ کس طرح یا جائے... یہ معلوم کرنا چاہیے؟"

"ہاں یہ بھی کر لیتے ہیں... دیلے ہم شاید یہ کسی نئی پر پسپیں؟"

"تب پھر... غیر ملکی مہریں کو جلانا ہو گا... اور ہال ایک بات اور... کہیں دنیا میں اس قسم کا کوئی اور دافع پیش آچکا ہے؟ فرزانہ چلائی۔

"کوئی اور دافع... حقیقی فرزانہ... تمہارا جواب نہیں... یہ بات کی ہے تم ہے؟"

ایک دائری بجھے بھی دے دیں... میں بھی خالص بھٹکی دلائی تھی: قادری نے من بنایا۔

"تمہیں قادری... تمہارا بھی شکریہ... حقیقی یہ کام تھے"

"ایک دائری بجھے بھی دے دیں... میں بھی خالص بھٹکی دلائی تھی: قادری نے من بنایا۔

"تمہیں قادری... تمہارا بھی شکریہ... حقیقی یہ کام تھے"

"ایک دائری بجھے بھی دے دیں... میں بھی خالص بھٹکی دلائی تھی: قادری نے من بنایا۔

"اڑ خود بخود تم نکل پہنچ جائے گا... نکر نہ کرو،" فرزاد  
مکرانی۔

"اڑے ہیں... تم نے ابھی ابھی کیا بات کہی تھی....

انکل کامران مرزا اور شوکی براہدز والی، فاروق چونکا۔

بھتی فائزیوں والا کام پہنچ کر وو... بالوں کی دبیر سے  
غرض چوک سکتے ہے؟ انپکڑ جمیش نے تنک آ کر کہا۔

اور ایک بار پھر غاموشی چاہئی... اس بار ساری

ڈائریکٹریوں دیکھ ل گئی... پھر جو خبری مل تھیں انہیں الگ کر

لیا گیا... اب ان سب نے ان خبروں کا مطالعہ کیا۔ تیرنگنیں توڑ

کی گئیں... پھر انسانات کی فانکلوں میں سے وہ خبریں تکال گئیں

ان سب کا غدر سے پڑھ گیا... افر انپکڑ جمیش بولے

"ان سب خبروں میں جہاز سے سے غائب ہو گئے

تو وہ... مرزا آ گیا... اگر خبری نظر آنے کا ہیں حال

تو یہ کیس تو یہیں بیٹھے بیٹھے حل ہو جائے گا... اور

پھر اندر ہیں آتے۔ ان کا سراغ بھی نہیں لگایا جا سکا کہ وہ

کہاں گئے۔ میکن جو واقعہ ہمارے ساتھ پیش کیا ہے، اس

میکنا واقعہ شاید کہیں نہیں ہوا۔ یا پھر ہمارے علم میں

نہ ہے کہ ہیں تب جس ایک لمبا سفر اختیار کرنا پڑے۔

بلکہ اس سفر میں انکل کامران مرزا اور شوکی براہدز کو جسی مدد

خدا ہو گا جسے محمود نے جلدی مجدد کیا۔

تمہیں ہو گا ہو گا محسوس... ہم اس کا اثر کیوں؟ کام نہیں ہو گا۔ وہ دنیا بھر کے ہجاتی الاؤں سے بہت کیم

اس سے بہتر جگہ پورے گھر میں نہیں؟ انپکڑ جمیش بولیں  
اور وہ مکا دیتے... ایک ڈائریکٹری بھی وہی کہی  
اور پھر وہ ڈائریکٹریوں میں گم ہو گئے۔ صحن میں صرف بدلتے  
کی آوازیں ساتی دست رہی تھیں، ایسے میں بدرپی خاتے سے  
آغاز اپھری

"ایک خبر مجھے تو نظر آتی ہے:  
مہبیت خوب۔ اس تاریخ کو توڑ کر لو اور کام جاری  
انپکڑ جمیش خوش ہو کر بولے۔

کام جاری ہا... پھر علی رحمان کی آغاز اپھری  
ایک خبر مجھے ہی نظر آتی ہے:

"واد... مرزا آ گیا... اگر خبری نظر آنے کا ہیں حال  
تو یہ کیس تو یہیں بیٹھے بیٹھے حل ہو جائے گا... اور  
کہیں بھی نہیں جانا پڑے گا۔" فاروق نے خوش ہو کر کہا۔  
اس خوش نہیں میں بھی نہ ہوں... مجھے تو اب حسوں کو

بند کرنے کا ہے جلدی مجددی کہا۔

اور معلوم کریں کہ کیا اس قسم کا کوئی واقعہ ہو چکا ہے؟ تین لمحے چنان ماری گئیں... آٹھ لمحے سڑاٹ اگر کرنے لگ کیں اس جہاز کا داستے بھی معلوم ہوتا چاہیے... اس کے بعد تین لمحے تو بس ایک۔ یہاں تک کہہ کر وہ خاموش ہو گئے۔ لکھی فزورت ہے... لبنا میں پلتا ہوں... آپ لوگ کو ہدست ہر جرت کے ان سب کا بلا حال تھا... آخر پر فیر کریں... ”

لکھوں!

لکھوں... تم تباہ کریں جا سہے ہو، ہمیں بھی ساختہ ہیے! اور وہ سراغ کیا ہے جشید؟  
جاہاڑ؟ خان رہائی ہوئے.

ایک کہ ان تمام جہاندروں کے داستے میں بکرا دفیا تو اس کا  
”ہنسیں... ابھی آپ لوگوں کا کام شروع نہیں ہوا...“ ایک حصہ مشترک ہے... سب جہاز سندر کے اس صفت سے  
یہ معلومات حاصل کر لوں۔

لکھے تھے۔

ایک مطلب ہے وہ چونکہ...  
”اُلم ہوتے والے تمام جہاندروں کے اور خاتب ہو کر نظر آئے  
والے تمام جہاندروں میں اس وقت تک ایسے چار دفاتر ہو چکے ہیں  
جہاز اچانک غائب ہوتے اور تین چار یا نیا ہو گئے“  
پھر فدا میں نظر آئے لگے اور جب وہ لپٹے اور پورٹ پر  
اترسے اُلم جہاز کے میٹے اور مسافروں کی گھریلوں ناکلیں ٹھیک دون  
دے درجیں قیاسیں... بس وقت پر کہ ایسی پیش تھا... میک  
ایر پورٹ پر وقت کی تھیں اسکے بڑھ چکا تھا۔ ان میں سے  
تین جہاندروں کے پس مسافر بھی غائب پاٹے گئے... ان کا آٹھ  
لمحہ کوئی سراغ نہیں ملا... جو جہاز کامل طور پر غائب ہوتے  
ان کا بھی آٹھ لمحہ ماحروم سراغ نہیں ملا کے... سندر کے  
سلام نہیں کر سکے۔

ذبالت آہستہ آہستہ میرے ذہن میں مل جائی۔ ہے؟ فائدہ نے حیرت زدہ آغاز میں کہا۔

کیا مطلب؟ ”ہاں پر اصرار مکون ان تمام چیزوں کے دستے میں آئی ہے۔

”مطلب یہ کہ سراغ لٹانے کی ذمہ داری اب چھٹا یعنی ان سب چیزوں کو اس مکون کے اوپر سے گورنا پڑتا تھا۔  
بس... اس وقت تک کوئی سراغ لٹا بے تو یہ...“ پہلی نظر آ رہی ہے:

”میکن! ابا جان... ان لوگوں نے اس سراغ سے فائدہ اٹھا۔  
پہلے پوری بات سن وو؟ ان پیکر جمشید نے اس کو

کی کوشش کیوں نہیں کی یہ فرزاد بڑا تھا۔“ بھی... بھی بہتر... سنائیے پوری بات:

”میں علاج کے جیاڑا یا جیاڑا کے صافر غائب ہوں۔“

ان سب نے تحقیقات تیجیں ترتیب دیں... وہ اس طرح اہلوں نے تو سر توڑ کو ششیں لی... ہر مکن ترتیب کر دیا  
وہاں ہستے جیاں سے جیاڑا عاداں ہوتے تھے... اور اس تک رو کوئی سراغ نہ لگا کے...“

”میکن! کیوں... اس قدر ترقی یافت توہین اور اس بات کا سراغ نہ لگا سکیں؟“ محمود کے بیٹے میں حیرت تھی۔

”ہاں! نہیں لگا سکیں... وہ لوگ لاپچوں کے ذمیت ہو گئے۔“

اک دن بعد کے ذمیت ہوئے۔ سخندری چیزوں کے ذمیت ہوئے۔ اور اسی کا اہلوں نے اس سہم میں بہت سال صرف کر دیا  
تھا کہ اہلوں کے ذمیت ہوئے بھی گئے... میکن... کچھ بھی نہ بن سکا۔

”یا اللہ رحمٰہ! ان کے منزے سے کہا

”ان تمام باتوں کے ساتھ ساقط ایک اور حبیب بات...“

سخندر کے اس صفت کے ساتھ جو جزیرہ برمودا ہے... اسی

کے لئے اور کچھ سالوں سے محمودی پٹائیں نظر آئے گئی ہیں۔

”اپ کا مطلب ہے وہی پا اصرار مکون ولی بات پس اس کے گرد اگر دی پٹائیں نہیں تھیں... وہ جزیرہ آئا۔“

ھا۔۔۔ اس پر کافی آپدی تھی۔۔۔ لیکن اب اس کے لئے  
چنانیں بیں ہیں۔۔۔ کوئی اس طرف نہیں جاتا۔۔۔ بلکہ جاڑی  
نہیں سکتے۔۔۔ اگر کوئی شخص اس جزیرے سے میں داخل ہذا پر  
تو اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مٹا ہے اس طرف  
کے دوسرے چنانوں کی توکیں اس طرف جنگل گئی ہیں کہ ان کے  
مرے ایک دوسرے سے مل گئے ہیں اور اس طرف جزیرہ ہم  
سے بھی بند ہو گی ہے۔ مطلب یہ کہ کوئی ہماری ہبہاں یا اپنے  
کا پتھر پر بھی اس میں جنپی اتر سکتے ہیں۔

”پہلے ہی کیا تم جہت انگلز ہائی سنے میں آتی ہیں تو یہ  
اور سن لی۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔۔۔ اب ہیں اس جزیرے  
میں بھی داخل ہونے کی کوشش کرنا ہوگی؛ خود قریب تھا  
کہ اور باقی اس کے انداز پر مسکرا دیتے۔

بلکہ میرا خیال ہے۔۔۔ سمندر کے اس حصے کا رانج جن  
آسمان کی طرف سے بھی ہیلی کاپٹر دفیرہ میں بیٹھے  
کے لئے جزیرے میں اتنا انتہاں بزوری ہے۔ بہب تک میں  
بائیں تو بھی اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔۔۔ مطلب یہاں  
ایس نہیں کریں گے۔۔۔ کامیابی کے نزدیک بلکہ نہیں بلکہ یہاں  
گئے۔ پروفیسر داؤڈ بولے۔

”ادہ یہ ان کے منز سے ایک ساتھ ہلا۔

## ہال میں

ان کے گھر میں موت کا سماں طاری کا گی۔۔۔ وہ کہے  
کہ عام ترے ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔  
ابے میں فرزاد کی آواز گھوپتی۔ یہ سمندر ایک  
بڑیہ ہے۔۔۔ جزیرے کے پاروں طرف پہاڑوں  
سے بھی اونچی نوکیں چنانیں ہیں۔۔۔ جو جزیرے میں  
والی ہونے کے سمندر کے دریے کوئی نہیں۔۔۔  
آسمان کی طرف سے بھی ہیلی کاپٹر دفیرہ میں بیٹھے  
بائیں تو بھی اس میں داخل نہیں ہو سکتے۔۔۔ آج مک  
کسی بھی ٹک کی کوئی لگائی ہم کوئی بات نہیں چانسکی  
اہ! یہی بات ہے۔۔۔ اگرچہ ان لوگوں نے بے شمار کوششیں

کیں۔۔۔ بلکہ یہ کہا چاہیئے کہ سرو گوششیں کیں۔۔۔ اور  
ان کا شکوں کے نیچے میں کھلتے ہیں جہاں اور پہلے کا پٹر

ان کے لئے سیت ٹاپ کرائیجئے..... اور اب یہ حالت اس سفر میں ان پکڑ کار میزان مزما پاری اور شوکی براذرز کو بھی ساتھیت رہی گی ہے کہ ہمارے سروں پر..... اگرچہ ہمارے ٹیکنوف دلہ بارہ کار۔ میں ان سے مالیہ تمام کتا ہوں۔ تم اور ڈھرم کی ناگوکی ان پکڑ بفریت آگئی ہے..... میکن جہاد کے پودہ فیر سکی سازمانیت کا اور فون کی طرف تحریک گئے۔ دو منٹ بعد سید رکھ کر ہایوسانہ میں..... ان میں ہمارے ہمان بھت تھے..... لبڈا بھیں بزرگ مذاقش روئے، کوئی بھی... یہ تو کچھ بھی نہ ہو... ان پکڑ کار میزان مرا پاپھنی گی۔ اس طرف سفر کرنے ہو گا.... تم لوگ اس طریقہ کیا رہیں اپنے، کیم پر جا پہلی ہے۔ اور شوکی براذرز کا بھی کوئی پتا نہیں۔ سے شروع کر دو..... اس سفر میں بب سے زیادہ مدد، بھیں کوئی سا جلدی ہے۔ اور وہ پیاس سفر مدد اور ہجرتہ کوں سا پروفسر ماسب کے ہے..... کیون پروفیسر صاحب! ..... اپنے ٹھنکے ہمارے ہیں۔ پہنچے بیانیں گے پکھے دن بیدار، خاروق نے کہا۔ تباہ ہیں نا..... میں اور تم لوگوں کے ساتھ جائے کہ تیار نہیں ہوں اسی کندہ اور جزیرے کے بدلے میں اور بھی معلومات حاصل کرنا ہوں۔ دو سکراتے ہوئے پروفیسر انھی..... یہ سفر ہوتا ہے اس سلسلے میں پروفیسر صاحب اپنی تیاریاں کر لیں۔

ہر لکھتا ہے۔ - تھوڑا بولا۔

بایا یہ سفر ہوتا سفر ثابت ہو گا..... یہ پھر اس سفر کی لیک دو دن بعد وہ ایک جہاد میں سوار ہو چکے تھے۔ ساتھے ہوت دفعہ ہو جائے گی؟... فرزانہ بولی۔

کیوں کیا..... سفر کی موت..... اور..... یہ تو کسی ناول کا ہے ایسی تورج طور پر تھا۔ ان پکڑ جو شید نے انھیں بتایا ہے ہو سکتا ہے۔ خاروق دھک سے رہ گی۔

تو رکھ کر وہ کسی ناول کا ہم..... مستنت بن جاؤ..... تھوڑا... دیئے اپا جان... ہم کاچھ یا بھری جہاز میں سفر کر کے یوں بھی..... آٹھ کل یہ پیشہ بہت عام ہے..... ہے دیکھو! انہم اس جزیرے کے اس پاس تو باہی کے مستنت بن پہنچتا ہے..... میں کئے انجام میں تھوڑا بولا۔ میرا مطلب ہے۔ دوسرے تو آئے دیکھو، ہی کئے ہیں۔

بیسے مناسب بھیں...، ہم تو یہاں اپنی ہیں۔  
بس پھر آپ کے لیے یہ ہوں بہتر ہے گا۔ اس نے کہا  
اور میں پڑا دی۔  
ایک منٹ تک خاموش رہا۔ پھر اپنکر جو شد پڑے۔  
یہاں.... سندھیں.... نئے ہے کون جو یہ ہے:  
برادر جو یہ سے کہ ہات کر رہے ہیں آپ تو... اسے  
اپ رہے.... فنا خود کا فیک گیا۔

آپ ہیں اس کے ہارے میں کچھ بتا سکتے ہیں؟  
تو آپ تو اس جو یہ سے کے پھر میں آتے ہیں؟ اس  
لئے نہ سمجھیے میں کہا۔  
جو یہ سے کہنی بدھ سنداں کی اس ملنک لے پڑیں کہیے۔  
تی آپ تو وائی پڑے جاتیں...، دوچار دن شر میں فرم  
چکریں.... سیر کر لیں اور پھر اپنے لہجے روت جاتیں۔ اس عکس کا  
شان دل سے نکال دی... اس دلت لہجے دن جانش کے  
سافری در طیا ہے اور پیادہ ٹھک چکے... اور ان میں نہیں  
چار پار سو سافریں سوارتے... سافروں میں بیاندہ لا کن پڑے  
نہیں پل کا آج لہجے... کہتے ہیں اہمیں کا لکش رکھے ہیں...  
لیکن آج ہلک کون سڑخ نہیں ہے... ملک... دو کہتا پڑا گی  
کیا ہم سنداں کے ساتے اس جو یہ سے لہجے بنے سکتے ہیں؟

محفوظت پر کیا ہوا نہیں کہا۔  
سمجھی کچھ کریں گے... حکرہ کردت اپنکر جو شد ملک  
خیروں کا تو بس نہیں پہن ہے... ورنہ وہ اڑ کر اسی  
میں پشت ہتا۔ فاروق نے جملہ کر کہا۔  
مشکل تو یہا ہے کہ ہم اڑ کر جیں اس میں ملیں ہائے  
دو اتر پورث سے ہاپر آتے۔ ایک میکس میں ملاں  
کر ڈیکھ رہے ہے جو یہ:  
ہیں اس شہر کے کسی اچھے سے ہوں میں پڑا  
اپ توک میا ہے؟... ٹھائیں سے پڑا۔  
ہیں یہی کہہ لیں۔  
تب آپ کے لیے سی کیٹ بہتر ہے گا۔  
جی..... سی کیٹ... کیوں کا نام ہے؟... محدود بولا۔  
ہاں... بہت اچھا اور نبنا سنتا ہوں ہے۔  
سندھی بی... یہ ترجیب بنا ہوں کے ہم کا ہے۔  
کہا کہا، آپ نے: ڈنائیں اُندوں کے جلد من کر پڑا  
ہم نے اپنی مادری بیان میں سی کیٹ کا ترجیب کیا۔  
کوہ نے لے گئی۔  
اوہ اچھی... تو پھر... کی سی کیٹ چلیں؟

”بائل نہیں.... اس کے پاروں درت لوگ دار اور بہت اونچی  
..... بائل سیدھی چائیں لیں.... کوئی ماحرہ سے ماہر کوہ پیا جی  
ان ذیکر چائوں کی چونچ مکہ نہیں پہنچ سکا.... اور ہیں کہنا ہوں....  
اگر کوئی پہنچ ملک پہنچ لی جاتے تو دوسری درت کیکے اترے ہوں  
اوہ ہیں کاپڑ کے قریبے ہوں۔“

”اہ بائل کا پروردی کے دریے ہیں لوگوں نے جو دیے ہیں اتنا  
کی کوششیں کی ہیں.... لیکن ..... ہمارے اس شہر میں تو جزیرے  
کو جو قلعہ کا جزا ہے۔ اور سندھ کے اس حصے کو شیخان  
سمدھر.....“

### شیخان سندھ..... ان کے منے میں

”اہ..... اکثر لوگوں اور ماہرین کا نیال ہے کہ اس حصے میں  
بھوت آباد ہیں..... بھوت پردی دنیا سے کٹ کر اس حصے میں آ  
کر آباد ہو گئے ہیں.... اور یہی بھوت ہیں جو جہاں کے جہاں  
خاکب کر دیتے ہیں.... بلکہ جہاں جاتے ہیں۔“

”کافی خوناک باتیں ہیں۔“ خاروق پڑ پڑایا۔

”ابھی آپ خونک کر رہے ہیں۔ اس قدر ہونا کہیں کہ آپ لوگ  
اپنے نیگل میں نہیں سس سکیں گے۔“

”آپکیں اس جزیرے میں اتنے کی کوئی حرکیب بنا سکتے ہیں؟“  
فرزاد نے پوچھا۔

اک کے سوال پر محمد اور خاروق نے اسے گھوڑ کر دیکھا۔ بیسے  
اپنے بے ہوں۔

”ااغ تو نہیں میں گیا۔.... جعلیہ یہ بے پاروہ کی بتائے کے ہا۔۔۔  
ہی۔۔۔ اور جزیرے میں داخل ہونے کی ترکیب.... کیا بات  
کرتے ہیں آپ بی۔۔۔ اسی نے براکٹ کر لیا

”لیکن میرا خاں ہے۔۔۔ آپ جو دیرہ میں داخل ہونے والے  
ہاتھ ہیں۔“ فرزاد نے مہنگوں بیٹھے ہیں کہا۔

”۔۔۔ آپ کیا کہا۔۔۔ ہیں ہو۔۔۔ وہ گھر گیا  
ب تو اپنکا جشنی نے بھی جیلان پر کر فرزاد کی درت دیکھا۔  
کیا بات ہے فرناد۔۔۔ کیا تم اسی سے مذاق کر رہی ہو۔۔۔“

”نہیں۔۔۔ آپ جان۔۔۔ یہ اس جزیرے کا راستہ ہاتھا ہے۔  
میک اورٹ پانچھ بات ہے۔۔۔ بڑے بڑے ہیر تو اسکو کھوئے  
ہیں۔۔۔ اور میں جاتا ہوں۔۔۔ اگر اسی ہو گا تو میں اس وقت کھوٹ  
سے کوئی ہبہت بڑا انعام حاصل کر چکا ہوں۔“ اسی نے بعدی  
بحدی کہا۔

”اس کے باد جو د بھی ہیں کھوں گی۔۔۔ آپ اک جزیرے  
میں داخل ہونے کا راستہ جانتے ہیں۔“ فرناد کے لیے ہیں کتنے  
الکھی۔۔۔ لیکی۔۔۔ دیواریوں نے زور دار پریک نکالنے اور لیکی مڑک  
کے سامنے رونگ لی۔

۴۰  
اپ دل میکھی سے اتر جاتی... کس اور نیکی میں بیٹھا  
ہرگز سوکھت پڑھتا تھا۔  
اپ تو بُنا مان گئے... یہ قبکی ہے... ہر  
اسے بیکھا!... اپ تو بُنا مان گئے... یہ قبکی ہے... ہر  
واردہ مسکراتے۔  
بنیں انکل... یہ بُنا نہیں انتہے... بلکہ ہم سے خوفزدہ ہو گئے ہیں  
فرزاد نے خود کہا۔

فرزاد حسین سب بروائی ہے۔  
ایسا ادا، اسی نے نمبر پڑھ دیے... چھر نیکی آگئے ہو گئی  
دیکھئے... اپ میری نیکی سے اتر جاتی... درد میں کچھ سر بیجندا  
شایخ زید اس پر بدل۔

انپر شجاع شید حیلان رہ گئے... وہ بیگب سے انداز میں بہت  
اس کا... اس کا مطلب ہے اپ واقعی اس بزرگی سے  
راستہ جانتے ہیں۔  
نہیں... نہیں... وہ چھپا۔

آس پاس سے گزرنے والے ماہِ تیر ان کے گرد بیٹھا  
گئے... ہمیں نے ٹھاٹیوڑے پہ چا۔  
یہ کہ میرے خیال میں اپ اس بزرگی سے میں دامال ہوتے  
ہیں مسافر ہے...؟  
یہ غیر عکلی سیات ہیں۔ تین ان کے دامان قدسے علاج یہی...  
میں خراب دن اس کے دامان سے بہت ڈرتا ہوں۔ اسی یہی میں ان کا دھنرا جاتا... اسے تو بُنا تاتھیان سے جواب  
درخواست کر رہا ہوں کہ اتر نہیں اور نیکی میں بیٹھ جائیں یا پا جائیں تھا کہ نہیں... لئے اس بزرگی میں دامال ہونے

اپ اس کی بات پڑھائیں!.... بتائیں مزا کیسے آگئی؟  
 اپ تو مشرق نہیں گئے... انپلکٹ بھیشہ جلدی سے بوئے۔  
 میرا باب پاک لینڈ کا مقام... وہ روزگار کی تلاش ہیں اس  
 مکن میں آگئی عطا... پھر اس نے بھیں کی ایک لاکی سے شادو  
 کرل... اب تو اسے ذلت ہوتے کتنی عالی ہے گئے ہیں... میں  
 اپنی والدہ کے ساتھ یہیں رہتا ہوں... دلبے ہم دونوں ۷  
 بہت بی پا ہے کہ اس کا دملن دیکھ کر آئیں... لیکن  
 اسے ال حالات بہت کوئوں نہیں۔

ہم... ہم اپ کی یہ خواہش ہڑو پوری کریں گے۔

اوہ!... یہ اپ کیا کہہ رہے ہیں یہ وہ دلخ سے رہ جائیں۔

اہ!... یہ خداوند ہیں ہے۔

اپ بھو سے کسی حد کی بات کر رہے ہے؟... اسے

بڑا آیا۔

اہ! ہمیں ایک نیکی گزارائیں کیا ہے۔

یہ کیا مظکع ہے... لیکن نیکی کا نمبر معلوم ہوتا ہے۔

خاروق... نیکی کا نمبر ہتا ہے۔

ایں ایسے ۱۱۰۰۰ تھے خاروق نے درا کہا۔

اچھا... وہ کامل ۶ لاکھوں والدہ۔

اہ!... اس کی آنکھیں تو کامل ہیں میں... لیکن یہ کون

نامستہ نہیں ہانتا... بکد میں کی کوئی بھی نہیں ہانتا۔  
 لیکن میرا جلد سن کر وہ بڑی طرح گھبرا گی... اس کے  
 گھبرتے پر مجھے بہت سیرت بہتی۔ اور میں جب اس ان  
 کے پیچے پڑتی تو وہ اور بھی گھبرا گی... آفر کیسا  
 بہت خوب فزانہ... اب اسیں اس نیکی کی زیارت ۷ سارے  
 بکا پڑے گا...  
 یہ سب کر انپلکٹ بھیشہ نے ایک نیکی کر رکھنے کا اشارہ کیا۔  
 اس میں بھیجنے کے بعد وہ بوئے۔

بہت بہت صرف، اس نے کہا اور میکنی پن پڑی۔

ہم یہاں اپنی ہیں... یہاں اپ بکاری کچھ مدد کر سکتے

ہیں... کس سے ہیں؟... اپ کسی مشرق مکن کے گئے

ہیں... ہمارا تمدن پاک لینڈ سے ہے۔ اسپر نے کہا۔

اوہ!... اچھا... تب تو مرا آگیا... وہ چکا۔

مزدوں کی؟... عین ہم نے تو اسے آتے نہیں دیکھا۔ کاروں

کے لیے ہیں جنت تھیں۔

کے نہیں دیکھا... اس کے نیجے میں خاروق سے جائزہ

سیرت تھی۔

زیرت کر... وہ بکل۔ اور وہ اسے طبعِ حکومتے رکا جیسے بال

کو روپ آپورا۔  
اس کے پچھے میں نہ پڑیں..... اسی میں جن اور جھوٹ بنتے

بیک اور بی..... " فرداد مکانی۔  
ایں نہ نہیں کہ رہا..... خیر میں اس جزیرے سے ۷ ذکر نہیں  
کے گا..... یہ اس کا مگر باتا ہو۔ " پہت خوب.... تب تو واقعی مرا آئی..... آپ شام کو  
اس شہر میں کچھ ایسے دل بھی موجود ہیں جو اس جزیرے  
ہرگز سی کیٹ آ جائیں..... اپنے ہمیشہ لے کدا۔  
ایں داخل ہوتے ۷ راستے باتے ہیں ؟ فائدق بولا۔

" ہرگز نہیں ..... یہ بات بالکل نظر ہے ۔  
وہ سکتا ہے ۔ یہ بات ہو ۔ اپنے ہمیشہ لے بات فرم کر نہیں

کے کیے کہا..... اسی وقت اس نے کہا۔  
یہی ..... ہوئی سی کیٹ آگیا۔

انہیں نے سامنے دیکھا..... وہ نیکے رنگ کا ایک بہت بڑا پھرنا  
ہے ہیں ..... جس کے قریب صدر میں ہبھاٹ نائب ہو جاتے ہیں  
تو اسے یہاں سفید جزیرہ کہا جاتا ہے ۔ "

آپ نیک چیز بکے ہوش سے ہاہر آ جاتے ہیں..... میں یہاں  
مرجور ہوں گا..... اس ہرگز میں ٹیکسی ڈرائیوروں کا داغہ بندھے ہے؟

" ہم اس جزیرے سے میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔  
یہاں کے ٹیکسی ڈرائیور عام طور پر شراب بہت پیتے ہیں۔

" خیر..... ہم اس دنیا میں کسی بات کو بھی ہمکن نہیں سمجھتے..... شراب پر کوئی غصہ نہیں ہوتے ہیں۔ "

سی بیک بات ہے ۔ " یہاں زیادہ تر لوگوں کی آنکھیں نہیں برتی ہیں۔ "

" ہوں ..... تو آپ اسے ہانتے ہیں ۔ " اس وقت ترودہ نہ جانتے کہاں ہو گوئی ..... شام کو مگر  
کے گا..... یہ اس کا مگر باتا ہو۔ "

بہت خوب.... تب تو واقعی مرا آئی..... آپ شام کو  
ہرگز سی کیٹ آ جائیں..... اپنے ہمیشہ لے کدا۔

" ہرگز ..... گیوں نہیں ۔ " یہ بہت خوب جگہ ہے ۔ "

یہ بہت سی کیٹ ..... کیسا جھٹی ہے ..... کوئی خط بجکر نہیں۔  
میں سننے ..... سیاہ میں کے یہ بہت مناسب ہے ۔ "

اور صوت کے جزیرے سے کے بارے میں آپ کیا ہنا سمجھئیں  
نمودت لا جزیرہ ..... وہ ..... کیا آپ سفید جزیرے سے کہ بات کو

بے ہیں ..... جس کے قریب صدر میں ہبھاٹ نائب ہو جاتے ہیں  
تو اسے یہاں سفید جزیرہ کہا جاتا ہے ۔ "

ہاں ..... ٹھیں ..... آپ کو اس جزیرے سے کیا دیکھ پیتا ہے؟  
اس نے پریشان ہو کر کہا۔

" ہم اس جزیرے سے میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔  
سیاہ ..... ٹھکن ..... وہ چلایا۔

خیر..... ہم اس دنیا میں کسی بات کو بھی ہمکن نہیں سمجھتے..... شراب پر کوئی غصہ نہیں ہوتے ہیں۔ "

ادو اچھا..... سکنے آپ تو شرائی نہیں گئے :  
 انپرہ بھشید نے سر جلا دیا..... کچھ دیر بعد اسیں بیوک موسس  
 ہوت پات پڑیں والوں کو تو نہیں معلوم ۔ وہ مسکایا ۔  
 ہوت ..... انہوں نے کہا اور مٹکلے کی بجائے ہال میں بائے ہے  
 مبسط کیا ۔ اور لفڑ کے دریے ہال میں پہنچ گئے ..... ابھی وہ  
 ایک یورپ کی طرف پڑھ رہے تھے کہ انپرہ بھشید شکر کر رہے گے  
 نہیں ..... پل نہیں ہوں گا..... لیں آپ اپنا دھن ہیں وہ  
 جب پھر اس کی ایک شرط ہوگی ۔ انپرہ بھشید مکارے ۔

ادو وہ کیا ہے ۔ اس نے جلدی سے کہا ۔

یہ کہ آپ اپنا جل دھول کریں ۔

ادو ..... اچھا نہیں ۔ آپ کی سرخی ہے ۔

جل لے کر وہ چلا گی اور جو لوگ اونچ دامن ہجتے ۔  
 وہ جیسے استقبال کے انداز میں ان کی طرف پڑھ گئے ..... بلد

وہ اس ہڈل کے کرو نمبر ۹۰ میں پہنچتے ۔

اب تو میں ایک اور بات بھی سوچ رہی ہیں .....  
 پڑ پڑاں ۔

سوچو ..... کوئی صریح نہیں ہے : قارون نے منہ بنایا ۔  
 اور وہ یہ کہ ..... کہیں وہ ٹیکسی ڈاگر ہے شراب کے نئے میں اتنے

تما ..... ۔

اون ..... پرستا ہے ..... جزوی سے کے بارے میں تو یہ بات  
 مشہور ہے کہ اس میں داخل ہونا بہت مخلک ہے ۔  
 لیکن ..... پھر مجھی ..... کہیں اس سے مل تو لینا چاہیے ۔

۴۹  
... و بکھر ... میلی ڈٹن کیمہ ایک کرنے میں نص  
بے ... اس کے قدری سے کوئی شخص اند کہیں بیٹھا پورے ہال کا  
بازار لے سکتا ہے :

میلن کسی کو ایس کرنے کی جگہ کیا ضرورت ہے ... غیر ضروری  
آج گل کوئی ... سوال یہ ہے کہ ہمیں تمہرے کی اسے اس  
خاص شرودت پڑ گئی۔ فرزانہ بڑھاتی۔

غیر تو ہے اب آجان؛ فرزانہ نے مرگوشی کی۔  
”مجھے اب تمہری ہو رہا ہے جیسے کچھ ہٹکھیں ہیں  
کچھ رہی ہوں“  
”اوہ“ دیکھ سے رہ گئے ... پھر ایک میر پر  
بیٹھ گئے ... اب اپنے جہش نے سرسری انداز میں تاریں نہ ہوں  
لوگوں پر نظر ڈان شروع کی ... اور پھر الجھن کے ہام ... شخص سے ملاقات کیوں نہ کر لی جائے؟  
”نہیں ... ہال میں موجود لوگوں میں سے کوئی جیسی رہیں“  
”بہر پر آ کھلا ہوا۔“  
”کیا بات ہے سر؟“  
”تم اکپ کو دیم ہوا تھا؟ محمد بولا  
”نہیں ... ہمیں کوئی گھر ضرور رہا ہے ... میلن دو فر ... ایک کام یاد آگئی ... پھر ہم دو کام کریں گے ... پھر  
ہال میں موجود نہیں ہے ...“  
”کیوں ... کیا بات ہے؟“  
”شاید دو کس طرح محمد رہا ہے ...“

## ناعلوم دشمن

ہمیں ان سے ایک لام ہے : بے تھے :  
 اس بات پر مجھے یہ مت ہوئی تھی ..... آخر آپ نے  
 کرو نمبر ۱۹ میں پہنچے جائیں ..... وہ اندر ہیں ..... وہ اندر ہیں ..... کوئی محمد رضا ہے :  
 کس طرح محسوس کر دیا کہ آپ کو کوئی محمد رضا ہے :  
 بہت بہت شکریہ :  
 وہ اندر کر ہال کے اندر فی دروازے کی طرف بڑتے ..... میری چٹی جس نے یہ احساس دلایا تھا مجھے ..... اور  
 دروازے کے دوسری طرف ایک براکاہدہ تھا ..... اس کے ..... کافی جب بات ہیں ..... بعض لوگوں کی چٹی جس بہت  
 طرف کمرے تھے ..... ایک لکھے پر ۱۹ نمبر کھا نظر آیا ..... اس سے ہے :  
 ہم : آپ لوگوں کا تعاقب کس لئے ہے :  
 آپ یہاں ..... انسکرپٹ جشنید ہوئے .

ہمیں صرف سیاست کے لئے آتے ہیں ؟  
 وہ دروازہ کھولوں کہ اندر داخل ہو گئے ..... اندر کا  
 واقعی بیب تھا ..... ایک بڑے سائز کے لی وہی پر ہوئی ..... وہاں تو حرف موت  
 ہاں کا منظر نظر آ رہا تھا اور بالوں کی چینچتاہست بھی .....  
 دیجی تھی ..... صاف آوازی بھی سننی دے رہی تھیں .....  
 میں آپ لوگوں کی باتیں سن چکا ہوں ..... بکشانی .....  
 یہ جان کر خوشی ہوئی ..... لیکن آپ کا یہ مشکلی تھی کہ ہوتے کون بول سکتے ہے ؟ محمد نے منہ پنا  
 کچھ اچھا نہیں ہے :

کیا کسی جاتے ..... تمام کا یہوں پر نظر رکھنا پڑتا ..... آپ اس کے پچھے میں کیوں ہیں ؟  
 ہر لئک کے دو یہاں آتے ہیں ..... ان میں بھی ..... ہم جانتا چاہتے ہیں ..... جہاں اس میں کیوں جا رکھتے  
 ہیں ..... کیوں غائب ہو جاتے ہیں ؟  
 کے دو ہوتے ہیں ؟  
 ہوں : چلتے خیر ..... لیکن آپ ہمیں کیوں مسلسل اے ..... آپ ضرور اپنی زندگیاں کھو بیٹھیں گے :

"اللہ مالک ہے۔ آپ کا ہوٹل کیس جا رہا ہے:  
مشت کلاس" اس نے کہا

"آجھا جناب... ہم نے آپ کو زحمت دی۔..."  
پڑھے ہیں:

"آپ دیکھ شہیں رہے... وہ ایک میر کی طرف بڑھ رہے  
ہیں... اور ان کے میں اچھے وہ چار خطرناک آدمی ہیں۔  
ان کے ادارے اچھے شہیں لگتے... تھبھرے... میں پولیس کو  
فون کر دیں... درست میر س ہوٹل میں لٹک پھٹ پھٹ شروع ہو  
جائے گی۔ یہ کہہ کر اس نے بھی دعا دیا۔

اس وقت انہوں نے انکیٹ کامران مرزا کو اچھل کر مٹھتے  
اور ان میں سے ایک سے مکملتہ دیکھا۔ درستے ہی ٹھے  
وہ خطرناک آدمی فرش پر پڑا تھا۔

"دیکھا آپ نے؟" فاروق بولا۔  
"میرت ہے... یہ تو واقعی ہوشید تھے... میں لگ رہے

تھے جیسے باکل ہے غیر ہوں۔

آخر انکیٹ کامران مرزا اب تین آدمیوں کے لحیے میں  
تھے... اور ان تینوں کے ہاتھوں میں خیز نظر آ رہے تھے۔

"اوہ... یہ تو اور بھی خطرناک معاملہ ہو گیا... اب....

اب کیا ہو گا؟

ایسے میں انکیٹ جیشید کی نظریں تی دی سکریں ہیں  
کچھ لوگ ہاں میں داخل ہو رہے تھے... معمور، فائدہ  
فرزاد کو بھی میرت ہوتی ہے... وہ لوگ الگ سیکھ میک ہے  
تھے... میکن اس کے پادجود انہوں نے خولا ہی انہیں  
لیا تھا... یہ انکیٹ کامران مرزا پائی تھی... اور میں

بات یہ کہ ان کے ساقط منہ ملی خان بھی تھے۔  
غیر تو ہے... کیا یہ لوگ آپ کے دشمن ہیں؟

"دشمن نہیں... دوست؟"

"اوہ... تب تو تھیک ہے؟ وہ مسکایا۔  
آپ کا نام کیا ہے؟ جناب؟ انکیٹ جیشید بولے

"میں عوفن ہوں... اور آپ لوگ؟"

"میں جمیش احمد... یہ معمور احمد، فاروق احمد، خان رخمان اور پروفسر داؤڈ ہیں"۔

آپ لوگوں سے مل کر خوشی ہوئی... اوہ... یہ...  
آپ کے دوستوں کے ویچے تو اس شہر کے خطرناک تین

لگ جوستے ہیں... اور انہیں شاید پڑے بھی نہیں؟ عوفن کے  
لئے میں صیرت اور پریشانی تھیں۔

"غیر... یہ تو آپ نہیں کہہ سکتے... پتا تو انہیں ضرور  
ہو گا؛ میر نے منہ بنایا۔

”بس دیکھتے جائیے؟“  
بینں آپ کے باقی دوستِ کلام سے ایک میز کے لرڈ بر  
بیٹھے ہیں... دہ ان کی مدد کیوں نہیں کر رہے؟  
”دہ جانتے ہیں... انہیں مدد کی طرف دست ہیں：“

اپنکی تینوں حملہ کوہ اپنکے بعد ان کی طرف ٹوٹ پڑے۔  
لیکن دہ ق صاف ان کے درمیان سے نکل گئے تھے... در پر  
ان تینوں نے صبرمد سے دار کئے تھے اس لئے دہ کے غیر  
”مرسے کے جہون میں پیوست ہو گئے۔ ان کی دل دود ہمچن  
گوئی اٹھیں... اپنکی جشید نے مکار کو رونن کی طرف پہنچا  
و اس کی آنکھیں میں عجیب بیکیت نظر آئی۔

”کمال کا آدمی ہے آپ کا دوست...“ دہ پڑپڑایا  
اسی وقت چوتھے نے بھی حملہ کر دیج... لیکن اس کی  
ٹھوکی پر گلنے والا ایک بیٹھا کافی سنا، دہ اچھل کر گرا اور یہ  
نہ اٹھ سکا۔ اب چار آدمی ہال کے فرش پر پڑتے تراپ نہیں ہاتے ہیں：“  
”ہال! ہاں!“ دوگ چلاستے۔

”آف مالک... میرے ہوشی کے ہال میں ایک منٹ...“ اسی وقت پولیس کی گاڑیوں کی آوازیں سنائی دیں... پھر  
وہ آدمی مارے گئے؛ وہ لرز کر بولا، پھر اٹھ کر دندوازے کی وہ پولیس اندر داخل ہوئی۔ وہ اندر کا منظر دیکھ کر چونکہ اٹھے،  
”یہ کس نے کیا ہے؟“

۱۰ ان صاحب تے؟ روفن تے کب  
۱۱ اس نے کہ اس نے دس ہزار ڈالر دیتے کا وعدہ کیا  
۱۲ مکریہ... انہیں گرفتار کرو۔  
۱۳ وہ کس خوشی میں۔ پسے ہال کے لوگوں سے تو پہلے ہزار ڈالر اٹھا لینا ہے

۱۴ ان لوگوں نے خود ہی مجھ پر حملہ کیا اور وہ اپنے بیوی اور نہیں اس کی بات پر یقین آگئی۔  
۱۵ سے مارے گئے... میں نے تو اس اتنا کیا تھا کہ ان بیوی ہاں... ایسے لوگ کبھی دھوکا نہیں کرتے... وہ درمیان سے نکل گئی تھا... انہوں نے خبروں سے باہمیت اس مجھ سے مل جاتی ہے مل جاتی ہے بس کے بارے میں میں جیسا بتلا یہکن غیر ان کے جھوٹوں میں پیوست ہو گئے... اس بنا پر:

۱۶ لیکن تم نے اس مجرم ہوئے ہوٹل میں کیوں ان پر میرا قصرہ؟

۱۷ کیوں مشر روفن... آپ بتا سکیں گے تاہم مل کیا؟  
۱۸ واقع کوئی پھیپھا ہوا نہیں ہے... سب نے دیکھا۔ پسے حملہ باہر کیا تھا لیکن یہ بچ کر ادھر آئے...  
۱۹ لیکن پسے ان مددز نہیں سے پوچھا جاتے کہ انہوں نے ہمیں خدا آگئی اور ہم نے انہیں یہیں ختم کرنے کا فیصلہ پر حملہ کیوں کیا تھا؟ روفن نے کہا۔

۲۰ ہال شیک ہے: اب پولیس انسپکٹر نہیں کے ہے۔ وہ بلکہ کونی ہے جس کے نیچے سے دس ہزار ڈالر اکاؤن بیٹھ گئی... وہ ہوش میں تھے۔

۲۱ کیا بات ہے... تم نے ان پر حملہ کیا تھا؟ لیکن فون بوتحم نمبر ۳۰ کی پشائی کے نیچے سے۔  
۲۲ ایک نامعلوم آدمی نے ہمیں حکم دیا تھا کہ انہیں بیوی ہم ایسی چیک کر لیتے ہیں۔ تم لوگ روانہ کر دیا جاتے۔  
۲۳ یہی مطلب... تم نے اس نامعلوم آدمی کا مکر باہر نکل کرے۔

۲۴ دلوں زخمیں کے ہقصوں میں ہسکریاں سپتا دی گئیں... کیوں نہایہ؟

مشینیا۔  
”بھی کیا کہ... اسپکٹر چونکہ  
بکھر ہیں اسپکٹر صاحب... آپ پہن بات کریں یہ  
”یہاں پہنچنے والے قاتل عام ملتے ہیں... اگر یہ لوگ تاکام  
ہو گئے تو وہ نامعلوم وشن کسی اور کو مفتر کر دے گا...  
وہاں بھی صاف نظر آتی ہے کہ اس کے پاس دوست  
کا کسی نہیں۔ ان حالات میں تو آپ کو یہیں مشورہ دوئیں  
کہ آپ واپس پہنچنے والے پہلے جائیں؟ اسپکٹر نے معافی کے عالم  
کیا کہ۔

”اور کس نے آتے ہیں... اپنے نام دیں وہ بھی  
سیر دفتری کے لئے آتے ہیں، ہم کہہ لیں یہ:  
مرزا کر پوچھ۔

”اسپکٹر ڈی کوزا یہ  
”غائب صورت نام ہے؟ آنکاب بول پڑا۔  
”تو مشریق ڈی کوزا... ان حالات میں تو ہرگز ہیں جائیں  
”یہ دہان سے مل گیا ہے؟

”اوہ کا مطلب ہے انہوں نے گھننم آدمی کے ہاتے  
”لکھا مطلب:

”بھروسہ ہیں... واقعی کس نامعلوم آدمی نے انہیں  
کرنے کا حکم دیا تھا... سب تو آپ لوگ بہت خد  
اوی کیوں ہیں جان سے مار ڈالن چاہتا ہے... اس وقت

”میں ہیں:

”کم خطرے میں تو ہم آج ہم ہیں ہوتے؟ آنکاب ہم ہیں جائیں گے؟

لاشون کو اٹھ لیا گی... اب انپکٹر ان کی طرف ملا  
”یہ لوگ آپ کو یہوں قتل کرنا چاہتا ہیں؟  
”نہ تو آپ اس نامعلوم کوئی سے پوچھتے ہیں...  
جانشیں... ہمارا تو مدرسے صیرت کے بیٹا مال ہے۔  
بیٹے تو فون بونچ سے وہس بہنڈ ڈالر شہ پاہیں...  
کہ بھروسہ ثابت ہو جائے گواہ؟ اسپکٹر کامران مرزا نے  
”آپ لوگ کپاں سے آتے ہیں؟  
”پاک یونیورسٹی سے؟ وہ بونچے۔

”اور کس نے آتے ہیں... اپنے نام دیں وہ بھی  
”سیر دفتری کے لئے آتے ہیں، ہم کہہ لیں یہ:  
کہ انہوں نے سب کے نام لکھا دیتے۔  
”تمہروں دیر بعد وہ فون کا نیشل آگئے... وہس بہنڈ  
کے نوہوں کا ایک پیکٹ ایک کے ڈاکھوں میں تھا۔  
”یہ دہان سے مل گیا ہے؟

”اوہ کا مطلب ہے انہوں نے گھننم آدمی کے ہاتے  
”بھروسہ ہیں... واقعی کس نامعلوم آدمی نے انہیں  
کرنے کا حکم دیا تھا... سب تو آپ لوگ بہت خد  
اوی کیوں ہیں جان سے مار ڈالن چاہتا ہے... اس وقت

”ہم شاید اتنی جلدی اسے سکاش نہ کر سکیں؟“ اس سے پوچھ گئے تھے میں ... ہم نے اس سے کوئی حصہ  
”کوئی پڑھا نہیں ... ہم خود حماش کر لیں گے اس۔“ بہادر شیخ کہا ... حبیتے کی صورت میں یہ سپلان تین ہزار  
”ہیں اعجازت ہے: انپرکش کامران مرتضانے مکار کراچی کا قفار ہو گا ... ہمارے کی صورت میں جی کے ایک  
”اہ آپ جا گئے ہیں ... میکن میں آپ کے لے گا، ڈال میں گے ... یہ مقابلہ انتہائی سنگھیر ہو گا...“  
”والی سپلان نکل بازی کے ہاتھ ہیں ... جو عمل شیخن کے پیارے  
”کوئی چار سے سپلان کو جادہ

مشکریہ بہت بہت ... اگر ہم نے اسے تکاٹ / ۱۹۸۰ ہے کہ اس کا ایک ہی ملک ہمارے پر ہے  
تو آپ کو اطلاع دے دیں گے: اکھف نے شوخی ادا کرنے پت کر دے گا۔ اور بات ہے جو یہ ہے۔ اب تک  
کہ اور وہ بننا سامنہ بنا کر اپنے ہاتھوں کو بولیات جانشہ پہلوں کو جی مژہ شکل کا ملکا لگا ہے وہ چاروں  
دہ ایک میز پر آ کر بیٹھ گئے ... بہت سے لوگوں کا شکار پتہ فروخت گرا ہے اور چھر اٹھا نہیں ہے ... یعنی  
اب ان پر جیں گیں ... کیونکہ اپنکے کامران نے عجیب اندر ہمارے پیلوان مژہ بڈاٹ کا لکھا ہے کہ وہ ملکا کھاتے  
ہیں ان کا مقابلہ کیا تھا ... اسی وقت ہوش کے پیکر، جی نہیں اور ان اپنا دار کر گزے گا۔ جس کے بعد شیان  
ہزار گوئی اٹھی ।

ہوٹل کا کوئی گاہک بھی اگر پسند کرے تو مقابلے میں ڈالیں... ان الفاظ کے ساتھ ہی تمام گاہکوں نے نور سے ٹالیاں کر لکھا ہے... تاکہ یہ خیال شکی جائے کہ = مقابلہ ... البتہ اپنکے کامران مرزا پارلی جبکہ کوئی بھی بھگت ہے۔ یعنی کی طرف متوجہ ہو جائے... آپ کو دیکھیں... البتہ اپنکے کامران مرزا پارلی جبکہ اب صرف یعنی پر نظر آئیں گے۔ ایک بیرے ہوٹل کا ہے اور دوسرا ہے... ساتھ ہی ہال میں اندرھرا ہو گی۔ درخت اب سائنس کوئی تھے شیان کا... ہوٹل شیان کا پہلوان نئے کپڑوں والے ہے لیکن حقی... دوسروں سیلوان ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے

اون پورا سچن روشنی میں تھا۔ اس روشنی میں دروازے تو بند کر دیتے گئے ہیں۔ اور یہ سے ہال کے لوگ بھی ساتھ کی طرح نظر آبے تھے۔ خود ختم ہونے تک بھولے ہیں ہاں کئے۔ اس لئے کہ باہر اور اندر کی دن کی سکرین پر بھی اب ہال کے لوگ ملائیں جیسیں کامیاب ہے۔ وہ اندر آئے گا۔

نظر نہیں آ رہے تھے اس لئے اپنکر بھی بے اپنے۔ کتنی اور راستہ؟  
”ہیں بھی اب حال کا رشتہ کرنا چاہیے۔۔۔ میرا۔۔۔ یہ مقابلہ حرف پنڈ منٹ کا ہے۔۔۔ بلکہ شاید ایک منٹ  
خوبی ہے ہی۔۔۔“

”میک ہے۔۔۔ یکن ذرا جلدی کریں۔۔۔ کہیں متار۔۔۔ بیت اچا۔۔۔ آدمیتی؟ یہ کہ کرو لفڑ کی طرف آگئے  
نہ ہو جائے؟ فرزانہ نے بے پیش ہو گر کیا۔۔۔  
لفڑ میں سوار ہو کر اور والی منزل کا ٹھنڈا دیا۔۔۔  
آدمی۔۔۔ وہ تیزی سے دھوپانے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ یادوں نے گھبرا کر کہا۔۔۔  
”لوگوں۔۔۔ میں تو سبھی ہی گی۔۔۔ ہیں تو یہی لوتے چلاؤں لگائیں گے؟“  
سے ٹھنڈے کے لئے بھی جانا ہے۔۔۔ اور ہمارا دوست یام۔۔۔ نہیں۔۔۔ میکی ڈرائیور کو پیغام مدد گا کہ ہم چند منٹ یہ  
چکا ہو گا۔۔۔ اچانک اپنکر بھی بے اپنے۔۔۔

”ادہ۔۔۔ دھدازارے تو بند کر دیتے گئے ہیں۔۔۔“  
”یکن بھی۔۔۔ آخر اس کی کیا ہڑوت ہے۔۔۔ وہ باہر ہوا۔۔۔

”آدمی۔۔۔ کاؤنٹر کوک سے ہات کرتے ہیں۔۔۔“  
”خوار کرے گا۔۔۔“  
وہ سب کاؤنٹر پر جا کر ٹک گئے۔۔۔ ابھی پیلو اون۔۔۔ ہیں نے لئے پھر بنے کا وقت دیا تھا۔۔۔ اب ہمارا یہ  
مقابلہ شروع نہیں ہوا تھا۔۔۔ دونوں ہاند بلو بلو کر دوسری بنتا ہے کہ ہم پھر بنے اس کے پاس پہنچ جائیں۔۔۔ چھے  
لئے میں ایک منٹ باقی ہے۔۔۔ اس وقت تک لئے پیغام مل کے لئے خود کو تیار کر رہے تھے۔۔۔

”معاف کیجئے گا۔۔۔ ہیں ذرا ایک ہڑوت کے لئے ہمہاں پاہیتے۔۔۔“  
”ادہ۔۔۔ پردیسر جیزان مہ گئے۔۔۔““واقتی۔۔۔ اصل اس کا ہم  
جانا پڑ گیا ہے۔۔۔“

ہے۔ فرمان پڑھا اور پھر اور دیکھ کر تھوڑا دیا۔

پھٹ پر آگر انہوں نے بچے دیکھ۔۔۔ اتنی کوئی کوئی بھی۔۔۔ جہاڑا مرض پورا ہو گیا۔۔۔

ڈائیور کو دیکھ لینا، پہچان لینا آسان کام نہیں تھا۔۔۔ بچے بچے تو پورا ہال تباہیوں سے گونج رکھتا۔ اسی وقت انہوں نے کہا:

"فرزان۔۔۔ تم ذرا آنکھوں کی طاقت استعمال کرو۔۔۔ اکب نے دیکھا حاضرین۔۔۔ لکھا زبردست مقابله تھا۔۔۔"

"جی بہتر۔۔۔ اس نے کہا اور آنکھیں بچے مجا دی۔۔۔ مقابله ہول شیان کا پیلوان مسرٹ شنگ جیت لگیا ہے۔۔۔"

بچے سننی خیز مقابلہ شروع ہو چکا ہے۔۔۔ آنکھ مہارا ہار گیا ہے۔۔۔ اس نے ہول کی طرف سے مسرٹ مرض سے مقابله دیکھ رہے ہوں گے۔۔۔ اور ہم بیان ملٹ تین ہزار ڈالر۔۔۔ الخام کے حق دار ہیں۔۔۔ بیان سے پر بوجوڑ ہیں:

"کبی کبی جاستے۔۔۔ مجیدی ہے! انپکڑ جہنم نے میں اس سے پہلے ایک مزدوری اعلان۔۔۔ ہال میں مخورد کا حصہ پر کچھ لکھتے ہوتے کہ، پھر کافہ کو انہوں نے ایک دلوں میں سے بھی گزر کوئی مسرٹ شنگ سے مقابله کرنا چاہا پر پیش دیا۔۔۔"

"وہ رہا۔۔۔ فرزان نے جلدی سے کہا۔۔۔ انپکڑ جہنم انگل کی سیدھی میں دیکھ کر پڑا۔۔۔ میں تم یقین سے کہہ سکتی ہو۔۔۔"

انپکڑ جہنم سے کہہ سکتی ہو۔۔۔ اس نے قدر سے جھک کر کہا۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔ بالکل۔۔۔ اس نے خدا کہا۔۔۔"

انپکڑ جہنم تے اس کے سر کا نشاد لیا اور انکھوں کی خیال ہے۔۔۔ میں اس کا مقابله کروں۔۔۔ خان رحمان دی۔۔۔ لکھر اس کے سر پر گل۔۔۔

وہ پونکہ اور پھر لکھر اٹھا۔۔۔ کافہ کرنے ہے۔۔۔ نہیں شان رحمان میر خیال ہے انپکڑ کامران مرتزا مقابلہ

کریں گے:

انہوں نے ہال کی طرف دیکھا... کوئی بھی اٹھا تو آزادیں ان کی طرف دیکھا اور بولا:  
 "بیت ہے... انکل نہیں آئے؟"  
 ایسے مشرق لوگ ڈیگیں بہت مارستے ہیں۔  
 شاید ان کا مدد نہیں ہے... میکن ہیں اس سے... پہلاں مشرق اور مغرب کا کوئی سوال نہیں... آپ مقابلہ  
 ہزورت حسوس کر رہا ہوں... اس شہر میں ہمیں کیوں تشویش کریں: اپنکر جمیش تے جل کر کہا۔  
 حاصل کر لینے چاہئے?  
 اور اس نے اپنی کر ایک زبردست مکا ان کی ٹھوڑی پر  
 ان کے الفاظ دہمیان میں رہ گئے... رونم بڑے لامے... میکن مکا بڑا میں لہرا کر رہ گیا... اپنکر جمیش تو کہی  
 میں کہہ رہا تھا،

"ایک منٹ پورا چاہتا ہے... اب تک کہا... بہت خوب: ہال میں آزادیں گوئیں۔  
 کے سے نہیں نکلا... بلکہ مقابلہ...  
 شکر نے پھر دار کی... اس پار اس نے پیٹ میں لات  
 ایک منٹ مظر رونی...: اپنکر جمیش کی آزاد اور راسید کی تھی... میکن خود کر کے جل گرا... اپنکر جمیش جگ  
 سب کے منٹ ان کی طرف گھوم گئے اور وہ کئے اس مان بچ گئے۔ پھر ہال تالیوں سے گوئی۔  
 کریک پر چڑھ گئے... باقی لوگوں نے اپنی بیگ لائیں۔ مبینی ذرا تیزی دکھائی... میرا دھوئی ہے اک بھے ہاتھ  
 ہال میں ایک بار پھر تالیاں گوئیں اٹھیں۔ تالیں لالا سکیں گے۔  
 اور جو مشر جمیش: یہ آپ ہیں... آپ کریں گے۔ اب تو اس نے جا بڑ تلوڑ کے شروع کر دیتے... اور اپنکر  
 ہال: آپ کے پہلیان کا اعلان تھا کہ مشر شکر جمیش نے اپنی کوڈ میں تیزی دکھائی... ابھی تک اپنیوں سے  
 کہا نہیں مل سکیں گے... میں بھی بھی اعلان کرتا ہوں اور اس پر دار نہیں کیوں تھا۔  
 یہ مجھے ہاتھ نہیں لالا سکیں گے؛ کیا تھا ہے... حاضر ہیں... اب ایک مکا میں بھی نہ مار  
 بہت خوب... ہا! ہال میں بہت سی تالیاں لوگ اور دیکھ دیں:

”مژد و ... مژد و ... بیکوں شیئن؟ سب کے سب پر  
اس سے پہنچ کر شنگ بپاد کی تدبیر کر لیں  
تے ایک جھپڑ دار اس کی ٹھنڈی پر کلو... اسی سے  
سے ایک بیانک ہیج نکل اور دہ سپاہنہ شانہ پر  
وگ بے سخا شناہیاں بجا رہے تے ... اور ساز  
میں مدشی ہو گئی ... انہوں نے ہے ساختہ اپنے کام  
میرگی طرف دیکھا اور حیرت نہ رہ گئے۔

## ۶۵ یہاں کہاں

ہال میں روفن کی چکت آواز گنج رہی تھی:  
”بہت خوب! اتنا دچپ مقابد ہی کم ہی دیکھنے میں آیا  
بڑا نما۔ بہر حال مشرجشہ احمد تین بزار ٹوار انعام کے حق  
ہار دیں۔ مشر شنگ بھے انہوں ہے۔ اب اپ  
اٹھ جائیں۔

دوگوں نے بھی مشر شنگ کی طرف دیکھا۔  
لیکن اس کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی،  
مشر شنگ آردن نے بیٹھ کے پہلی طرف سے اگے  
آتے ہوئے کہا۔

لیکن شنگ نہ سے مس نہ ہوا،  
اوہجو۔ تو بے ہوش ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر داگ۔  
اپ کہاں ہیں؟

امیں حاضر ہوا۔ ایک گرفت سے آواز آئی۔

اور ہر سینہ کوٹ میں ایک ڈالکش شے پر الگ بھائی۔

شیک پر جمک گیا۔ اس کی کھانی پکڑ کر بینق مٹلے اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

مارے۔ یہ یہ تو مر گیا ہے۔

کیا!! تمام ہال گونج اٹھا۔ خود انپکڑ جوشید ہی وہ

سے رہ گئے۔ وہ سکتا نہ دار تو صرور تھا۔ لیکن اس قدر بھی نہیں کہ دوسرا مر ہی چاہئے۔

اُفت۔ یہ کیا ہوا۔ اب کیا ہو گا۔ ہوشی شبان

تو ہماری جان کھا یں گے۔

کرنی بات نہیں۔ یہ تو میری ٹوٹی ہے۔

پر۔ پر میں کہ تو فن کرنا ہی ہو گا۔ ہوشی کا

ظاہر ہو لد۔

ہاں! کرد۔ وہ مردہ آواز میں بولا۔

اُپ اپنی میز پر بیٹھیں۔ اور جب سکھ پولیس نہیں

جاں۔ اس وقت تک باہر جانے کی کوشش نہ کریں۔

بہت بہتر۔ انہوں نے کہا اور تکلیف تکلیف کروں۔

میز کی طرف پل پڑھے۔ خود ان کا مارے رنج کے ارادہ اسے ہاک گرفتے کا نہیں تھا۔ اور نہ مُکتا ایس تھا۔

ایک اشان بلا وجہ ان کے ہاتھ سے مارا۔ ایس بگد لے۔ لیکن یہ بات بھی ہر حال ہے کہ وہ مر

تھا۔ اپنیں رنج کیوں نہ ہوتا۔ ویسے اپنیں جیرت بھی نہیں۔ اس پر اپنیں گرفتار کرنا ہو گا۔

بخل کیے بنا پر اپنکا جیشید میر پر سے اٹھ کر رکھ۔  
اب اپنکا جیشید نے وہی آواز میں ان سے  
بھی کیا بخل کیے۔

اپنے بھی گرفتار نہیں کر سکتے۔ یہ مقابلہ ان سب لوگوں  
دیکھا ہے۔ یہ گواہ ہیں۔ مقابلہ کے لیے ملکہ راہی۔ قیمت  
خود کو پیش کیا۔ میری مشر فتح سے کوئی دشمن بھائی  
آخوند کس بنیاد پر مجھے گرفتار کریں گے اپ۔ اے ہم۔  
درست یہ کہ باہر تکسی ڈرائیور انتظار کر رہا ہے۔ محدود،  
اتفاقی صوت کیسیں لے۔ درست یہ کہ لاش کا پورٹ،  
کراچی۔ میں یہیں۔ مشہرا ہوا ہوں۔ اگر میرے لیکھتے  
خوبصورت پر لگا ہے۔ یہ شخص مرا ہے تو مزدور مجھے لڑانے  
اگرچہ جنم میں اس صورت میں بھی نہیں بن سکتا۔  
جھیک ہے۔ جھیک ہے۔ تماشا! ایک ساتھی  
اپنکو نے پریشان ہو کر روفن کی مرن  
آؤ بھی۔ ہم ذرا مژہ روفن سے بات کر لیں۔ انھوں  
اگر بلند آواز میں بولا:

۱۔ خاموش ہو جائیں۔ یہیں بھی مشر جیشید احمد سے  
اندھا کا اور تینوں اٹھ کر روفن کے پاس آ گئے۔ ڈی کوزا  
ضد نہیں ہے۔ اگر موت ان کے سختے سے نہیں کوئی  
مشتری دیتی۔ ہوٹل آپ کا ہے۔ اپ اپنے کمرے میں  
پادرے ہال کا منظر دیکھتے رہتے ہیں۔ جھیک ہے تا۔  
نیچوں میں رہیں گے۔ جب تک پورٹ مارٹ نہیں ہو۔ انھوں نے سرسری لجئے میں کہا۔  
البرتایہ ہوٹل سے باہر نہیں جا سکیں گے۔ کم از کم  
ہاں ہاں۔ بالکل جھیک ہے تو جسرا۔ اپ کیوں پوچھ  
بات پر اپنیں کوئی اعتراف نہیں ہو گا۔

کالاں فاتح ہو گئے۔

رہے ہیں، مدفن کے بچے ہیں جوت میں۔

بیان کریں۔ اپنے کمرے میں کسی دوسرے کو پھر نہ کرو۔ اپنے بیان کرنے کے لئے بھی کام جانتے ہیں۔

سورت میں آپ اپنے کمرے میں کسی دوسرے کو پھر نہ کرو۔ اپنے بیان کرنے کے لئے بھی کام جانتے ہیں۔

بھی نہیں۔ خود کار آلات ہال کے منظر کو دیکھو۔ اللہ ہاں۔ واقعی۔ آئیے کمرے میں پہل کو دیکھو۔

بیان کرنے کے لئے بھی کام جانتے ہیں۔

بہت خوب! اس کا مطلب ہے۔ جس وقت سے اس طبقہ ملکہ کوں۔ کیا آپ بھی چیزیں گے۔ مدفن انپکڑ کے

بیان آئے ہیں۔ ہال کا منظر دیکھو۔ ہو رہا ہے۔ اس طبقہ ملکہ کوں۔

ہال! اسی مغلائی میں میں بھی بہت بخوبی عصوس کو دھپا ہوں۔

خوش ہو کر کہا۔

ہال! بیان تو یہی ہے۔

شکری۔ جن صاحب نے شیخ پر آکر چلوان سے۔

مدفن انپکڑ کرنے کے لئے بھی دیکھتے ہیں۔

کی تھی، وہ اور ان کے ساتھی ہال سے غائب ہیں۔

لئے۔ سب کچھ دیکھتے رہے تھے۔ دیکھا شدہ فلم وی سی اور

بیرونی دروازے بند تھے۔

ٹھانگ گئی۔ ہال کا منزل منظر آئنے لگا۔ وہ ایک ایک میں

ادھر اچھا۔ مدفن جیلان رہ گیا۔

یک بھول سے ہر نجیگی کا کوئی اور راستا بھی نہیں۔

راستے تو کئی ہیں۔ لیکن ہم نے ان کو بند کر دیا۔ میں نجیگی نظر آئے۔ پورے ہال پر کیرہ گھومتا رہا۔ اور

اس میں کوئی جذابیت پڑکر لگا۔ اسکو کامران مرزا کی میز کی طرف کیا تو وہ میز

ٹھانگ رکھا۔

میز میں کیا۔ اس میں تو دو اتنے ہوئے نظر نہیں آئے؟

میز میں کیا۔ اس میں تو دو اتنے ہوئے نظر نہیں آئے؟

فان رحمان نے بول کر کہا۔  
ہاں ! اس وقت یکمہ دوسری سوت میں گردش کر رہا تھا لدکے سے مل آئے۔  
بپسی — ہم یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ وہ کچھے غائب ہے۔  
خون کے چکر میں — اور اب شاید پڑ جائیں انپکڑ کامران مرزا کے چکر  
لہ پروفیسر والد نے مشیناً۔  
میکن چتاب — یہ آپ کا ہرگز بے — اور آپ کے ہمراں  
چند آدمی غائب ہوئے ہیں :

آپ ہی بہت سیئے — میں کیا کو سکتا ہوں — اس نہیں  
بجیش — اگر ہم یہاں بروکتے ہیں تو وہ یہاں کیوں نہیں  
کیا تصور — اس نے کندھے اچکاتے۔

ہم یہ چیز اجنبات میں شائع کرایتیں گے :  
آپ کی رضاخی — اس نے منہ بدلایا۔  
آپ کی بھی پلیں — انپکڑ بجیش نے شنگ آ کر کہا۔

دنیں خیر — میں یہ تو نہیں کو سکتا۔ پروفیسر مکارا۔  
ایک سوٹ سحریں — انہوں نے انپکڑ کی کوڑا کیا۔  
وہ بونی سے نکل کر پویس ایشیں پہنچے — انپکڑ

اور سپر ان کی طوف ملا گئے۔  
نہ اس میں کون شنگ نہیں کر مشرد و فن اس معاملے میں کامران مرزا والد کی گم شدگی کو روپرث درج کرائے اور سپر داپس

تلود ہیں — خود آپ نے اپنی آنکھوں سے فلم دیکھ لیا — جسی کہ اپنے کمرے کے مدعاوے پر پہنچے، شنگ کر  
الخطاب اتفاق ہی کر لے گئے ہیں — کریکہ اس وقت ان کی طرف رہ لے — دروازے میں ایک بڑا سا خیز پرست نظر۔

خدا دوڑ ہم یہ دیکھ لے گئے تھے کہ وہ کہاں گئے ہیں —  
ہم اپنیں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے — آپ پریبر —

میں آپکی تلاش فخری کراؤں۔

لے لفت کی صورت نظر آئی۔

بھین شرکاٹ سے مٹا ہے:-  
جس سے آیا ہے۔ اپنے کمرے سے نہیں ہوا۔ آوازیں  
لے دے کر تک پکڑ ہوں۔ اگر تم اس کے درست ہو تو آپ  
باقر جگا لو۔ اس نے نیتے کی طرف اشارہ کیا۔  
تینوں نے ایک درسرے کی طرف دیکھا۔ جیسے کہ

بھی ہوں۔

بھی ہے اس نیکی ڈرامہ کا گھر۔ ان کے ہاتھ کیا کوئی بھی۔  
ماؤنٹ گود نے بے غفری کے عالم میں کما اور آگے بڑھ  
لے کردا۔  
وچکے ہو گود نے کہا اور آگے بڑھ کر دستک دار اور داخل ہو گی۔ مکان زیادہ بڑا نہیں ملتا۔ گود نے  
میرا خیال ہے۔ بچے یہاں سے پہنچے جانا چاہیے کہ طرف اشارہ کیا۔ تینوں سیڑھیاں چڑھدہ کر اور پر پہنچے۔  
آپ کے ساتھ بچے دیکھ کر وہ میرا دشمن نہیں ہے۔ اس کا دروازہ کھلا ہتا اور وہی ڈرامہ لستر پر یہ تھا  
کہیں ڈرامہ ہے۔

ہاں سیک ہے۔ آپ کا بہت بہت شکری۔ ایک۔  
جید ستر۔ آپ ہیں دیکھ کر جیوان تو ضرور ہوں گے۔  
کہے ہیں۔ گود ہوا۔

خیر۔ میں اس حد تک نہیں جاؤں گا۔ سڑک پر آپنی زیادہ جیوان بھی نہ ہوں۔ کیون کہ آپ ہم سے  
انفار کروں گا۔ اس نے ملکا کر کرنا۔  
لخت نہیں ہیں۔

ڈرامہ پہنچ رہے گا۔ گود نے خوش ہو کر کہ  
نیکی ڈرامہ ملا گیا۔ اسی وقت دروازہ کھم جیت ہوئی۔

## چارچہرے

ہائیں۔ آنکھیں سحول کر سو گئے کیا آپ۔ پہلیں کو ذہن کرتے ہیں تو یہاں سُھنڑا پڑتے گا۔ جو چنگ کر کردا۔

شاید بند کرنا سمجھ لے۔ محمود نے تھبرا کر کر، مل کر اسیں نہیں۔ داؤں مانک۔ یہ تو جا چکا ہے۔ فراز۔ نہ پھر۔ پہلے ہیں اس کی تلاشی لے دیں۔ شاید کوئی کو کہا۔

دوسری دنیا ہیں۔ وہ بولی۔ یعنی تو چیزیں تیرزی سے آگے بڑھتے ہیں۔ شاید قاتل نے اس چیز کو بالکل غیر

مرد سنا۔ وہ واقعی سر چکا ہتا۔ احسن نے اس کو اپنے میال کیا تھا۔ یہ چیز ایک سچدی سی فٹ بک تھی۔

کے اوپر سے چادر بٹانی تو پینے ہیں ایک خیز نظر۔ اسی میں صرف یہی فون غیر درج تھے۔ دستے ٹکک پیٹھ میں دھننا ہوا تھا۔ پورا بستر فڑ کھول دیجئے اتے آئے۔

بھوپال تھا۔ ان کی نظری خیز کے دستے پر پکڑ کر دیتے ہیں اس سے۔

مکون۔ مل آئے تم اس سے۔ کیا آپ اس کی ماں ہیں؟ ہوئے تھے۔

اس بے چارسے کو تحقیق کر دیا گیا ہے۔ محمود۔ اسے کسی نے تحقیق کر دیا ہے۔ پہلیں کو فون کرنا ہوا تھا۔

میکن اب ہم کیا کریں۔ اگر خاموشی سے یہاں سے ہیں۔ اسے مرے ہوئے تو کافی دیر ہو چکی ہے؟

ادہ۔ ادہ۔ اسی یہے دہ میری بات کا جواب ہے۔ ہم۔ پولیس کو خون کر دیں۔ ہم اس کے آئندے بھروسے ہیں  
بنا سکتے۔

لیکن ہم سے پہلے کوئی اور بھی اس سے ہے۔ پندرہ منٹ بعد پولیس دہان پہنچ گئی۔ اس نے  
بات کا بیان لیا، ان سے پوچھ چکہ کے۔ پولیس کا ایک  
ہمان وہی بتا۔ جو اکثر اس سے ملنے کے لیے موالی دیتا۔

اپ کا سرو کا خود سے کیا تعلق ہے؟  
رہتا ہے۔ جوگٹ نام ہے اس کا۔  
کوئی تعلق نہیں۔ ہم تو دیلے بھی میان میر دیانت کے لیے  
بیوی نہیں جانتی۔

اور یہ سڑ جوگٹ کوں رہتے ہیں؟  
اس کا طبقہ تیناں سکنی ہیں:  
ہمان صدور۔ کچھ نہیں۔ دہ ملے قہ کا دبلا پنا۔ لہجہ۔ ہم تو وہی معلوم کرنے آئے تھے۔  
ہمان برمودا۔ کیا آپ ہمیں اس سلسلے میں کچھ جانتے  
ہے۔ چھرے سے ہی پورا شان گئے ہے؟

ہم برمودا۔ کیا آپ ہمیں اس بارے میں کچھ بتا  
پکھ اور دیانت کریں تا؟

ماں کی ناک کی نوک پر نیلے دلک کا ایک بڑا سائلہ ہے۔ مخدود بولا۔  
اور یہ نتافی الیسی ہے۔ کہ اسے آسانی سے پہچا۔ کوئی بھی کچھ نہیں بتا سکتا۔ اس یہے کہ کوئی کچھ جانتا  
کرتا ہے۔

اور آپ یہ بھی نہیں بتا سکیں گی کہ وہ دہتا۔ تھر۔ کیا آپ ہمیں اجازت پہے۔  
ہم ایکھن آپ بغیر اجازت علک سے نہیں جا سکتے۔

بھلا میں کیا جاؤں۔ کاغذ سے اکثر ملنے آتا رہتا۔ علک کہ ہم اس قتل کے سلسلے میں آپ توگوں کی  
ہیں تو میں اتنا جانتی ہوں۔

میں تو میں سے ملنے نہیں ہو جاتے۔

جب کر ہمولی طور پر آپ کو ملکن ہو چاہا پاہے۔ بیٹھنے پیکس میں بیٹھے گئے۔ اسی وقت اس نے کہا:  
 اس لیے کہ اس عورت کا بیان پاکل داخت ہے۔ بادا گیا۔ ان دونوں کو ہم نے ایک مرتبہ سندھ کے  
 قاتل اور کوئی ہو سکتا ہے تو صدر کا ٹھوک کا درست جگہ اسے ایک ریاستدان میں دیکھا تھا:  
 یہ بات صحیک ہے۔ آپ کے لیے پاندی؟ اس ریاستدان کا نام قبیلہ کے ہیں آپ۔ بلکہ آپ  
 بیان طالے ہے میں پیٹھیں۔ خاروق نے کہا اور جلدی سے خود کی  
 رہے گی۔

اپنی بات ہے۔ ہم بغیر اجازت حکم سے نہیں والیں ہوتے۔  
 حکمرہ۔ آپ جا سکتے ہیں؟  
 وہ باہر حکم کے سڑک پر آئے۔ ڈرامہ اور اپنا  
 انتشار کر رہا تھا۔

جیکس اس ریاستدان کی طرف رواد ہو گئے۔ ریاستدان  
 نے داخل ہو کر انہوں نے سری نظر سب لوگوں پر ڈالی اور پھر  
 بہت دیر لگائی۔

کیا کرتے۔ شرکا گور کو تو کسی نے قلق کر دیا ہے؟ کہ نالی میز کی طرف بڑھ گئے۔  
 ریاستدان میں اگرچہ اس میلے کا کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔  
 کیا؟! وہ دھک سے مدد گیا۔

یا؟ کیا آپ کسی ایسے آدمی کو جانتے ہیں۔ جس پادر چرسے لیے نظر آئے تھے کہ تینوں چیزوں زدہ وہ  
 اور دبلا پکا ہے۔ اس کی ناک کی نوک پر ایک لکھا تھا۔ اپنیں ایک فی صد بھی ان کے یہاں نظر آئے  
 رہا۔ کا پڑا سا تک ہے؟

نہیں؛ لیکن اس میلے کا آدمی شاید ہیں نے کہ۔ یہ ہم کیا دیکھ رہے ہیں؟ خاروق نے دلی آواز میں کہا  
 دیکھ تو ہے۔ اس نے سوچیں گم ہوتے ہے۔ بلکہ۔ کیا دیکھ رہے ہیں۔ کیا وہ نظر اگر چہار  
 لپک کر پڑھا۔

اگر یاد آ جائے تو صدر بتائیے گا۔  
 نہیں۔ وہ نہیں۔ اب تک کچھ اور سڑک ضرور نظر آتے ہیں؟  
 اپنی بات ہے؟

خود نے یہ کہتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔

بے کون جس دوست کے لپھے تھے جوست سمجھی۔

اپنی دوست اداہ ہاں۔ اس لا امکان بھا۔ لیکن ایسا

بھار سے درست۔ لیکن یہ بیان کیجئے پہنچ گئے۔ اس بیان کی نہیں ہے۔

بنتا بھی جرجن ہوں۔ کم ہے۔ اور ہو۔ یہ۔ ان کا داد دو کیوں؟ انعام خان ہو۔

کون بڑھ رہا ہے۔ خود کے لپھے میں اور جوست شامل ہے۔ یہ چاروں کسی کو قلی دوست بنانا پسند نہیں کرتے۔

اس ریاستدان کے ملک۔ مشرٹ نادان۔

لکھی اور حفاظت ہے۔

مانع ان کی میر پر پیٹھ گی اور چس نہ کرنا۔ آخر یہ کون لوگ ہیں۔

نہیں کرنے گا۔

یہ تو ایسا لگتا ہے بیسے آپس میں گھر سے دوست ہوں۔ دوست ہوں۔ خود نے کہا۔

ہاں۔ لیکن یہ دوست ہو نہیں سکتے۔ فاروق بڑھا۔ تو بھر کاپ اٹھ کر ان سے ملے کیوں نہیں:

ملک۔ کیوں؟ وہ پہنچا۔

آپ کا نام ہم نے اب تک نہیں پہچا۔ حالانکہ فاروق ملک سکرا۔

دیر پتھے آپ بھار سے دوست بن چکے ہیں۔

میں انعام خان ہوں۔

طلب یہ کہ۔ یہ ملاقات کیوں اور کس سلسلے میں ہو۔

تو مشرٹ نادان۔ یہ صاحب ان چاروں کے رہے۔ پتھے۔ پتھے = جان ہیں۔ پھر ملاقات کر لیں گے۔

اس لیے نہیں ہو سکتے کہ اس ملک میں پہلی بار آئے۔ ہوں! بیسے آپ کی مرمنی۔ اس نے کہنے سے

اور مشرٹ نادان بھی بھار سے ملک میں کبھی نہیں آئے۔ پتھے۔

اسی وقت انھوں نے ان پانچوں کو اٹھتے دیکھا۔

لیکن بھی۔ یہ قلی دوست تو ہر سکتے ہیں۔ انہم۔ پتھے۔ وہ تو اٹھ رہے ہیں۔

تو کی ہوا۔ ہم بھی اسٹ جاتے ہیں: قادر قبود  
ان والوں نے بھی چڑا کی یہ جنریں سن لی ہوں اور انھوں نے بھی  
شکی پیدا رہن اور مستر ٹاروان جلد ہی ریسترن  
اسی سمت کا رخ کر لیا ہو۔  
باہر نکلنے نظر آئے۔ انھوں نے بھی باہر کا رخ کی  
ماہی کو نہیں کہا جائے۔ دیکھے میرا بھی چاہ رہا ہے۔ اس  
رخ کا سے اگلے نکل چڑا۔ اور اسے روک کر شک  
اعجیں سک پکھ کھانے پینے کا تو موقع ہی نہیں آیا تھا  
بلکہ سے ملاقات کر دیں۔ اور پوچھوں۔ سمجھی شک۔  
مل ادا کرنے کے لیے رکن پڑتا۔

باہر نکل کر انھوں نے اپنی ایک لمبی سی سب کیا ہے:  
کار میں بیٹھتے دیکھا۔ وہ بھی تیزی سے بیٹھی کیا۔ لیکن میرا مشورہ ہے۔ بس ہم بھر ہی کو میں تو بہتر  
پڑھے۔ ایک منٹ بعد وہ سرخ کار کا تعاب کر کے پہنچا۔

پہنچنے کی حرمت میں ہر لمحے اضافہ ہو رہا تھا۔  
بہت بہتر، لیکن اس موقع پر سب کرنا ہے بہت ملکی۔  
تو پھر بہت بیٹھا پہلی طرف جائے گا۔ فکر نہ کر۔  
یہ۔ یہ سب کیا چکر ہے۔ بھتی۔ فرزاد بدل۔

مشایق چکر اتنی آسانی سے بکھر میں آئے والا ہی خداوند مسکلایا۔  
اور ہر۔ یہ۔ تو اس طرف جا بھے ہیں۔ انعام خان چوکا  
محروم پڑ پڑا۔

حرمت قوت ہے کہ انکی کامران مرزا پاہنچ کر  
وجود ہے۔ کیمیں ہم کسی سازش کے تحت تو پہل  
لیکا بکھر گئے آپ۔ خدا جلدی سے ہمیں بھی بتا دیں۔  
اکس شر میں ہے شمار نہیں گم شدہ چڑاؤں کے چکر  
کرتے۔ لیکن ہم کسی سازش کا شکار نہیں ہوئے یہ  
ہیں تو اس چڑا نے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

ہیں تو اس چڑا کو پار کیا۔ انہیں سے کسی گم شدہ چڑا کو پا یق  
ہیں تو پات تو شیک ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے۔  
ہیں تو پات تو شیک ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے۔

سوال ہے کہ یہ لوگ کہاں چاہ رہے ہیں؟  
 ملک ایسی ہے ایک برا پے۔ اگر جہاز مل گیا تو دار  
 خود کو خود کی بستی میں۔ ایسی پارٹیاں خود خود کو خود کی بستی میں۔ وہ صراحت نہیں  
 معاشرات مل کرتی ہیں۔ اور پھر اپنے تجزیہ کردہ مقام پر  
 اسی دولت سرخ کار رکنی نظر آئی۔ اور  
 خود نکلنے کے لیے کہتی ہیں۔ خود خود اس مقام پر منصب ہر ان تجزیہ کو ایک اور زبردست جھٹکا لے گا۔ ان کی  
 ایسی بیرون سے پہلی پل گئیں۔

-یکن خود خود پر اعتماد کس طرح کیا جائے۔  
 فرض کر لیجئے ہیں کہ اپنیں کوئی جہاز نظر آ جائے۔  
 تو پھر کیا ہے اور پھر آ کر بتا بھی دین گے۔ وہ افراد  
 دولت کو کہوں ہاں نہیں کرنا چاہیں گے۔

”بھی ان پارٹیوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔  
 اس کی تحریک اس طرح کی جاتی ہے۔ کہ ہر فوج  
 پارٹی کے ساتھ اپنا ایک آدمی بھیجا جاتا ہے۔ اس  
 کو ریوں سے پاندھ کر نیچے بھیجا جاتا ہے۔ لہ  
 نام پتے اور رشتہ وادوں ملک کے نام پتے لے کر با۔  
 ہیں۔ تب کہیں با کر خود نکلا یا جاتا ہے۔  
 ”ہمیں! آئے تک کوئی جہاز نظر بھی آیا۔

”نہیں؟“ اس نے کہا۔

”تب تو یہ لوگ یہاں سریاں مناقع کر رہے ہیں۔“

اہت بن سکتے ہو۔ یا ہم تم سے خفت نہ رہ جیں۔  
بگل بات مررت اتنی سی ہے کہ ہم اپنا کام نہایت  
البین سے کرنا چاہتے ہیں۔ مہذا تم لوگ یعنی  
تینوں پاٹیاں فرو اپنے ہلک پلی جائیں۔ دوسرے تم  
والوں کو سمندر میں مفرق کر دیا جائے گا۔ اس پیشام  
کے بعد دوسرا پیشام مررت موت کا پیغام ہو گا۔

نیچے کسی کا نام نہیں تھا۔ انپر مشید کی

## روفن

خیز کے نیچے ایک سنیدہ رنگ کا کافڑ سی ہوا تھا۔ بیل پڑ گئے۔ پھر ان کے منہ سے نکلا۔  
خان رحمان جلدی سے آگئے بیٹھے ہی تھے کہ اپنے پیشام پاٹیاں۔ انپر کارمان رضا پادھی کو تو خیر ہم دیکھ  
بل اشٹے۔ لیکن کیوں شوکی بجادہ بھی یہیں ہیں؟  
ایک منٹ خان رحمان۔ دستے پر انگلیوں کے قات۔ ماس کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن سوال  
ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ پر وہ فیر داؤد کے لیے ہیں بھی  
ہو سکتے ہیں۔

”ادوہ! ان کے منہ سے نکلا اور نٹک کر لوک ایسا تھا۔  
انپر مشید نے چب سے ددمال نکلا۔ لیکن موجود ہوں گے۔ تجھی تینوں کا منتظر کھا گیا ہے،  
کو احتیاط سے پڑا کر کھینچ دیا۔ کافڑ نیچے گر گا۔ انپر کی بات یہ ہے کہ ہوٹل کے اندر پہاں خیز کوں پیش  
خان رحمان نے اٹھا دیا۔ اسے کھولا گیا تو یہ انہیں یا۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ہم پوری طرح ان لوگوں  
لطفوں میں ہیں۔ لیکن کیوں۔ اپنیں ہم سے کیا خلاف ہے۔  
اُسے: ”ہم تم لوگوں کی بھاں موجودگی پسند نہیں کرنا۔ وہ بھاں کیا کو رہے ہیں۔ انھوں نے جلدی کہا  
یہ بات نہیں کہ تم چار سے یہے کسی خطر۔“ لوگ۔ خان رحمان چونکا۔

بینیں۔ جنہوں نے یہ پیشام لکھا ہے۔  
بیٹھیے! میں اپنکو کامران مرزا وغیرہ کے لیے نکرند ہوں۔  
چھپا ہوں کی بھکر ہے۔ اس تحدیر سریت لے لے کر کمال پڑ گئے۔  
مک ہو چکی ہیں کہ ذہن میں بستے کرنا بھی مشکل ہے۔ میں بات پڑھیں۔ امر ہے۔ ایک منٹ۔ آئیتے فدا  
بھے ہیں کہ اسی میز کا جائزہ میں۔ جس پر وہ بیٹھے تھے۔  
سب سے پہلے تو خیز پر الحکیموں کے نشانات روا۔ بیٹھا میز سے کیا معلوم ہو گا۔ پورفیر صاحب کے لیے  
گے۔ آئیتے۔

وہ کمرے میں داخل ہو گئے۔ اپنکو جیشید نہ پڑھ کر مضمون ہوتے دیر بھی کیا لگتی ہے۔ خان رحمن نے  
بیک میں ایک پھرپٹ سی شیشی لکالی۔ اس میں پاؤں  
تمنی ہال میں آئے اور اس میز پر اکر بیٹھ  
تم کی کوئی پیزش تھی۔ عورٹا پاڑوڑ افضل سے۔  
دستے پر چورکا تو الحکیموں کے نشانات حاصل نہ کر سکے۔ اسی پر اپنکو کامران مرزا وغیرہ جیشی نظر آتے تھے۔  
”بہت خوب! نشانات قبول گئے۔“ وہ پیکھا ہوں سے پورے ہال پر ایک سریز نظر ڈالی۔ کوئی ان  
میں سے کچھ نکال کر ان نشانات کی دل تین قسم اور اونٹ موتور نہیں تھا۔  
فضلت بہت بعد نشانات کی تعداد اور ان کے ساتھ اسے دیکھتے ہوں۔ اب ووگ اپنے آپ میں ملکی ہیں۔ لیکن ایک شخص  
اور وہ اپنیں بنور دیکھ رہے تھے۔ آزان تھا اور وہ بھادی طرف دیکھ رہا ہو گا۔ اپنکو جیشید نے سرگاشی کی۔  
”خدا مطلب دونوں سے ہے۔“ خان رحمن نے کہا۔  
”جیسے ہیں ڈال گیا۔“

”محمد۔“ خاروق اور غزال اب سکھ دوڑ کر بیٹھا۔ ہال۔ خیر کوئی بات نہیں۔ دیکھ رہا ہے تو دیکھتے ہے،  
اپنیں اتنی دیر نہیں لگتا۔ چاہیے سمجھ۔ خان رحمن نے کہنے اچکا دیے اور میز اور  
سرپریز کا جائزہ یعنی ٹکڑے۔ میز کے ایک پارے پر اپنیں  
ہو کر کھا۔  
”شاید وہ بیہی کہیں الجھے گئے۔“ اپنکو جیشید مکار۔ میں نے نظر آیا۔ پہ خیال میں اپنیں نے بیٹھ دیا۔

و دوسرا بھر جیزان کن ترین سخا۔ فردا ہی ایک بہت بنا  
کھٹکا ہوا خطا۔ اور میز کے بالکل پنجے انہیں سردمہ  
کئے ملیں۔ انھوں نے انکھیں سچاڑ چاڑ کر ان  
کو دیکھا۔ دوسرا بھر پر بیٹھے وگ ان سردمہ اور بات مانع نہ ہو۔  
دیکھ کر سخا ہے۔ اور جس دقت انپکڑ کامران مرزا کا سالک مذاق نہیں ہو گا۔ بس اپ ۶ جائیں۔ انھوں نے  
اس وقت تو سب وگ سچے کی طرف دیکھ رہے۔ اور لیپید روکھ دیا۔

انپکڑ مجید نے جن پھر دیا تو قیرضیاں غائب ہو۔ طبک چھے منٹ بعد انپکڑ ہال میں داخل ہوا اس  
اور فرش میں سے فرش کا ٹکڑا بھل کر خوب پا گیا۔ بات اس کے پیچے سخا۔ خان رحمان نے ہاتھ کا  
تھ فردا۔ جب میں سے حکم اور کافہ نکلا اور اس سے دیا۔ وہ تیرکی طرح ان کی طرف آیا۔ اور پھر  
ایک فون نمبر لکھا۔

خان رحمان اس نمبر پر بیگ کر آؤ ذرا۔ انھوں نے ماحصلہ ہے جناب۔ اپ بہت جیزان نظر آ رہے  
سرسری انداز میں کہا۔

انھوں نے بھگ جانے والے الملاج سیکاریا جائے۔ مجبوری ہے۔

بھایا اور کاؤنٹر چر پلے گئے۔ سلسلہ ملتے ہی انپکڑ کیسی اس نے چوک کر کہا  
ڈی کردا کی آواز سائی دی۔ وہ کر رہا تھا،  
لیں سر۔ چمار سے لائیں کوئی خدمت۔

ایک بہت سننی خیز محاصرہ ہے۔ ہول سی بک ان۔ نہیں۔ انپکڑ ڈی کونا کے منز سے چیرت نہ  
ایسے۔

اپ کا مطلب۔ اس نہیں سے اپ کی کیا مارا ہے۔

انپکڑ جیشید نے اسے گھوٹا۔  
میرا مطلب ہے۔ آپ نے کس سراخ سراخ لگایا۔ انپکڑ جیشید نے ملکا کر خان رحمن کی طرف سراخ رہا۔ ان میں اخضون نے بات ظاہر نہیں کی تھی کہ سارے رہا۔  
ہر انسان سوچتا ہے تو سراخ رہا ہے۔ ان میں میلان کے ساتھی ہیں۔ لیکن آپ یہ بات ان کی مہربانی سے اخضون مسلم ہو گئی تھی۔  
انپکڑ جیشید مکارتے۔  
میلان ہے تو ہے۔ غیر بتائیے۔ آپ کے سامنے ہاں ہی بکھر لیں:

میں ہی۔ ہم مشر روفن سے بات کریں:  
اسی بھوٹل میں، اخضون نے یک دم کر دیا۔ بات بعد میں کریں۔ پھر اسے گرفتار کر دو۔  
لیکن کہ میسے ہیں آپ۔ انپکڑ ڈی کوڑا ملک۔ لالہدی کا مرحل بعد میں طے ہو گا۔ آئیے۔ اس

گیا۔

ملحق فرمائیں شہوت۔ یہ کڑا اخضون نے بل وہ ائمہ اور روفن کے دروازے پر پہنچے۔  
فرش میں خود اٹھا پیدا ہو گیا اور میرضیاں نظر آئے۔ پہنچے جتاب! ابھی اخضون نے دستک نہیں دی تھی  
انپکڑ ڈی کوڑا کی حیرت کا کیا ہے۔ سلائی دی۔

اس نے کہا: آپ کا معلوم ہے کہ ہم آسے ہیں۔ انپکڑ جیشید  
مأٹ اللہ۔ میں کیا دیکھ دہا ہوں۔

اور اس کا مطلب ہے۔ مشر روفن کو ملک۔ ملک۔ بعد مسلم کیڈن نہ ہو گا۔ جب کہ میں بیان پیٹھا  
وہ کہاں ہیں۔ لیکن اخضون نے آپ کو نہیں بتایا۔ ہاں کا جائزہ لیتا رہتا ہوں۔ اس نے ملکا کر کرنا۔  
ہوا لگنے والی۔ گویا اخضون نے چارسے ساتھیں اور آپ دیکھ دے ہیں انپکڑ صاحب۔  
میں رکھا ہوا ہے۔ خان رحمن نے جلدی جلدی کہا۔ ملک دیکھ دہا ہوں۔ مشر روفن۔ یہ تھے خانے کا کیسی

حاطر ہے اور کیا ان کے ساتھی واقعی تر نہیں ہے۔ ان پکڑ جو شدید بیسے۔  
ہم جناب سے بات صحیح ہے۔ میں یہ بیسے۔ اب تم بھی اپنے آپ کو بنہ صحا وہ رون  
گئیں ہیں:

«اب چھپا بھی کس طرح لکھتے ہیں۔ ہم یہ بیسے۔ ہم نے کیا قصور کیا ہے۔» انپکڑ جو شدید  
اٹھوں سے دیکھ پکھے ہیں:

اسی وقت تھے خانے میں لے پلے۔  
کے ترتیب پہلوان نما آدمی اندر آئے۔  
کے بچے ہیں سختی سختی۔  
مشتر رون۔ میں اس تھے خانے میں لے پلے۔

«جس۔۔۔ جسے آپ کی مریضی۔ اس نے کام ادا کیا۔۔۔  
مشڑی کوڑا آپ دیکھ رہے ہیں؟  
ہم باکل دیکھ دبا ہوں۔ اسی سے تو تم لوگوں کو  
تھے خانے کی پڑھیاں ان کے ساتھے تھیں۔

«آئیے جناب۔ مشتر رون۔ آپ ہمارے ساتھ یہاں ہو گئے ہو گئے ہوں۔ اس نے پس کر کہا۔  
بلکہ ہم سے آئے۔۔۔ ڈی کوڑا نے اب بھی سخت۔۔۔  
اب تک نہیں کچھ ہے دو فو۔۔۔ مشڑی کوڑا بھی ہمارے  
کہا۔

جو بہترے رون نے کہا اور سب سے آئے۔ ساختی ہے۔  
پڑھیاں اترنے لگا۔ اس کے پیچے وہ بھی ہے۔  
خیر۔۔۔ یہ بات تو میں بہت پلے بھی گی تھا۔۔۔ انپکڑ  
تک کہ ایک بہت بڑے پکھڑ ہال میں ہٹھ لے۔۔۔ لند مکارائے۔

طرن انپکڑ کامران مرزا دیکھ دیا گیا تھا۔۔۔ تھا۔۔۔ اب سے ہو۔۔۔ رون ہشا۔  
انھیں رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔۔۔ تھا۔۔۔ اب سے ہو۔۔۔ رون ہشا۔

کہ بے شمار پیشیاں ایک درمرے کے اوپر رکھے گئے۔۔۔ اچھا! یہ بات ہے۔۔۔ ڈی کوڑا اپنے مشڑی کوڑا

سے کیجئے کہ اپنا پستول تو ہولش سے نکال کر دکھانے والا پھر فادر ہوں کے توں کھڑے ہیتے۔  
جیشید کے لیے میں بیکار میکا شوئی تھی۔  
نجرواد میں گلی چلا ہوں گا۔ چب چاپ اپنے آپ  
کیا مطلب؟ ڈی کردا روز سے اچھا۔ پھر اس کو نہیں کیا تو۔  
اپنے ہولش کی طرف بڑھا۔ لیکن پستول دہان نہیں۔ میں ہاتھ۔ یہ تو نہیں جو گا اپ۔ انپکڑ جیشید نے  
یہ۔ یہ کیا بھئی۔ روون کے من سے نکلا۔ اسے ہاتھ پر پلاستہ ہوئے کہا۔  
ہمیرا پستول کہا ہے۔ ڈی کو زا غزالی۔

ہاتھ پر ہے تو۔ ڈی کو زا نہیں۔ اپکڑ جیشید نے چب۔ اس کو لایک دیا۔ لیکن فائز نہ ہوا۔ میں ڈچ کی اکلا  
پستول نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا۔ ڈی کو زا نہیں۔ اس کو لایک دی۔  
پستول چھٹ یا اور بولا۔ میں مژہ ڈی کو زا۔ انپکڑ جیشید مکارے۔

تم دگ ہاتھ اور اٹھا دو۔ ورنہ میں گولی ہے۔ اسے۔ میں تم وگوں کا ہام دنیان مٹا دوں گا۔  
گا۔

نیچے۔ ہمارے دیسے ہوئے پستول سے ہی گلی۔ پھر وہ اور روون بھی اس روائی میں شرکر ہو  
دیں گے۔ بے کوئی تکم۔ خان رحمان میں گلے۔ اپکڑ جیشید الٹیان علکے۔ ویکن پاہتا ہوں۔ ڈی کو زا غزالی۔  
جیشید مکارے۔

انھیں یاد نہ۔ روون نے اپنے سائیقروں کو ملک پر۔ ان کا پیس ڈاؤ۔ میں ان کے جم کے مکارے۔ اگر  
وہ اگے بڑھے۔ انپکڑ جیشید الٹیان علکے۔ ویکن پاہتا ہوں۔ ڈی کو زا غزالی۔  
اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھتے رہے۔ پھر جوئی دوں۔ ماریات مرن اتنی تھی تو پہلے ہی بتایا جوتا۔ ہم اپنے  
زندگی پہنچے۔ اپکڑ جیشید بلا کی تیزی سے اچھا۔ کوئی کھڑے اپ کو پارس کر دیتے۔ انپکڑ جیشید اس  
ان پر جا پڑئے۔ خان رحمان نے بھی ان کا سامنہ بنت کھلنڈرے نظر آ رہے تھے۔ ان کے ہاتھ اور

بڑے بجل کی سی تیزی سے پہلی رہبے تھے اور اسی وقت میں چاٹ کی پرداگون کر کر۔ پروفیسر سکرلٹ سات آدمیوں کو سے کار کمپلے تھے۔ لیکن البتہ بخوبی دادا۔ سید جہان الدین۔ خان رحمان نے گروہی دار دی۔ الجی تیس سے نماز و گل موجود تھے۔ ایسے میں پروفیسر دادر نے ایس اس نے بجلی سے کوڑے کے گئی بل ہاتھ پر کیس کوئی ہستیار نظر نہ ایسا جس کو اٹھا کر وہ کام نہ ہے اور بولا:

لیکن ایک دروازے کے درمی طوف انہیں کوئی اپنے متعین سزا پہنچتا ہوں بورے۔

نظر اگئی۔ وہ تیزی سے اس دروازے کی طوف اس کا بدل نہ ہی اپنکے جشید نے اور چڑھتے کا ایک کوڑا ہتا۔ انھوں نے فرما بکلا اور اس درون جھکتا مارتے ہی دالا ہتا۔ اور اس غرض کے اسے لمحاتے ہوئے ان لوگوں کی طرف آتے۔ اپنے جنم کا اکلا چکا ہتا۔ انھوں نے دیں سے خان رحمان اچھل اچھل کر دار کر رہے تھے کہ اس پہنچ لکھن۔ اور روف کی کمر سے مگرے۔ کوڑا گھمنا شروع کر دیا۔ قام۔ دین اپنکے جشید اور اس اوندوں سے من گرا۔ اور پروفیسر دادر نے جھکتا گئے۔ اور فرش پر لاٹکتے پڑے گئے۔

اس کوڑا یہ کوڑا بچے دے دی۔ ایسے میں اپنکے عجیب بہت خوب پروفیسر صاحب۔ لیکن آپ زندگی کریں۔

ہم ان سے بخت ہیں گے۔ خود لے دیں۔ میں نے تو بس یونی اٹھا یہ تھا۔ ”بھی ذرا بیرے ہاتھوں پر دین کی بھی دردشی اُن بُر کر جائے۔“

اپنکے جشید نے کوڑا ہاتھ میں لیتے ہی گھیا۔

لیکن۔ آپ کو ایسے کاموں کا تجھہ نہیں ہے۔ کے ساتھ ان کی طرف ہی بڑھے پڑے آ رہے تھے۔

چوتھے نہ کھیں۔

بھر تھاں میں گھوٹے کی شامیں شایمیں بچے اسی تھراں  
کے دوفن کے ساتھ تھیں :- لکے۔ اپنی اچھل کر  
گئے گئے۔ دوفن اور ڈی گورا نے کہی تار کرو۔  
گھوٹے کی لاشش گئی۔ لیکن ان کی گوارشہ نکام کو۔  
بھر اچھک گوڑے کا سرا دوفن کے ہاتھ میں آگلے  
ساتھ ہی ڈی گورا نے بھی سرسے پہ ہاتھ بھا دیا۔  
تھی گیا۔ دوفن طرف سے پورا ذور لگا دیا گیا۔

جیشید نے گورا چھڑا دیا۔ دوفن جھیک میں تار  
کے گارہ محمد کے کارے بھی ایک بہت بڑی  
سے چاکر ٹھیک کیے۔ وہ بلند آواز میں پیٹھے اور پیٹھے سے سانسے رکی۔ — لیکن شوکی برادر کے ساتھ کار  
کا اونٹ دالک کو اب غلامان خیس کیا جا سکتا تھا۔

اپنی کے ساتھ ہی دوفن کے سامنے ہے۔ کیا بھی۔ ”القائم غان کے بھے میں یہت عی۔  
کی طرف دوٹھے۔ اپنکر جیشید اور خان رحمن اور لکھاڑی ہم آپ سے پوچھنا پاپتے ہیں۔ آپ ہم سے  
حدٹھے اور ان سے پہنچے ایک دروازے میں داخل ہیں۔ فاروق نے نہ بنایا۔  
بھر۔ جھا۔ جی کیا بتا سکتا ہوں۔“  
دوسرا طحہ جیران کن جھا۔

کے سڑھا دادا اور شوکی برادر کو اس کار میں  
کا اٹھوں سے بیکھا تھا۔ شیک بے نا۔ غور

بے۔ ہاںکل دیکھی تھا۔

اور غام راست سرخ کار جماری نظلوں کے سامنے رہی۔

یہ بھی شیک ہے۔ محمود نے کہا۔  
بناں بالکل ۶ اس نے کھوئے کھوئے انداز میں کام  
کیکے تسل انعام خان۔ بین ہر حال میں اس عمارت میں  
میکن اب شوکی برادرز کے ساتھ کارڈنال سے اس  
آدمی نکلا ہے۔ اپ بتا کتے ہیں کہ کیوں ۶ قارون  
اسے اپ رہے۔ تو اس ملک میں بہت بڑا جرم  
انعام خان کی طرف دیکھا۔

من۔ نہیں۔ میں کس طرح بتا سکتا ہوں۔  
لیل بات نہیں۔ جرم ہم کری گے۔  
میکن ہم بتا سکتے ہیں۔  
اس عمارت کیجے گا۔ میں آپ کا اس حد تک ساتھ  
کمال ہے۔ آخر کیجے بتا سکتے ہیں اور کیا  
ہے سکتا۔

ایک ہے۔ آپ باہر ہی ٹھہری۔ ہم اندر سے ہو  
نہیں۔ میکن آپ ہمارا انتظار کریں گے تا یہ محمود نے  
ٹھوانا نے کار میں بیٹھے میک اپ کر کیا  
مگ۔ کیکے۔ وہ تو کار پلا رہا تھا۔  
مریضی میڈ قسم کا میک آپ ایک ہاتھ سے گیا  
مکن ہے۔ اور ایک آرد منٹ کے اندر کیا جائیں  
کار چاڑھے لے ہیں۔  
اس کا مطلب ہے۔ ٹھوانا یہاں جن لوگوں کی  
آیا ہے۔ وہ اسے ٹھوانا کی حیثیت سے نہیں ہات  
کی دیکھے جائے۔

یہاں مطلب تو یہی ہے۔ میک وہ عمارت میں  
ہو چکے ہیں اور ہم باہر کھوفے ٹھانک ٹھیان مار دیں

دیں گھڑا رہ گی۔ عمارتِ سمندر کے کنارے پاکل اگ لگا تو تم نہیں مانو گے۔"

حقیقی، اس کے ساتھ یا آس پاس کرنی اور عمارت نہیں بلکہ کور پر وہ اُنٹشِ صفرد میں۔ "فرزانہ بولی۔ عمارتیں صحیح صفرد، لیکن کافی کافی فاسٹے میں۔ انھلیں میں بترے یہ تو کوئوں چاہے۔ اس نے کہا اور اچھل کر عمارت کا پکڑ لکایا۔ عمارت کے باہر اور در در بکھر لے لیا۔ لامسے ہی لمحے وہ بندر کی سی تیزی آدمی اور اپنیں نظر نہیں ۶ رہا تھا۔ گوگا ہو گا ۶ الی پڑھ دہا تھا۔ ایسے میں محمود اور فرزانہ شاید ہے علاقہ غیر آباد تھا۔

وہ سے کہ ایک پاشہ پچھت لکھ دیا۔ "میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ اتنی عمارت۔"

آیا۔ پاشہ کو دیکھ کر فاروق کا منہ بن گیا۔ اسی انھل۔ آپ بھی ۶ لگے۔ "پھر نہیں۔ ان لوگوں کو کیا ہے۔ پھر دیکھنے آیا تھا کہ تم لوگ کیا کرتے ہو۔ اور جلتے ہیں۔"

"اور تھماری مشکلات میں اضافہ کر دیتے ہوں میں نے پوچھا کر کہا۔

آپ کو چڑا گا ہے تو اب نہیں کہیں گے۔

"تم نے جو کہ دیا۔ فاروق جلتے کہ انہیں سے فروٹ کہا۔

بولا۔ اور جوتے اتارتے لگا۔

ل۔ نہیں خیر۔ لگتے تو اچھا ہے۔ اس قدر اپنائتے۔ اگر میں اندر پھنس گیا تو تم اندر واپس جائے۔ میرے بیستجوں نے بھی بھی انھل نہیں کہا۔

ہوشش نہ کرنا۔ بلکہ واپس شر جا کر آیا جان دینا۔

بیسے ہر۔ اب تو ہم آپ کو صفرد انھل ہی کہیں

یہ تھماری وصیت ہے یا تجویز۔ محمود نے۔

بھر میں یہ کہتا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ بہت والے اذاز میں کہا۔

بڑا خطرہ مول لے رہے ہیں۔ نیاداں بہت خطاک اکوں  
 "آپ ملکر مند نہ ہوں۔ خطوات مول یہاں پہنچا  
 بلکہ ہر وقت کا کام ہے۔ اور اب تک ہم نہ کوئی  
 خطوات تو ضرور مول لے سکتے ہیں۔" محمود پڑا۔  
 "پتا نہیں۔ آپ لوگ کس میں کے بنے ہوئے  
 ہر سارے سیدھے دعا کرتا۔" اور پر سے فاروق کی آواز  
 "ہاں! یہ تو واقعی ہیں۔ بھی پتا نہیں۔" کہا  
 صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ ہمارے  
 کام کا سایاب کرے۔" دلوں نے ایک ساتھ کہا۔  
 بعد مزدور یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہماری میں ظلوں  
 اور فاروق ان کی نظرؤں سے اوچھل ہو گیا:  
 لی گئی حقی۔ کہوں کہ ہیں وہاں دن کیا۔  
 اپ دلوں کو پاپ پر چھٹھا نہیں آتا۔ انعام خان  
 گا۔

"اوہر۔ آپ تو بہت خفناک باتیں کہتے ہیں۔"  
 کی باتیں۔" انعام خان کا پتہ گیا۔  
 "موت کی باتیں خفناک نہیں ہوتیں۔" ہمارے  
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ موت کو یاد  
 موت دلوں کو تاؤٹئے والی چیز ہے۔ اور ایک دل  
 یہاں تک آتا ہے کہ موت کو دن میں کم از کم  
 کاہت کر ہر وقت آپ کے ساتھ ساتھ رہوں۔  
 یاد کرو۔ ہو سکتا ہے بیس سرتیہ فلک کر لیا  
 قدر ہیں۔ فی الحال ہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔  
 تعالیٰ کی بیشی کو معاف فرمادے۔ ہر سال حدائقی  
 بتا ہے کہ موت کو ہر وقت یاد کرو۔ موت ایک دل  
 بھی۔ کہ اگر چل کر ایسے موقع بھی آکتا ہے جب

بم اپ کو ساتھ ن رکھ سکیں۔ یا آپ خود ہمارا ساختے۔ اب کے درمیں رہا ہے۔

مکن کو ہماری محنت قائم طور پر اتنا تھا خدا کا جو ملک ہے۔ پھر بھی یہی ہے کہ آپ ہماری ہی شہریے۔  
مہون خیر۔ دیکھا جائے گا۔

اضھر نے کھڑکی پر اپر کر دی۔ البتہ چھٹی  
پانچ منٹ بعد فاروق اپنی لہذا

البته دی۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا۔ لیکن سامنے پر تیزی

وارے۔ یہ تو پنج بھی پتخت گئے۔ تھا۔ اسے نکلے تو ایک براہمی میں کھڑے تھے۔  
یہی تو ان حضرت کا مکالم ہے: فزاد نے اپنے اگ بڑھے اور ایک ایک کمرے کے دروازے  
مکالم کا ذکر کرتے ہوئے بھی مذہب اخراجیوں میتھے پتھے گئے۔ پھر درمی مزلہ پر جانا پڑا۔  
کیا؟ فاروق نے جمل کر کہا۔

ایک کھڑکی کھول کر باہر نکلا ہوں۔ جلد اپنے دروازے سے بیٹھے ہوئے۔  
اوی۔ ان کے دل دھڑک اٹھ۔ دوسروں سے بھی ان

ایک کھڑکی کھول کر باہر نکلا ہوں۔ جلد اپنے دروازے سے بیٹھے ہوئے۔

ہیں وہ کمرہ بھی خاکش کرنا ہے۔ جس میں خدا۔ اوپر لے ہیں اس یہے بلایا ہے۔ شوکی کو دھا جھا۔

لے جایا گی ہے۔

چلو۔ پتا نہیں۔ شوکی براورز کس پکڑ میں پہنچتا کہ رقمِ ذہن میں رہے۔

خود خودی کے چکر کے ساتھ کھنڈا۔ الیک ہے۔ ذہن میں ہے۔ آپ بھی ایک بات

سکتے۔ انعام خان پولہ۔

وہ سمارت کے دوائیں طرف آتے۔ کھڑک کھل جائے تو انہیں تھا۔

کے ذریعے اندر داخل ہو گئے۔ انعام خان ہمارے پر مطلب۔ تو سہر کس یہے آئے ہیں۔

آپ نہیں آئیں گے۔

یہ ہمارا شوق ہے۔ جہاں کہیں کوئی پر اصرار

معامل نظر آیا۔ اس میں پیپر لینا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی مالک کی ہر جگہ کا اصل مادہ ہے۔ پرچیز مادے سے خط ملا تو خلا پڑھ کر ہم چرت زدہ رو گئے۔ از اسی بستے مادہ فن نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی اصل شکل میں حالات ہم نے کبھی نہیں سے سنتے۔ ہم سے جو اور اولاد رہتا ہے۔ اس کی مثال یہو بھکر لیں۔ ایک انسان نہ یہ سفر کر دیا جائے اور میں۔ سفر کر بیٹھے۔ اسے ۵۰ گز سے بنتا ہے۔ مرتبہ کے بعد پھر میٹھی بن جاتا ہے، میں معاونت کی یاد رہاتی نہ کر ایں۔ صرف یہ بات ہے۔ لیا مادہ جوں کا توں رہا۔ فنا نہیں ہوا۔ اسی کام قانونی ہے۔ یا غیر قانونی۔ ایک بے کام جہاز ہے۔ وہ اگر تباہ ہو جاتا ہے۔ ایک لخاڑا سے قانونی ہی ہے۔ لیکن لامزد اسی کام مادہ بھکر جاتا ہے۔ منشہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس میں موجود رہتا ہے۔

کیا مطلب۔ یہ کیا بات ہوئی؟

”ہم جو معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ مکمل ہم اکی نقطہ پر کام کر دے جائے جسے اسے۔“  
کی حکومت بھی حاصل کرنے کے چکر میں ہے۔ اسی میان کئے کئے ڈک گیا۔  
لیکن نہ تو حکومت کا کوئی گروپ معلومات مالا۔ یا ہوا۔

”کوئی پرداختی ادارہ۔ لہذا اگر ہم معلومات“۔ اب اسی میں حکومت کو لے لانا چاہیے تھا۔  
کی کوشش کرتے ہیں تو اس میں حکومت کو لے لانا چاہیے تھا۔  
نہیں ہو گا۔ لیکن اس کے بعد والا معاملہ دربار۔ ایک آپکا ہوں سردار۔ لیکن باہر چارسے تین جنم کوئے  
حاصل کر لے ہم حکومت کو ہرگز نہیں دیں گے۔ اسی ان کے لیے ڈک گی تھا۔  
سے ذاتی خاکہ اٹھائیں گے۔ اور اس سلطے میں۔ محدود، قاروق اور فزانہ نے گھبرا کر اپنے  
خلقت کپیتیاں لاکھوں روپے برداشت کر چکی ہیں۔ ایک دیو قدمت اُوی ہاتھ میں بڑا سا پستول لیے،  
اوہ؛“ انہوں نے شوکی برادر کی آواز سنی۔ اسے خدا سے فتنے پر کھڑا تھا۔

میں ہرم۔ کیا مطلب۔ اندھر سے ہرست زدہ  
کہا گیا۔

” دروازہ ٹھویے سردار۔ اور ان سے ملاقات  
لیجئے۔ ”

## ڈی کوزا

فرما دروازہ ٹھلا اور پھر اندھا اڑت۔

آزاد ٹوپنی۔ یہ ارسے خونگی برادر نے کہا مزے کے لئے سے کہا

امروٹ نے دیکھا کر وہ ایک بہت بڑی تجویز کیا  
تھے، تجربہ گاہ اس ہال کے چاروں طرف بیانی گئی  
کیا۔ گلیا گرانی میں حقی، تجربہ گاہ میں ان گفت فی وہی  
کہنیں نسب تینیں اور فی وی سکر سے بھی کام کرے بے  
تھے۔ ان کے علاوہ بے شمار آلات نسب کیے گئے تھے۔  
وی اکٹ پر سائنس دان کام کر رہے تھے۔ سائنس دان  
پسند کام میں اس حد تک مگن تھے کہ ان کے دوڑتے قدر وہ  
لے ایکسیزی سر کر بھی امروٹ نے مذاکرہ نہ دیکھا،  
اسی وقت رومن کے ساتھی اندھر داخل ہو  
لے۔ اب ان سب نے پستول کھالیے تھے۔

” انا ہد اور پر اٹھا دو۔ ”

پسند تم نے پستول کیوں نہیں نکالے۔ ” اپنکڑ جشید کے

لچے میں چرت سخی۔

موق نہیں ملا تھا۔ ایک بولا۔

انھن تھے اتھ اور انھا دیے۔ چلتے

ان سے الجھ کتے تھے۔ لیکن تجربہ کاہ دیکھ کر خال:

کر دیا۔

ہر سر رون اور انپکڑ ڈی کو زما کو تو انھ لاد

انپکڑ جشیہ نے گویا انھیں خال دلایا۔

وہ آ رہے ہیں۔ فکر نہ کرو۔

اس تجربہ کاہ میں کیا کام ہو رہا ہے:

پہنچا نہیں۔ من بننا کر کہا گیا۔

اتھ میں رون اور ڈی کو زما دو آدمیں

سوارا ہیے اندر داخل ہوئے اور انھیں ہاتھ المائے

کر مکرا دیے۔

چرت ہے۔ پہنچے آپ کے ساتھیوں نے پہنچا

لیں سکتا۔ یکل اگر سڑ رون پرانہ سانیں تو میں ایک

نکلتے۔

رون تے الہ کی ہات کا کوئی حاب نہیں

تلکھر انھیں دیکھ رہا۔ لمحی سیکھ کی خاموشی کے بعد

کے بہ پہے۔

تم لوگ اپنے علک واپس شین جا سکتے۔

پہنچائیں گے۔ ایسی سبی کیا جلدی ہے۔ ”خان رمان

ٹولے۔

بیوال کس پیدے آئے ہو۔“

”بہ سب ہر موڑا کے پچھے میں آئے ہیں۔“

”واہ صرف مرت ہے۔ موت کے ملاude پچھے بھی نہیں۔“

”خان۔ کیا پرمودا جزویہ ہے میں۔“

”ہاں، اس نے کہا۔

”نہیں۔ میں شیں مانغا۔“ انپکڑ جمشید نے انکار میں سر

چھوڑ دیا۔

”کیا مطلب؟“ رون پوچھا۔

”پروفیسر صاحب۔ وہ صاحت کریں۔“

”بہر موڑا ایک جزویہ ہے۔“ یہ تھیک ہے کہ اس کے

بیوال مرن غردوی چٹائیں ہیں۔ اور جزویے میں داخل ہونا

تھا مطلک ہے۔ لیکن ایسی بھی بات نہیں کہ کوئی داخل ہو

کی نہیں سکتا۔ یکل اگر سڑ رون پرانہ سانیں تو میں ایک

بڑ بات بتا سکتا ہوں۔“ پروفیسر داؤد مکرا دیے۔

”اور وہ کیا؟“

”یوگر اجھ سے پندرہ سال پہلے پرمودا کے ارد گرد۔“

”ایک منٹ۔“ رون نے باقاعدھ دیا۔ پروفیسر داؤد

خاموش ہو کر ان کی طرف دیکھنے لگے۔

بجھ رہے تھے میں ایک پاریک سی آواز لئے  
انہاں دل کر میں گے۔

حقیقی۔ روشن ایک سامنہ دان کی طرف دوڑا سا رہا۔  
بت توب۔ پندرہ سال بیدھم نے یہ پہلی اپنی خبر سنی  
تھی۔ اسی طرف سے کہا گیا۔

طوفان کریں سر۔ اب اپنی خبری صورت سنتے میں آئیں  
کوئی نئی خبر پوچھ فیسر۔

”ہاں صدر رفق۔ شاید ہم کامیاب کے بہت نزدیک  
چکے ہیں۔“

”بہت توب کیا اپ تفصیل بتا سکتے ہیں؟ ان سے  
سر جاک پاک یہاں کے کچھ سراغ رسانی و خلی انتظامی کرتے  
ہیں۔“

”لئے ہیں۔“ اگرچہ ہم نے پوری نظر رکھی ہے۔ اور برابر  
کام کرنے کی ہا دہی ہے۔ لیکن کچھ منیں کہا جا سکتا  
ہے۔“ اپنی نہیں۔ اس نے انکار میں سر ہلا کیا۔

”خیر۔“ کیا میں مرکز کو اطلاع دے دوں؟  
”اصفیح ختم کر دیا جائے۔“ ہمیں ڈرنے کی آخری  
صحت اتنی اطلاع دے سکتے ہیں کہ ہم کامیاب  
بہت نزدیک ہیں۔“

”شکریہ۔“ میں یہ اطلاع صورت دون ٹکا۔ کیوں کہ جس  
زیادہ مرکز ہے۔ یہ کو کو وہ مرکز۔“  
”ان کی تلاش شروع کر دے گی۔“

”ہمداذ کرو۔“ ہم دیکھ میں گے۔  
”آئے میں ایک بزرگ بجلے بخون لگا۔“ پھر درونی  
کے پیچے سات سماں اور ہیں۔“ وہ بھی بہت بلند  
کہا گیا،

”ہیلو۔“ میں ہوں گے۔“ کیا ایضیں بھی۔“ روشن کئے  
ہیں۔“

کہتے دک گلی۔

ہمارا : اعین مبھی صورتِ حق سے مٹا دو۔ یہ بنت  
ہے۔ راستے میں جو بھی کامنا آئے۔ ہشائے پر  
بوجاد پڑا۔ وہ ہاتھ سے نہ نکل جائیں یہ  
بہت بہتر سر؛ ایسا ہی ہو گا۔ ہم تو اس وقت  
اپنے غرض کریں۔ ان کا بھی باقاعدہ تعاقب ہو رہا  
ان لوگوں سے کتنی صرف اس یہے کرتاتے رہے کہ ایسے اپنے کی پارتوں نے مجھے ایک اور الجھن میں  
پولیس کی الجھنوں میں نہ پڑ جائیں یہ  
تم بے وقف ہو رومن۔ پولیس تھاری ملت کا درجہ  
کرے گی۔ ان کی حکومت کو بتا دیا جائے گا کہ  
ذچانے کا قاتب ہیں۔ بھئی ذرا غور کرو۔ کیا ہمارا  
سمع میں ہے۔

سماں سے اس حکم کے اپنے آدمی فاب پنیں ہیں۔  
ان بھوکھ معاہدہ ہو گیا ہے۔ وہ اب بھاری حکم  
مندرجہ میں جماں غائب نہیں ہوتے۔ ہواں جماں میں  
حکومت مل کر اس کام کو بنتائے گی۔ یہاں  
ہوتے۔ تو یہ یکوں نہیں ہو سکتے۔ حکومت اپنے  
میں یہ خیر مجھ دے گی کہ اعین آفری بارہ بارہ  
کام کے لیفڑ ہم آسانی سے اپنا کام نہیں  
سال پر کیجا گی اپنے غائب ہو گئے۔ زیادہ سے زیاد  
کے نہ ہے۔ یہکھ معاہدہ ہو جانے کے بعد ہم  
لینڈ کی حکومت یہ کرے گی کہ ان کی تلاش شد  
رج آزاد ہوں گے اور بلا کھلکھل کام کر سکیں  
روزانہ کر دے گی۔ تو وہ کرتی رہے تلاش۔ ان  
نام و نشان کہاں ملے گا کسی کو۔

کام صورت۔ اس طرح تو۔ رومن کچھ کہتے کہتے  
اواد کے سر۔ میں بھکھ گیا۔ اپنے ہمراہ  
بڑی حکم دور کر دی۔ کاش یہ بات پڑے ہی۔  
الا ایں بھکھ ہوں۔ تم کی کہنا چاہتے ہو۔ ایسا

کرنا ہی پڑتا ہے۔  
سبت ہتر سر میں ان لوگوں کو سندھ میں فوجی دیتا ہوں۔ تاکہ نہ رہے باش نہ بجے بالسر، اپنے ساتھیوں سے کھو۔ پستول گرا دو۔  
یہ بہت اچھی ترکیب رہے گی۔ مجھے پسند آتا ہے پستول۔ وہ گھنٹی گھنی آواز میں یو لا۔  
بس۔  
اور آواز آنا بند ہو گئی۔ دو لاں کا گول بال میں ٹھوپنے لگی۔  
آٹ کے ان کی طرف مڑا۔  
آٹ کے ان کی طرف مڑا۔  
تم لوگوں نے اپنے بارے میں ہمارے مرانا کر کر تم لوگوں میں شامل ہو جائیں۔  
تو سن ہی لئے ہوں گے۔

”ہاں! شن پچکے ہیں۔ اور اب ہم یہاں تک طرفون۔ اب اپنی زندگی بچانے کے لیے۔  
ہو رہے ہیں۔ تم لوگ ہمیں دوک کئے ہو تو دوک اپنے غصان کرو کر رہے ہیں۔“ فین کی آواز سنا  
جمیل نے مکلا کر کھا۔

”دماغ تو نہیں پہل گیا۔“ روفن بھنا کر بولا۔ انت فین۔ میں تم لوگوں کا انچارچ نہیں ہوں گا  
”دماغ میرا نہیں مشر رون۔ ابھی آپ کا پہلا بیان نہیں ہی آگے نہیں بڑھ سکے گے۔“  
آپ نہیں جانتے ہم کون ہیں۔ آپ کو نہیں پہچانے آپ کی مرشی۔ لیکن جب ہم میں سے کوئی بھی  
اس مداران اپنکا کامران مرزا خوش میں آ کر لے رہا تھا وہم کی کر سکیں گے۔ دین نے طور پر مجھے  
”پچھے پہنچ پچکے ہیں۔“

”ہمیں!“ ان الغاظ کے ساتھ ہی اس نے فارغ نہیں رہ سکتے۔  
لیکن دوسرے ہی لمحے وہ اپنکا کامران مرزا کا نام ادا کر رہا تھا۔ میں خاصوں ہو گیا۔

یکن آپ کو شاید معلوم نہیں۔  
”کیا معلوم نہیں؟“

”یہ کہ مرکز میں یہاں سے ہوتے والی ہرات کا سچن بچا لی جاتا کہ ہم = کام ضرور کرتے ہیں  
ہے۔“  
”کی مطلب ہے رونن بڑی طرح چلکا۔“ افشاہی ہے کہ تھیں داد پر لگا دیا جائے۔  
”ہاں! رونن یہ درست ہے۔“ اچاک اس ساتھیوں کو حکم دو۔ سب میں کو اپنکاران  
سے اواز اپھری۔ اگرچہ اس کا بُن نہیں دیا۔ توٹ پڑیں۔ اس چلک میں اگر ہمارے دو چارہ  
رونن کا رنگ اڈ گیا۔ آئے۔“ اس میں آجائتے ہیں۔ تو کوئی پورا نہیں۔

آواز چھر اپھری۔  
”مشتری رونن۔“ اس وقت حکمت محلی کا لفڑا۔ میرزا کی طرف دوڑے۔ اس موقع پر اپنکاران  
تمیں قربان کر دیا جائے اور سب لوگوں کا اس رونن کو گولی مارنا مناسب نہ بھا۔ انھوں نے  
شاید اس شفعت سے پچھے معلومات عامل ہو جائیں۔  
”دنن نہیں سر۔ نہیں۔“ کیا میں آپ کے نزدیک ہوں نے اپنی طرف دوڑ کر آتے ہوئے لوگوں پر  
پہنچا۔ اچال دیا۔ وہ اس سے بڑی طرح ملکراہے۔

”مشتری رونن۔“ آپ جیسے تو میرے پاس نہ جاتے۔“ اس سے کچھ اپنکاران میرزا کی طرف بڑھے۔  
”یہ۔“ یکن ڈین جیسے ماہرین بہت کم ہیں۔“ اس سے کچھ اپنکاران میرزا کی طرف بڑھے۔  
”جیسے لوگ اس تجربہ کاہ میں بیٹھ کر انجام دے۔“ اس وقت تک اپنکاران جوشید۔ آفتاب، اکھت،  
وہ تم نہیں کر سکتے۔ تھمارے ذمے تو ہیں۔“ مل عان اور خان رحمان بھی حرکت میں آپ کے تھے۔  
کہ بیرونی دشمنوں کو اس جگہ تک نہ آئے۔“ اکن کسی نے دھیان تک نہ دیا۔ وہ اب پے کا

ستے۔ کیوں کہ سب اپنی میں گھٹم گھٹا ہو پکے ہے۔ آنکھ بچے تو بھول ہی گئے۔ میں نے دراصل اس لڑائی  
بلے ہٹلہم روانی شروع ہو پکی تھی۔ میں یا۔ ان آلات کے پیچے چھپ گیا تھا۔  
مغلک نے کونا ساتھیو۔ ہم آپ کی ہدایت کے پیارے کوڑا ہاتھیں۔ اب بھی ہوتا ہے۔ لیکن تم مجھے  
بیکھ رہے ہیں۔ آتے میں سے آواز ابھری۔ میں پلا سکو گے۔ انپکڑ جیشید مکارے۔  
”جلدی ساتھ چلاو بھی۔“ انپکڑ جیشید بولے۔ ”کیوں؟“

ان کے ساتھ پتوں میں صرف آٹھ گویاں ہوں گی۔ اور ہم  
لگے۔ انپکڑ جیشید اور انپکڑ کامران مرزا اس وقت کے ساتھ میں ڈست کی آٹھ گویاں میں اپنے سینے  
کو ڈھیر کر پکے ہتے۔ آفتاب، صحت اور روز دن ایسا۔ میرے باقی ساتھی تھاری تک بونی کر دیں گے۔  
کسی سے کم نہیں ہتے۔ ادھر خان اور اندھر خان اسی تو پلاڑ گوئی۔ ان اغذیٰ کے ساتھ ہی انپکڑ  
کھل کر رہے ہتے۔ آخر صرف ایک نہ ہے۔ وہ لوگ بڑا گئے۔ ڈی کوڑا دھک سے  
میدان صاف ہو گی۔  
”اس کا منہ کھو کا کھلا اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی  
”اس سے پہلے کہ ہمیں نہیں دھنوں سے پا۔“ آشیاد اس حد تک دیر آدمی اس نے اپنی زندگی  
یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ انپکڑ جیشید بولے۔ میں پیکھے ہتے۔ اپنک اس نے پتوں گرا دیا۔  
”میری بخوبی بھی یہی ہے۔ کیوں کہ یہاں کا کام ہے؟“

ان کا ہی ساتھ دے گی۔“ انپکڑ کامران مرزا نے اپنے بڑے ساتھ۔ میں آپ کو ہال سے باہر لے  
وہ دروازے کی طرف دوڑے۔ ”کیا؟“

ان کی نظر انپکڑ ڈی کونا پر پڑی۔ وہ پتوں نہیں۔ اس کے سڑا ڈی کوڑا۔ ہم تم پر اعتبار نہیں کر سکتے۔  
کے ساتھ کھوڑا ہت۔ اس کے پھر سے پر ایک درجہ جلا ساتھ دینے کا فیصلہ کر پکے ہو تو ہمارے پیچے  
حقیقی۔“ انپکڑ جیشید جلدی جلدی بولے۔

ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراف نہیں ڈی کر اور سب بچ ریا ہے۔ خاص طور پر انپکٹر کامران مرزا کے۔ اپ کی کافی سنتے کے لیے بے چین ہوں۔

اور وہ باہر نکلتے چلے گئے۔ ہرگز۔ جیپ میں کافی تو مناسب نہیں۔ انپکٹر کامران مرزا بولے۔ میں ان کی نظریں مذکور اٹھیں۔ لیکن کسی نے غالباً جیپ کے دلچسپی کو دیکھا دیا گے۔ آفتاب بچکا۔ اب تک اپ نے میرا مشورہ نہیں مانा۔ میں آپ کی نہ دی۔ اور باہر نکل آئے۔ باہر ڈی کوڑا کی جیپ موجود تھا۔ مخفلاً دیکھا۔ اپ کے ساتھ شامل ہو گیا ہوں۔ میں نہیں ماخت بھی موجود تھے۔ اس نے ایخیں اشارے۔ ڈی کوڑی نے یہ اپتنے حق میں اچھا کیا ہے یا بُرا۔ لیکن بلایا اور کہا، تم لوگ سب ایشیں پہنچو۔ میں ان لوگوں کو دہل پہنچلے چلیں۔ دہل ہم بے خوف ہو کر کچھ دلت ایک موقع دیکھتے جا رہا ہوں۔

او کے سر۔ ماختوں نے ایک ساختہ کا انھوں نے ایک لٹکی گئے۔ او کے سوچا اور آخر دہ جیپ کی طرف بڑھے۔ ڈی کوڑا ملا۔ لیکن لیکھا۔ لیکے۔

سیٹ سنبھان چاہی۔ لیکن انپکٹر جمشید اس کے لامبا ٹھیک ہے۔ راستا بتائیے۔ ڈی کوڑا مانتا ہتا رہا۔ اور وہ چلتے ہے۔ گئے اور بولے۔

ابھی میں آپ پر پوری طرح اعتبار نہیں۔ اور ملک کو ایک سنان جلد پہنچے۔ یہاں ایک بہت پڑانا میں کروں گا۔

مذکور۔ کیوں نہیں۔ وہ مسکرا یا۔ یہ ایسی کھنڈر مشورہ ہے۔ لوگ اس کی طرف رخ نہیں جیپ چل پڑھی۔ ڈی کوڑا اور اسے۔ لیکن میں جانتا ہوں۔ یہاں آسیب داسیب نہیں آگئے تھے۔ باقی سب لوگ جیپ کے لگھے تھے۔

"اود آپ = کچے گوں کئے ہیں۔" خان رخان کے بارے میں لای کتے ہیں۔  
جیرت نعمتی۔

میں نے موت آپ کی جرأت اور پخت کو نہیں دیکھا۔  
اسی طرح کوئی میں نے ایک بار سماں رات اور کامن مرن کے ایک منظر کو بھی دیکھا ہے۔ جب مرزا کی  
موت یہ دیکھنے کے لیے کہاں آیا ہے ہیں یا نہیں۔ اس سے ہم لوگوں کو یہ حکم ٹالا تھا کہ روفن مرتا ہے تو مر  
سماں کچھ بھی نہیں دیکھ سکا۔ لہذا میں یقین سے کہا۔ اپنکے کامران مرزا پر حملہ کر دیا جائے۔ ایک صرف  
ہوں کو بولا وجہ تکسی نے ہے بات مشورہ کر دی۔ اسی بات کو ہیں جن لوگوں کے لیے کام کر رہا ہوں۔ وہ  
ہوں تھیک ہے۔ ہم یہیں تھری ہیں۔ اپنے لوگوں کو مردا دینے میں کوئی حریق نہیں بھتھتے۔

الغزو نے جیپ کھنڈر کے پہلے حصے پر آپ تکدی ہیں کہ ہر قسم کی قربانی خود دینے  
دی۔ اور کھنڈر کے ایک کمرے میں بیٹھ گئے۔ پھر یہ ہر وقت تیار۔ لہذا میرے دل سے ایک آواز  
پہلے اپنیں فرش صاف کرنا پڑا تھا۔ کہاں ساختہ ہی دینا ہے تو پھر ان لوگوں کا  
اب۔ پہلے اپنکے کامران مرزا کی کمائی سن لیا ہوئی تھی دیا جائے۔" یہاں تک کہ وہ خاموش  
ہا مرٹر ڈی کوڑا سے بات چیت کی جلتے ہیں۔

مشکریہ مرٹر ڈی کوڑا۔ آپ کی نیت نیک ہے تو  
میرے خال میں پہلے مرٹر ڈی کوڑا سے بات کر لیں۔ شاداں آپ فائدے میں دیں گے۔ اب آپ  
انپکٹ کامران مرزا نے کہا۔  
ہاں! یہ تھیک رہے گا۔ پروفیسر داؤڈ بولے۔ ہاں میں کس طرح تشریک ہو گئے۔

مرٹر ڈی کوڑا۔ آپ اچانکہ ہم میں شامل ہو گئے۔ یہ دے کر مجھے مرٹر روفن نے پہنے ساختہ ٹالا  
آپ کی چال بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا۔ یا غیر۔ اس وقت ہماری حکومت سے ان کا کوئی  
کہ آپ نیک نیتی سے ایسا کہ گزرے ہوں۔ آپ احمد، میں ملے ہوں تھا۔ درد = مجھ جیسے کو کہاں

گھاس ڈال لے۔

ہوں یہ لوگ کیا کرتا چاہتے ہیں؟

ایمی ملک بھی کچھ معلوم نہیں۔ اس نے کہ بیانی مشریعی کوزا۔ قد خود کری۔ یہ لوگ پندرہ سالے اس کام میں صروف ہیں۔ پندرہ سال سے سرپر ادازادہ۔ انپر جوشید بولتے ہیں۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ درون کا ادازادہ یہی ہے کہ۔ جو جہاز اس وقت تک میں بنا دیتے ہیں۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ درون کا یہ۔ ان کی تلاش۔ ان کا خیال ہے کہ وہ کندھا ہاں جس حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ حکومت ہی کہیں ہو سکتے ہیں۔ لیکن سمندر کوئی پھر تو کامیابی سے دلپی لے رہی ہے۔ ز کہ صرف درون تو ہے نہیں کہ ایک یا دو دن ہیں۔ یا ایک یا دو۔ اور لکی وجہ ہے کہ اب اس حکومت کے ساتھ میں اسے کھکھانا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے۔ انکے لیے ایسا صرف بھی شامل ہو گئی ہے۔ گروہ دو ان جہازوں کی تلاش میں ہیں۔ کیوں کہ وہ اس کام پر لوگ کئی ہیں۔ شاید کچھ اور حکومتی ہے۔ اس نے جلدی جلدی کہا۔ انجام لد پ کام کر رہی ہوئے۔ لہذا یہ بات چاہئے مسوال ہے کہ اگر یہ لوگ ان میں سے ایک اس سے ٹھیں اترتی۔ ایسا صرف کم شدہ جہازوں کا ہر جہاز پا بھی یلتے ہیں۔ تو اس سے انھیں کیا فائدہ اتنا حاصل کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ مسافروں کا۔

اپ کی بھجتے ہیں۔ مسافروں سیست غرقہ جوں۔ اس کے لیے ہو سکتے ہیں۔ لیکن بڑی بڑی حکومتیں ایسا جہاز کوئی قیمت نہیں دیتے۔ ان سب مسافروں کو کیا کہیں۔ ایسا کرنے کے لیے کچھ فرمی ممنوع ہو پر حقیقی گھریلوں موجود ہیں۔ ان کے ساتھ تمام سالانہ ہیں۔ لیکن ہم دیکھ پکے ہیں۔ کہ معاامل فرمون کا نہیں، حق۔ پھر کچھ مسافروں کے پاس ہیرے جواہرات بجا کرنا ہے۔ اس لیے میرا خوبی ہے کہ۔ معاامل دراضحیٰ ہیں۔ اور اگر خوش قسمتی سے ایسے ایک سے نالہ بخواہاں ہے۔ انپر جوشید روانہ میں کھتے پہنچتے ہیں۔

۶۰ ہوں! اپنے کی باتیں بھی دل کو ملکی ہیں۔ لیکن اس کا بہت سی اسے پہنچانا پہنچانا بتتا چاہتے تھے۔ اب یاد تو پکھ بھی کام نہیں کر دہا۔ تو اور کی معاملہ ہو سکتا۔ پہنچانا بھول گیا۔ یا پھر کوئی اور چکر ہے۔ ان پکڑ کا ملن خیر۔ یہ تو حقیقی آپ کی کہانی۔ اب فراہم اپنے کام پڑے گئے۔

سامنہوں کی کہانی بھی سن لیں کہ یہاں کس فن میں خالی ہے۔ کون اور ہی چکر ہے۔ کیوں کہ اس سکتے۔ یہ کہ اپنے کو جو شدید اپنکر کھران مزاحا ڈالنے والے اپنے پہنچانا بھول سکتا۔ اور اس کی وجہ سے۔

میں یوں کہ لیں انکل۔ تقدیر کچھ کر لے آئی ہے۔ تقدیر کیا۔ ہم اپنے تھے۔ یاد آتے ہی وہ پہنچتے۔ بھائی اس طرح تو پات داشت نہیں ہو گی۔ مانند ہوا اور اس پات کا انتظام کرتا کہ اگر آپ لوگ یہاں ملکے۔ اس سے ملاقات ہو جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔

میں بتتا ہوں۔ اس نک سے ایک دوست کا فن کا مطلب صرف اور صرف یہ ہے کہ یاد کچھ اور ہے۔ مثلا۔ اس نے کہا تھا کہ فردا یہاں آ جائیں۔ پہنچتا۔ الی یہی میں بھی عوسم کر رہا ہوں۔ پر طال تالا لگا۔ معاملہ درپیش ہے۔ ایسا کہ کیا کیسی ذمہ داری میں پیش کیا۔ لاریم ایک ہوٹل میں مشعرنے کے سوا کیا کہ کہتے ہیں۔ ان لوگوں کو ساختہ دیا اور ادھر ڈالی۔ لیکن۔ ایک لیکسی ڈرایور نے ہمیں سی گیٹ کا نام بتایا اور دوست کے گھر پہنچا تو دہل تالا لگا ہوا تھا۔ ام۔ لاریم۔ لاریم۔ بید کے داققات تو آپ کو معلوم ہی سے پہنچا تو اس کے ہدے سب نے یہی بتایا کہ کیا۔

مدت سے اپنے گھر نہیں آیا۔ لیکن فون پر بات اہ۔ اہ۔ لیکن بات و بھی صاف نہیں ہو سکی۔ میز کے کی تھی۔ اور میں اس کی آواز بخوبی پہچانتا ہوں۔ کوئی۔ اس راستا یا آپ سے اتفاقہ کھل گیا تھا؟ آزاد کی نقل کرنے کی لاشتہ بھی نہیں کی۔ اس کا طریقہ۔ کسی نے میرے کان میں کہا تھا کہ میز کی پلی ہے کہ فون اسی سے کی تھا۔ لیکن یہاں سے نہیں۔ ایک بھن لگا ہوا ہے۔ میں اس بھن کو دیاویں۔

نادہ۔ تو دہان بھی کوئی پسیک موجود نہ تھا۔ اور جس کا اثر لال خان۔ آپ کو ہے باتیں کس طرح مسلم  
مزدور رون حفاظت پر اس کا کوئی آدمی۔ وہ آپ کا رہنما  
پہنچ کر بعد میں آپ سے پڑھ پچھے کرتا چاہتا تھا۔ ای شکار بھیٹ جو ایک دن برہمودا جزیرے سے ملک پہنچ  
مزدور ایسا ہی ہوا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ ہمایہ اور وہ ملکون دراصل اس جزیرے کے ساتھ ہی  
نظر آ رہے ہیں۔

بہم دوگ برمودا ملک کے پچک میں ہیں۔ یہاں کا۔ آپ اس جزیرے میں ہو ائے ہیں۔  
یکی مطلب ہے انپکڑ کامران مزدا کی بجائے مزد لال ایں لیکن یہ پندرہ سال پتلے کی بات ہے۔  
آپ کا آنکھ کل یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس جزیرے  
اور ان کی نظریں مزور علی خان پر تم گئیں۔ اسی ہی شیں جا سکتے۔

برہمودا۔ ملک۔ یہ کیا بلہ ہے؟ انپکڑ کامران مزدا ہے۔ یہاں سے خیال میں تو کوئی الی بات نہیں۔  
زدہ افزاں میں ہوئے۔  
اس کا مطلب ہے۔ آپ اس بارے میں کہا جاتا ہے۔ ایک پتیشید ہوئے۔  
انپکڑ جشید نے مزور علی خان کی طرف دیکھا۔

وہ سو یہ کس نے کہا دیا آپ لوگوں سے۔ مزور علی  
ہے ایک دن برہمودا ملکون موت کا دوسرا نام ہے۔ ایک دن برہمودا گئے۔

کے بارے میں آج تک کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ اگرچہ ایں یہی مصلحت معاصل ہوتی ہیں۔ اور اب وہ کے بغیر  
لوگ اور بہت سے جہاز اس ملکون میں اس طرح غافل رہا۔ اپنے ہاں چاہتے ہیں۔ کہوں کہ مادرے بے چینی  
پکے ہیں۔ جیسے گوئے کے سر سے سینگ۔ مزد لال ایسا عال ہے۔ اور سے مگر۔ خود، فاروق اور فرازان۔  
الا کن۔ وہ کہاں رہ گئے۔ انپکڑ جشید کے من میں سے  
ہوئے۔

لایل لایل لایل

وہاں موت ہے

بے ایک دلچسپی مل کر طرف اپنے بھائی وصول کر لے۔ دینے اسلام  
عین نے شرعاً آواز میں کہ  
اے اسلام! علیکم کن چاہیے۔ ہنا۔ گھوڑے نے جلت کر کہ  
خون۔ اُنی اس تینیں۔ علیکم السلام۔ اسیں لیکن جمعی  
اب دل بیان کیا اور اچاکے کس لار پیش کیے۔ مشکل  
کیا۔

۱۰) مادر و شوہن مادرے درستون کے عدالت نکس طی  
مطرب کے مذمت سے کھلے۔

جیہت زدہ انداز میں نکلا۔  
ڈاکٹر۔ انھیں تو تم سمجھ لی گے۔ پر فرم  
لے۔

۷۶۰ دوڑ چھر ان کی نظریں مسٹ دل کرنا  
ڈی کونا ٹھبڑا گیا۔  
۷۶۱ کے اکتوبر حیدر آباد پر  
جس تین دن بھر رال عینہ دی  
۷۶۲ ۱۹۰۸ء ۲۴ جنوری لیاں والے  
تکانی دیکھ دیا۔  
۷۶۳ ۱۹۰۸ء ۲۵ جنوری دیکھ دیا۔  
۷۶۴ ۱۹۰۸ء ۲۶ جنوری دیکھ دیا۔  
۷۶۵ ۱۹۰۸ء ۲۷ جنوری دیکھ دیا۔

لَوْلَاهُ لَمْ يَأْتِيَنَا مَنْ يَنْهَا  
لَوْلَاهُ لَمْ يَأْتِيَنَا مَنْ يَنْهَا  
لَوْلَاهُ لَمْ يَأْتِيَنَا مَنْ يَنْهَا  
لَوْلَاهُ لَمْ يَأْتِيَنَا مَنْ يَنْهَا

وی سب کیا ہے مرض شوکی۔  
وی واقعی چارسے درست ہیں۔ لیکن بیان کر  
گئے۔ یہ خود بتائیں گے۔  
ماں ضرور۔ کیوں نہیں۔ دیے شوکی تم بخوبی  
ہے ابتدے ہیں۔ تم لوگ خداش ہو کر دیں آپناہ  
نے اس کی طرف بخور دیکھا۔  
میں مطلب۔ بنوں نہیں۔ میں تو پہلے یہ بتانا  
کیا بنوں گا۔ شوکی نے ٹھہرا کر اپنے جم کو ٹھہرا  
پا مطلب ہے۔ کیونڈ پڑھ لے۔  
اور کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔  
بخلافت یہ کام کریں گے۔ اور یہ کام اتنا غیرت نہیں۔  
ایسا داد داد ناہ یا ایک سال بھی نکل سکتے ہے۔  
میرا مطلب ہے۔ ہم بہت دیر سے قم کو  
تعاقب میں ہیں۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ قم  
جھانپ نہ لے ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ میں نے قات  
کو ہو گئی۔ میں مطلب ہے۔ میلان بولا۔  
یا سنا۔ لیکن اس کی بھی ایک فیصد بھی ایسے  
تعاقب میں آپ لوگ ہوں گے۔ خیر آئیے۔ قم  
نہیں مز شرکی۔ ہم اس میلنگ ہیں کچھ اندھا  
نہیں کر سکتے۔ یہ معاشرات ہم صرف اور آپ۔  
بت فوب شوکی۔ تحسین یعنی کتنا چاہیے حق، فرزان خوش  
رکھ سکتے ہیں۔

یہ چارسے مخلص ترین درست ہیں۔ شوکی نے

بیش! اب یہ بھی نہیں ہو سکا۔ ملدا ان کا جو اپنے بیٹے ہو تو ان نے اسے بھجوایا۔ اب کی مطلب۔ کیا نہیں ہو سکا؟ اس سوت کس جڑیا کام ہے بیدا۔ اب تم لوگ یہاں سے جو بھی نہیں ہو سکتے۔ اسی معلوم ہر جاتے ہیں۔ تبرٹ۔ پنا کام جلد اس اعلان کے بعد یہ لوگ بھی یہاں سے نہیں ہو سکتے۔

بم اپنے نوں کو سندھ میں عرق کر دیتے ہیں۔ جب اس رابرٹ ان کی طرف بیخاڑوہ بہت زیادہ بیچڑا کو اپنے کام کے سلسلے میں اپنے ساقہ دیکھ لے۔ اس نک عقا اور بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان مابین سماں تو نہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔ اب جو نوں کی طرح پکوئے کام۔ میکن جو جنی وہ ان کی کام دینا چاہتے ہو۔ ہاں معاملات کی تیاریں پیکن کیا۔ وہ اس کے دلیں بائیں اور جیکے ہو گئے۔ آگئی ہیں۔ سسلاں گم شدہ یہ مجازوں کی تلاش کا بے۔ اس کو پھیل طشتہ تھا۔ اس نے اس نے سر کی اس تلاش میں آپ کی کیا حد کر سکتے ہیں۔ اس کو کریں رسید کرتے ہیں دینے لگائی۔ تبرٹ۔ نہیں لکھا گئے۔ اور جو ان کی انکھیں جیت سے پھیل گئیں۔

کوئی بات نہیں، مگر جانتے گا الہاہ سے بدلنا۔ ایک بارہ تبرٹ۔ تم کر پڑے ہو۔

نہیں کو سندھ میں پھینک آؤ۔ میکن پھینک سے پا۔ میں بھسل کر نہیں کھوا عقا سر ٹووان۔ اب دیکھیے یہ روں کے ساتھ دریک صورت ہاذدھ دینا۔ ہر مکاہب۔ تبرٹ نے کہا اور بھت کر اٹھا۔ فتحے میں بل کھاتا تھا۔ آتا ہو۔

تھراک تو ہم بھر لیکے ہیں۔ فاروق چکا۔ سخت۔ ایک وقت میں وہ ایک پر بھی علار کر سکتا۔ جیت ہے۔ یہ تبرٹی تراہیں خوف دودھ نہیں۔ اس کی طرف فاروق تھا۔ اس نے آؤ دیکھا۔ دہستے۔ اسی کے سر پر دو ہتر مارا۔ میکن اس کا دو ہتر مارا۔ اور کمر جگ گئی۔ بیکوں کے فاروق یک دراصل ہم جانتے ہی نہیں۔ تھوڑ مسکالا۔ اکارہ گیا۔ اور کمر جگ گئی۔ بیکوں کے فاروق یک

وہ ایک طرف سرک گیا تھا۔ اس کی بچکی ہوئی کروڑ ۲۰ لکھی طرح تکلیف تھے۔ سر کی تکلیف رسید کہ دی اور وہ دھبہ سے رکھ دی جائی۔ شہزادے میں انھیں راستا بتاتا ہوئا ہے۔ گزار کرے میں سنا تھا چاہیا گیا۔ پھر ماداون کی اولاد ہے اور میں معلوم ہے۔ آپ تکمیلت نہ کریں۔ خاروقہ نہیں رابرٹ۔ تم ان سے نہیں یوں سکو۔

پچھے نہیں معلوم ہوتے:

ماداون پہلے اس پر حمل آور ہوا اور اس میں یہ آپ نے پاکل دست ادازہ لگا پایا۔ اندھیں کہ اس کا حمل پچھا تلا جاتا۔ اگر خاروقہ کی جگہ شوکی کے لجے میں حرمت تھی۔ اس کا جوتا۔ قہزور بار کھا جاتا۔ میکن خاروقہ نے تو تم سے بھی بیٹھ دیا گا۔ تم دو گوں کو بیان کر دوں کہ تھی۔ ماداون نے اس کی طرف پڑھتے ہوئے یہ کس قدر اختیارات ہم نے بیانات کیے ہیں۔ دونوں ہاتھوں میں دلتوح یعنی کی کوشش کی تھی۔ خاروقہ بھی ہے۔ ماداون نے تکلیف کر کر۔ پہلے انہیں پہلے سے پہلے کی کوشش نہیں کی۔ میکن پھر معلوم ہیں۔ میکن ہم کام اپنے اصول سے اس کے ہاتھ جنم کے زدیک ہوئے۔ وہ چکنی پھیل کے عادی ہیں۔ بات میں نہ پہلے ہی بات دکھل کر پہلی پسیں لیں۔ اور یخیں بیٹھ کر اس کی دونوں سکر کا۔ مادری کے درمیان سے نکل کر کمر کی طرف آگئی۔ کمر کی طرف رابرٹ نے اسے کوشش کی۔ میکن اس کے درمیان سے اچھا اور اس کو گلتنے میں دونوں ہاتھ ڈالتے گیا۔

سابقہ سر کی طرف اس کے سر کے پچھے سے پرندوں کو چکنی پکڑ دو۔ ماداون نے تکرے میں ہمہ اسے ماری۔ یہی نہیں۔ اس نے ایک سے بعد دوسرا اور دو سب انہما حصہ اتنا ہے میں کی کافی تباہی۔ اور دوسرے کے بعد تیسری تکلیف بھی دے ماری۔ پھر گوں اور وہ ان کے درمیان سے نکل گئے۔ نیتیہ ہے۔ تاکہ اس کی فائیگوں کے درمیان کرتے ہوئے یہی

وہ پھیلا دیں۔ ساتھ ہی ٹاداں کی ٹانگیں پھیلیں چلائیں۔ اب کی بات پر کس طرح یقین کر لیں۔ محمود نے بڑی طرح گھاٹ اس کے چورے پر ایسی صحت نظر لایا۔ اپنے بخشید صاحب نے پستے ہی یہ بات کہ میں تھی تاگہ رینا کا آئشان بھجوہ دیکھ لیا ہو۔ مشرقاً ٹاداں کیا ہوا۔ رابرٹ نے ٹادا اپنے نہیں کریں گے۔ لہذا انھوں نے یہ خیز جملہ مشرقاً ٹاداں۔ اپ کو کیا ہوا۔ رابرٹ نے ٹادا اپنے نہیں کریں گے۔ لہذا انھوں نے یہ خیز جملہ ایک دفعہ بیٹھ کر کہا۔ اس پر لکھا تھا:

غاموش ایسی تھیں کچھ چبا جاؤں گا؟

ابن سے باب پرستے۔ یہ مشرقاً ٹادا کو آدم نہیں۔ اندھے ہیں۔ کتنی لختے ہیں۔ فاروق گھبرا گید۔ وہ شک ہے۔ چیزوں کاں چل ہے۔ اتنی دیر میں محمود آگے بیٹھ چکا تھا۔ اون کے ساتھ کھنڈر پتیے اور پھر اسے اونہوں بیرون کی حشریک ٹاداں کے سر پر ٹھی۔ اس کا ہر جملہ اپا دیکھ رہے ہیں جیسے جیسے یہک ساتھ لگائے اسکے کھنڈر نے ۹۰ چلیں۔ اب یہ فخر ہو ہوش میں آئیں گے۔ اے بولوں کو ہر لیا تو ایک بھی سماں بندھ گیا۔ اور وہ اس عمارت سے لختے پڑے گے۔ بھی دنابر سے۔ اس قدر ہے ببری۔ ابھی نہیں۔ خان کو انھوں نے ہرگز سی کیٹ کا رخ کیا۔ لیکن اسکے سلسلے۔ نہیں پتھے سنتے کہ ایک آواز نے انھیں دکھا دیا۔ بد ببری۔ یہ ببری۔ یہ کیا کر رہے ہیں انھل۔ وہ بے چارہ یہاں دیا۔

اے باب آپ ووگ ہرگز سی کیٹ میں نہ جائیں۔ ایں۔ ہمارے سے ہم ایسے ہیں۔ ہمارے اس سے ساتھی یہاں سے کافی دور آپ کا انتقال کر دیں۔ اون ہرگز حق۔ شوکی نہ کما۔ اسھوں نے مولا کر دیکھا۔ پولیس کے پالا۔ ایسا اس نہیں پہنچے گی۔ اگر یہ ووگ شروع ہو گئی تو ہم شخص ان کے ساتھ نکلا رہتا۔ اے ببری کو کہانی نہیں سن سکیں گے۔ جب کہ یہ کام نیا ہے۔

خود می ہے۔ تم یہ بھی جانتے کے لیے بے چین ہیں کہ سکتے ہو۔ اسی کا کتنے ہیں۔ «اُنھوں نے خیال ظاہر کیا۔ ہم کس طرح پہنچے گئے۔ اور یہ بھی چاہئے باسے ہے۔ ہم مغلات اور طائفات یہ کہ رہے ہیں کہ اس ساتھ میں ہیں کس طرح پہنچے گئے۔ لہذا کیروں۔ پہنچے ہے۔ ہم کان کھاؤ چڑا ہے۔ وہ دوست کوئی پیشام کے لیے کم بے چین نہیں ہوں گے۔ لہذا کیروں۔ پہنچے ہے۔ ہم کان کھاؤ چڑا ہے۔ وہ دوست ان کا دوست کوئی پیشام دو کر کے جائیں۔ اپنکو جو شدید نے جلدی جلدی کہا۔ اسکا کہا۔ جب کہ ایسا نہیں ہوا۔ اپنکو جو شدید نے لفظ دو کر کے جائیں۔ اپنکو جو شدید نے جلدی جلدی کہا۔

اس موقع پر ایک شتر یاد آگی۔ کم از کم دو تین دفعہ اپنے اس ایجادت دی جائے۔ فریزان بول اٹھی۔ ایجادت ایک شتر تو سماں کا ملک درجیں ہے۔ برمودا مکون کا۔ اپنکو کامران مکلاست۔

س سے پہلے ہیں برمودا کے بارے میں بتا دینا پڑا ہے۔ شکر اٹھنے ہے۔

پہلے تین سویں سیٹ کو سارے جہان کی بارے میں بتا دیں۔ جو لوگوں کو حاصل ہیں۔ ہمیں کیا کہا دیں۔ شکر نے کہا۔

جب کچھ تین سوکا تو میرا دل بنا دیا۔ برمودا مکون کے بارے میں قام معلمات ساختے لانے۔

نحوں اچھا شر ہے۔ اب کام کی باتیں ہر بارے میں برمودا مکون کے بارے میں قام معلمات ساختے لانے۔

بڑھوئی چاہی۔ اُن پہنکو جو شدید ہے۔

پہلے تم سناؤ۔

بہت بہتر۔

اور اس نے اپنی کمائی سناؤ۔ اس کے بعد آئیں اللہ کریں۔ مخورد جلا۔

کی باری آئی۔ پھر اپنکو کامران میرزا نے اپنے کمائی سناؤ۔ جو کو روؤں کا کن ہے کہ دہانی صرف موت ہے۔ شکر ان کے خاموش ہنسنے پر شکر نے کہا۔

حیرت ہے۔ اپ کے دعوت کمان غائب ہو گئے۔ اپنے مال پہلے کم از کم برمودا جو زیرے میں ابھی کوئی بات یا تو وہ دکھی صیحت میں گرفتار ہو گیا۔ یا اس کے بعد۔ اُنراوں کے اور گرد پھاؤ کمان سے آگئے۔ اور

اس میں داخل ہوتا ہاگن بن کر کیوں رہ گیا یہ منزہ علی خان ادا  
دیے باتیں واقعی حیرت ایک جس کا نتھ کو قتل اور ان  
کرتا ہے کہ کچھ لوگ ہیں ۔ جو جزوی سماں راست ہائے ہیں  
میں میں نہیں ہائے ہیں ۔ وہ کون لوگ ہیں ۔ ان سے  
کہ ملت سفر کرنے کے سارے کوئی چارہ نہیں ۔  
وہکل ہے ۔ اپنے لگ کے کام نہیں کر سکیں ۔

## پستان دُک

منزہ علی خان کی اکتوبر کل ۲۰ تا اخنوں نے خدا کو  
کھنڈ سے پاہر ایک آواز اپھری ۔ اور ناد  
بچپن بیٹا ۔ اپنی بہت محباہت موسوں پڑھنے ۔ ملک  
کاں سچاڑ دینے والا دھکا ہوا ۔  
بچپن کو راغب طرف دیکھا تو بچہ سمجھی بلے تھے بچے  
لے ساپت تو ان پر جوش طاری ہو گیا ۔ اخنوں نے  
ایسے کے نئے سے نکلنے کی کوشش شروع کر دی ۔  
اوہ بیرون کی بدو سے ۔ کام لیتے رہتے ۔ یہاں تک  
کوشش کی کوشش کے بعد وہ اٹھ کر گھر ہو ہوئے  
بچپن کو دیکھا ۔ اپنے اخنوں تے باتیں طرف دیکھا  
وہ بچپن کو دیکھا ۔ اپنے اخنوں تے بھی سماں بلے تھے دیے  
تھے ۔ میں اکتوبر میں طور پر پچھے ہوئے نہیں ۔ تھے ۔ وہ  
بھی اسی اور عبلدی جلدی اخنوں سے اسے نکلنے  
کا درجہ نہیں پڑھا ۔ اسی اور عبلدی کو جوش گیا ۔ وہ ان کی

دو کرنے لگے۔ اس طرح ان کے کام میں تیزی اور سرگزشت بڑا کام کے ساتھ پہنچ سکتا چوں اور بسی باراں  
گھٹ بھد وہ بہ کر بیٹے سے نکال چکے تھے۔ ان کے بعد جو کام کر کر  
مرغ ایک دیوار کا بلہ گرا ہوا۔ چوتھے شیش لون ہوا۔ اب اس کا بھت ہے۔ لیکن دہان سمجھ جانے کے لیے آپ کی  
دوسرا طرف گئی تھی۔ درد ان کا بچنا مشکل تھا۔ پہلے گئے  
وہ بڑھ میں آتے پہلے گئے۔ دو گھنٹے بعد ان کے پاس آپ پہنچ کر لے کئے ہیں۔ یہ بتائے بغیر کہ  
مشکل نہ آئے۔

اُن ماںک اور دوں نے بم مارا۔ چین م سوت خوب۔ یہ سہی رہے گا۔ لیکن پانچ بڑی ہوئی  
گر۔ اُر کہیں بھی چمار سے نزدیک گزر کر پہنچا۔ اسے اُر وہ اُب دوز بھی ہو تو نبادہ بہتر رہے گا۔  
گھٹے تھے کام سے۔ انپکڑ جیشید نرخ آفاز میا۔ اس کا انعام میں کم ہوں گا۔ اُپ تک د کریں:  
اُس کا مطلب ہے۔ دوفن اور اس کے ساتھ۔ لیکن ہم لپٹے میں کا کیا کریں۔ ہم تو بھت بن کر  
چاہتے کہ ہم برسوٹا کا رخ بھی کریں۔ انپکڑ کامان میں ہے۔  
اہال نزدیک ہی ایک ہر ہے۔ کہیں نہ دہان پل کر  
بوئے۔

یہاں ایکن ان سے فعلی ہوئی۔ بم کے پہنچنے کے بعد  
یہاں سے پہلے گئے۔ اُر وہ دک کر رہا۔ دیکھ پایا۔ بات سب کو پسند آئی۔ پہلے مرد حضرات  
بندہ ہیں یا مارے گئے۔ تو بھی ہم اس دن کو کام کا اور بگڑے پہنچ۔ پھر وہ دہان سے بیٹھ آئے۔  
نہ ہوتے۔ انپکڑ جیشید بوجے۔  
”ہے اللہ رکھے اسے کون پکے۔“ شکی بولا۔ ”اگر بچے میں الٰہی پڑی تھی۔ اس پر سے میں ہٹائی گئی  
دیکھا خیال ہے۔ اب ہمیں فرمی طور پر برسوٹا۔ اس افرادے جا کر اس کو دھیلا بھی گیا۔ تب کہیں  
چاہیے اور اس سلسلے میں سفر ڈی کوڑا ہماری مدد کیں۔ اس سال کی طرف موسم ہوئے جہاں سے برسوٹا

کے لیے اپنیں لائچ مل سکتی تھی۔ انہوں نے چیپ کو کہا۔ اس کا مطلب ہے۔ یہ بُدُل اس سرنے کے  
بی ووک لی۔ بُدُل اس پر سے اٹ رہے۔ لیکن اس کا بھائی ہے۔ اور دو پار مکونٹیں بھی الگ اس سرنے کے  
لے کر لائچ پلا گیا۔ وہ ابھی تک پالیس کی دوڑیتے تھا۔ اور یہ کہنے جیب ہات نہیں ہے۔ اس سرنے  
جیپ بھی پالیس کی بھی۔ لہذا لائچ اسانے سے نہیں۔ اسے بڑا ہمارت کے مالی سائل مل کیے جا سکتے ہیں:  
امکانات تھے۔ وہ انتظار کرنے لگے۔

وہ دہ کر گئے ایک ہی خیال اپنا ہے۔ اور اس کو کہنے لگا رہے ہیں۔ ہمارے راستے میں کیدوں  
کی چیز میں کوئی ہوت تیزی پیزی تھی۔ اس سے۔ اس کا رہے ہیں۔ خود نے بھت کر کہا۔  
پندرہ سال سے کوشش کر رہے ہیں۔ جو سکتا ہے۔ اس سڑے نہیں۔ ہم۔ کم از کم ہم کو دوڑا نہیں کہا جا  
پہ ہزاروں من سونا لدا ہو رہا ہے۔ اپنکا جرشید نے بڑا ہمارا کتاب سکراپل۔  
انہماں میں کہا۔

ادوہ۔ ادوہ۔ منور علی خان کے مز سے جرت  
انہماں میں نکلا۔

اکپ کو کیا ہوا انکھیں۔ اور کہیں ان سے پہنچے اس سرنے تک  
مرست کا ایک چہاز غائب ہونے کی ایک خوشی۔ پہنچ دیے یہ وُل ہمارے بارے میں سب کچھ جانتے  
پڑھی تھی۔ اپنے عک کے اخیلات میں وہ غیر شائع ہے۔ اس پے نایاب پریشان ہیں۔

تھی۔ میں شکار کے سلسلے میں اس دوست ایک ہو۔ غیر۔ اب ہمارے اور ان کے راستے الگ الگ ہو جائیں  
عک میں تھا۔ ایک ریتیباں میں ماش کر رہا تھا۔ اس کا ماکاش کرتے رہیں گے اور ہم برروڑا کی سیر کیں  
اس خبر پر نظر پڑی۔ اندھا اب میں یقین سے کہ سنے دیں۔  
اس چہاز کے ساتھ برروڑا کا ذکر بھی تھا۔ برروڑا سے الگ اس مکون کی بھی۔ خاروق نے جلدی

کے کہا۔ اس نے گردے ڈبے جہاز میں کہا۔

لرے باب رے۔ جہاد جہاز کے چہلہ غائب ہو۔ لارے اچھل پڑے۔  
دیہیں سطیں کس بات کا بتاؤ۔ اس کے بجے میں  
بیان۔ دنیا سے مکن نے کاپ کر کہا۔

میں اسی وقت اخضں نے ایک بیب فرمائی۔

ت۔ کم از کم کسی انہیں کا تو وہ تقدیر نہیں ہو سکتا۔ لارے نہایت۔ جب برسو ڈا ٹکون نے اپ کے جہاز کو لگلا۔  
اخضں نے ٹھبرا کر ادھر ادھر دیکھا۔ ایک بے ہم سالانہ دن کمان سے۔ اپ کے پیکے گئے۔ اپکرو کامران مرزا  
کی طرف بڑھت نظر آیا۔ اس کے سر اور ڈاروں کے بال۔ کے بال۔

بڑھتے ہوتے تھے۔ جم کا پاس تار ہو چکا تھا۔ اس مدد کا سب سے بڑا بھبھہ ہے۔ لیکن وہی

ہوتا۔ جیسے ایک دت سے اس نے نہ تار پاس دیا۔ اس نے بھبھہ کی کب ڈیں۔  
شعل کیا ہو۔ وہ بھرپوچھ سے اس کی طرف دیکھ گئے۔ ایک دن میں اپ کی بات۔ بتائی۔ فائدوں نے  
بے خود سا ان کی طرف آتا چلا گی۔ جوئی نزدیک آیا۔ اسے کہا۔ اسی شخص میں بہت دلپیسی حسوس ہو  
اور پھر اس کے ہوت پڑے۔

میں تھے۔ تم جانتے ہو۔ میں کہا۔ اسی وقت جہاز کے مرٹے پر گھوڑا چڑھا۔ مجھے ایک درد  
کپڑا۔ میں اچھل کر اس ٹکون پر گرا۔ اور اس طرح

کپتان ڈک۔ اپکرو کامران مرزا نے حیرت زدہ اسے کمی پکنے اور ڈھولان فرش پر گرا ہو۔ میں پھر چلا  
کیا۔ تار۔ اُن۔ میں کیا بتاؤ۔ کس قدر حقی۔ کسی تیز  
کہا۔

ہاں! کپتان ڈک۔ تم کہ تو میں اپنا پڑا تھا۔ اس کا کہا۔ اس وقت میری رفتار کا مقابلہ نہیں کر سکتے  
ہے۔ فرور کاٹیں۔ اپکرو جوشی پڑے۔  
— بڑھتا ہے کیا ہوا۔ یہاں تک کہ کہ وہ رک  
میں ایک بھری جہاز کا کپڑا۔ اس۔ اس جہا۔

ہاں ایک ہجراہ مکنی اولادی ابھری۔ اب سب دیکھ سکتے ہیں۔ وہ ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔  
 تھے۔ اور سب اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ کہاں پہنچنے لگے ہیں۔ خان رحمان کے بھے ہیں جیت تھی۔  
 یونہی تکون ختم ہوتی۔ کسی نامعلوم طاقت نے بھے کے پاس اپنے ارادے کئے ہیں۔ میں کپتان ڈک ہوں ہی نہیں  
 دھکا دیا۔ میں برسی طرح اچھا اور۔ اور کسی بتا لائیں۔ اسکا پال آدمی ہوں۔ کپتان ڈک تو جہاز کے ساتھ ہی  
 کے ساتھ پڑھتا۔ جہاز غائب تھا۔ ٹھاٹھا۔ پھر لے کر۔ ایک تھا۔  
 لگا۔ اس کا قبضہ لبا ہوتا چلا گیا۔ چھرو سرخ ہوتا ہے۔ وہ رُنگ یہ بات کیوں کھٹے ہیں۔ کیا وہ آپ کو  
 تک کر اپھوں نے اپنے جسموں میں سنتی خیز لہری لکھ دی تھیں۔  
 واقع پاکل سیدھا سارا سا ہے۔ اسی میں کہنے کیا تھیت ہے۔ میرے تو گھر کے ووگ بھی یہی بات  
 کوئی بل نہیں۔ پھر ووگ کیوں اعتبار نہیں کرتے؟ کیا۔ کہیں ڈک نہیں ہوں۔  
 وہ جہاز کے غائب ہوئے کو قتلیم کرتے یا۔ کہاں پاکل۔ گھر کے ووگ بھی۔  
 کا کہا ہے۔ کہ کوئی شخص مجب مانتے وقت میں مٹھا۔ اس اب آپ ہی بتائیں۔ میں کیا کروں۔ کہاں جائیں؟  
 پر نہیں۔ پچ سلت تھا۔ میرا مطلب ہے۔ جہاز اسی تھا۔ میں یہ ہے کہ وہ آپ کو کیوں نہیں پہچانتے۔  
 ہزار کھو میش دوڑ رکھتا۔ پر جوڑا کے ساتھ سے۔ اور اسی پلے کہ جب میں جہاز پر سوار ہوا تھا۔ میرا چھرو  
 ہوتے ایک دوسرے جہاز نے بھی دیکھا تھا۔ جو الگ ان کا تھا۔ اس سب اور ہے۔  
 دور تھا۔ اس نے یونہی جہاز کو غائب جوستے دیکھا۔ اپنے مطلب۔ وہاں سب کے بڑے ایک ساتھ تھا۔  
 غائب ہوئے کا وقت نکو لیا۔ بالکل وہی وقت میرے۔ مطلب یہ کہ۔ میرے جنم پر اب وہ چھرو نہیں ہے۔  
 پہنچنے کا ہے۔ میکن ووگ میری بات پر یقین نہیں کیا۔ کہ اسے کیا؟  
 جب میں ان سے پوچھتے ہوں کہ اچھا قریب تھا۔ پوچھتا ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے۔ اسپر جیشید کو جھوپ جھوپی آ  
 طریق پہنچ گیا۔ سب کے ہیں جہاز پر تھا تو وہ دوڑا۔

میں خود نہیں بن سکتا کہ یہ کس طرح ہو رکتا ہے۔ اُنہاں کی بات ہے۔ لیکن آپ لوگ برمودا کیسے جائے ہے  
حقیقت یہی ہے۔ کہ میرا چورہ پانکھ بول گیا ہے۔ اُن کے لئے میں حیرت تھی۔ اس

جنہاں پابندی ہیں۔ برمودا ملکوں کا کیا راز ہے۔ اس  
لوگ میری بات مانتے ہو ٹیکار نہیں ہیں۔ اور اگر کوئی جہاز خوش قسمی  
جذب کریں غائب ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی جہاز خوش قسمی  
حیرت ہے۔ ان کے نزد سے نکلا۔

اب ووگ بھے پاگل خیال کرتے ہیں۔ اس لئے بنا۔ اُنہاں کا آجاتا ہے۔ تو غائب ہونے کا وقت کہاں چلا جاتا  
ہے۔ اور یہ داقر شاید پندرہ سال پہلے کا ہے۔ اسے اُنہاں کو کوئی جہاز تین دن سکھ فاش نہیں  
کھوئے کھوئے انہماں میں کہدے۔ اس کی تاریخ کیوں نہیں بتاتیں۔ وہ تاریخ اور وقت  
ہیں اپنکل پندرہ سال پہلے کا۔

ہیوں۔ کیا آپ اب بھی جہاز پڑ سکتے ہیں۔ اسکا۔ جانقان ہی۔ جو غائب ہونے کا حق۔ اس سے زیادہ  
ہیوں۔ اسی آپ تو ہم نے اپنی زندگی میں کبھی سئی ہی نہیں۔  
اکی باتیں تو ہم نے اپنی زندگی میں کبھی سئی ہی نہیں۔

مرزا بولے۔  
میکھن نہیں۔ ساری زندگی ہیں کام تو کیا ہے۔ وہ لات تین ہم برمودا ملکوں کا راز جاننے لگے۔ تم  
ہم پرمودا کی طرف جا رہے ہیں۔ کیا آپ ہمارا۔ کہوں! تب تم لوگ روٹ کر نہیں آؤ گے۔  
کیا کی زندگی کا اختری سفر شروع ہو گا۔ جو ملکوں بھری جہازیں  
کے انسکو کامران مرزا یاد ہے۔  
بر۔ برمودا۔ نہیں نہیں۔ وہاں۔ صرف اور عنان پانکھ یعنی ہے۔ جن پر پندرہ سو لے سافر بھی سوار  
ہے۔ ایسی صوت جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکا۔ اسے ہیں۔ اور علیے کے سبی سر سے زائد افراد سوار  
کاپ کر کھا۔

بیسے آپ کی مریضی۔ مطلب یہ ہوا کہ ایسے آپ کے۔ بیکار مرتبہ ایسا ہوتا ہے۔ غائب ہو جاتا ہے۔  
ثبوت نہیں کہ آپ پکتائی ڈک ہیں۔ لہذا آپ کو کوئی جہاز ملکوں پر سے گزرتا ہے۔ غائب ہو جاتا ہے۔  
نہیں۔ ایسا کبھی کبھار ہوتا ہے۔ لیکن بہت مرتبہ ہو  
گرتا۔ سب پاگل خیال کرتے ہیں۔

چکا ہے۔ کوئی نہیں جانتا۔ گھر ایسا ہو جائے۔ پہلے کریں۔ ہم لاپچہ چلانا جانتے ہیں اور قیمت بھی مہوں۔ تب ہم ملکوں کی سیر خود کریں گے۔ اپنے راستے ہیں۔ ایسے ہی ذمی کوڑا کی نظر ڈک پہنچے۔ اس بھے۔ اب کرفی جہاز، کرفی لاپچہ ملکوں کا رuch نہیں کا۔ اُنہوں نے توں کے کھل گی۔

اگرچہ اس طرح جہازوں کو اب بہت بھا پکر لانا پڑا  
اور سفر کے انتیجات بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ ملک  
جاسے۔ کون خطرہ مولے؟

اسی وقت انھوں نے ڈی گزنا کی بیبہ /  
دیکھ لے۔ نزدیک آئے پر انھوں نے دیکھا۔ اس کے پس  
دلگ سرخ ستار۔ بہت خستہ تھے میں نظر آئے تھے۔  
 بغیر تو ہے سڑھ ڈی گزنا۔  
کوئی لائچے والا برمودا کی طرف جاتے گے پے  
نہیں۔

• اور لاپچے لانچ دینے کے لیے تیار ہے اب نہ  
• لاپچے کی پڑی قیمت وصول کریں گے۔ پھر  
یعنی لاپچے بھی خود پلانا ہو گی، اس نے بتایا۔  
• اور لاپچے آب دوز بھی ہو گی:  
• مل! ایسی لاپچیں بھی حل سکتی ہیں۔ لیکن اصل  
تمثیل کا ہے۔

نہ ایک کا کتا ہے کہ ووگ اسے کچان ڈک نہیں مانتے۔  
اپنے ذمی کردا کی طرف دیکھا۔

البھب ایک بات ہے۔ اور یہ کچان ڈک ہے جسی۔

بندہ سال پسلے کچان ڈک تجہاز کے سامنے ہی غائب ہو۔

لائے سول سو آدمیوں کا ہ پورا جہاز غائب ہو گی خدا۔

الدیکا کس طرح پنج لکھتے ہیں۔ ایسے میں اس شخص

کیا ہوا سفر ڈی کردا۔ فاروق نے جہاں ہوا اخیر کر دیا۔ میں کچان ڈک ہوں۔ پھر اس نے

یہ شخص پاگل ہے۔ یہاں سک کیے چاہیے حق ہوئے کی باقیں سمجھی سنائیں۔ اور یہ سبی بتایا کہ

نے لذق آواز میں کہا۔

سمیں دیکھ کر آگاہ ہے بے چارہ۔ میکن اپنے آج ٹک اس کی ایک بات پر بھی یقین نہیں کیا۔

سے اس عد سک کیوں ڈر رہے ہیں۔ یہ تو بالکل بے ذہنی کردا۔ بھیں رہ جانے کیوں۔ اس کی ایک لیک

یقین ہے۔ انسپکٹر کامران مرزا نے جلدی سے کہا۔

یہ اور بے ضرر۔ اپنے جانے۔ سب اسی کا راقی، ڈی کردا کی بجائے ڈک نے چک کر کہا۔

کا دردہ پڑ جاتا ہے تو پھر یہ حد درستے خون نہ کاہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول دیں۔

وہ سارے بھیب ستا۔ ڈک اچھل کر ان کی

ماوہ جو اچھا۔ ہات تو بھیں ابھی معلوم ہوئے۔ اور گئے۔ یہ خیال کیا کہ اس پر پاگل بن کا

کیوں سفر ڈک۔ یہ بات درست ہے۔

جسے نہیں معلوم۔ ووگ بھی کہتے ہیں۔ اس سارا اس سے پنک نہ کے۔ میکن۔ کیا۔ اس نے تو اپنیں

## دعا میں پڑھ لیں

اپنے ساتھ چڑا یا ملتا۔ بیسے کافی خوشی کے موقع پر لے لے جائے تھا۔ اپنے اپنے خیر و دیکھا جائے گا۔ اُپ کا بہت بہت اور زور زور سے انضیں پھینپھنے لگا۔ ساتھ میں ہے ””

کام کیا۔ اُپ جانے بغیر نہیں مانیں گے۔ خیر۔ مبارک ہو۔ آخر پندرہ سال بعد کسی نے ذہن میں اسی سائل پر چاری طاقتات پر ہو گئی۔ اور ڈک مانانے والے بھی اپنے اپنے خوبی کے سب فائدے ہو گئے تو ہمہ۔ پھر دوسرا

مجھا کر کما۔ ان کا چھوڑ سرخ ہو گیا تھا۔ اس کا از کم ایک ضرورت زندہ پیک کر آ جائے۔ تاکہ کے قدرات چکنے لگا جائے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر اُپ کی تقدیم کر سکے۔

ساتھی بہت یہاں ہوئے۔ اُنکا بڑا نہ کام، ان انفلو کے ساتھ ہی اس نے اس طرف مختبرت تو ہے ابا جان۔ اُپ کی حالت پولہ ہے:

لاؤ۔ جس طرف سے وہ آیا تھا۔

ہے؟ تم نہیں جانتے۔ لیکن شہرو۔ یہ کو کہا۔ ان طاقت نہیں دیکھی۔ میں اس کے ہاتھوں میں سے بچے۔

لیکن ڈک۔ اس میں ایک قی مدد بھی شکنہ نہیں۔

تم ہی پہنچان ڈک ہو۔ اب مردابنی فرمایا کہ مجھے پھر کیا۔

اچھی بات ہے۔ یہ یہی۔ چھوڑ دیا۔ اور اب اب کا مطلب ہے۔ اُپ نے سی موں اور جی موٹ باتیں سن لیں۔ کہ اس طرف نہ جائیں۔ اس اتنی طاقت سخون نہیں کی۔ اُنستھے نے ڈردی کا کوئی بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ طاقت جو بجی کر سکتی ہے۔

ایک پلے سے نکلے کی طرح اچھال دیتی ہے۔ اور ہوش و حواس کو بیشتر چیز۔

بیعت ہے۔ مژہ ڈی کوڑا۔ پندرہ سال پتے  
ڈی ناٹ ہو گئی اور یہ میرے بیٹے لیک بڑا  
ڈکل کی طاقت کے پارے ہیں کوئی بات مشور تھی۔  
ڈکل اس کی صرف ایک صورت ہے۔ اپنے  
ڈکل نہیں۔ اس کا نام بھی عام لوگوں کا صہم۔  
بھری چہزادوں کے لوگ ضرور جانتے ہوں گے۔ اس کے دلائل کو دیں:

اس کی قیمت کیا ہے:  
کے انکار میں سر ہلایا۔

خیر۔ اب پتھے ہیں وہ خوبی کے امور کی طرف۔ افغان و کھاؤں۔ خریداری کے۔ اس نے کہا۔  
اصل مسئلہ قیمت کا ہے۔ ڈی کوڑا نے پتے ہیں۔ ایسے ہی بتا دیں۔ ہم ان شاء اللہ زندہ والوں  
کو کہا۔  
جب کہ یہ مسئلہ ہمارے یہے نقل مسئلہ ہے۔

**مکاریا۔**

کاری۔ قان رحمان مکاری۔ جیب سے چیک بک  
میں مطلب ۹۔ ڈی کوڑا پونکا۔  
اکبی دیکھ بھی لیں گے آپ۔  
وہ جیپ میں بیٹھ کر وہ خوبی کے دفتر پر  
حمدہ کے کمرے پر شمار چھوڑی۔ پڑی لانپنی کوہا فی  
ان میں آبدوزی بھی تھیں۔ پڑلے انھیں لانپنی مکارا  
پھر ایک بہت بڑی لانپنی انھوں نے پہن کی۔ آپ  
ان کو فرور سکتا ہے۔ لیکن بک سے تصدیق نہیں  
تھی۔ اور بٹ پر ہوت بھی۔ بلکہ یہم پر ہوت بھی۔  
لنا۔ آپ کے اپنے عاک میں اس بک کی شانخ موجود  
لیکن جناب۔ آپ لوگ حد دبے خطرناک مکاری  
کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور اس کو لے جانے کی اپنات

مہریں: سہت پہترے اس نے کہا اور فون کرنے پڑا جیسی تردد سے اس کی طرف دیکھنے لگا، اور ایک منٹ بعد اس نے حیران ہو کر دیسپوئر نکل کر اس کی لفڑ قسم اٹھانے لگے۔ ایک بار پھر لاپچ بو للا:

اپ لاپچ سے جا سکتے ہیں۔ اگر اپ فون کرنے والا ہے۔ آپ مت کے سفر پر دروازہ ہو آئے تو میں پندرہ ہزار روپے کی رہائشی وصول کر لےں گے۔ اپنا رہے گی۔ گھوڑ نے من بنالیا۔ یہ چیک والپس دے دوں گا: شکری۔ آئیئے بھئی چلیں۔ خان رحمان نے اپنے ہی سوار ہو کر اخنوں نے ایک دوسرے کی جیب ہم اپ کے حوالے کر جاتے ہیں۔ اپنے کوں پلاسٹے گا:

لاپچ کے ہاتھ نے جیپ کی طرف دیکھا۔ خان رحمان کا ہام تجیزو کرتا ہوں۔ کر للا:

میرے۔ یہ تو سرکاری جیپ ہے۔ اور یہ پر اپنے ہونے چاہیں۔ اور اس لاپچ کے ہادیے میں میں منظور کرتا ہوں۔ لیکن میرے پاس پولیس کا اطلاع دی جائے:

یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ جہاں کیسی بھی نظر نہ ہیں ہوئی چاہیں۔ اس کا ڈائیور موجود ہے۔ وہ تمام باتیں بتا کر تو پھر اب آپ پولیس کو اطلاع دے دیں۔ لیکن ہم نے کہا۔ ڈرائیور تو

میرے قبضے میں ہتھی۔ میرا نام اسکلڈ ڈی کونا۔ اس کا ڈائیور موجود ہے۔ لیکن ہم نے کہا۔ اب میں اس عک کا نہیں۔ ان لوگوں کا ساتھی نہیں دیکھتا۔ جوں۔ کیوں کہ میں نے ان جیسا بھادر اور باور اس طرف موجود ہوں جناب۔ ایک کیسین کا دروازہ کھلا۔ اور مجھے قد کا ایک کو نہیں پایا۔

خوش شکل اور جی ان کے سامنے آگیا۔

بہت خوب ! اب اپ اپنا کام کریں : بھائی کے لیے تیار ہیں۔ لیکن موافع ہونے سے پہلے میں بھی خان رحمان کے ساتھ طریقہ کار کو نہ پڑھ لیں۔ جب کسی سواری پر سوار ہوں تو یہ دعا تکار دو آدمی را وقت ہو جائیں۔ اپنکر ججشید ہے اس پڑھے۔

بہت اچھی تجویز ہے۔ میں بھی یہی کرنے والے بھان اللہی سخرواں میڈا و ماکٹ نہو معن دین و پروفسر داؤد بولے۔

بہت دیر بعد پروفیسر امکل کی آواز سالن میں لکھی ہیں سب لوگ پڑھ لیں۔ راستے میں بھی جہاں اٹکے اللہ کو یاد کرتے چلیں۔ ہو سکتا ہے۔ یہ سکراں۔

تم لوگ کسی کو بولنے کا مرغی دو تو بت انہا مزبور۔ اور ہم اپنے گھروں کو نہ بوٹ سکیں۔ نا۔ اپنکر کامران مزرا جھلا ائے۔

آج کے دن تو آپ کا = الاماں کے بھائیں تھے۔ بیگ کامران مزرا، شہزاد بیگم، حامد، سردار، ناز۔ اس کی خیال ۱۷ گھا۔ ان کی اکھوں میں آئو اگلے۔ فرجت بول۔

کی مطلب ہے وہ چنگے۔

ہم تو بہت دیر سے خاوش پلے اور اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو کچھ زینتوں اور اسماں دی گھروڑا کے ساحل پر پہنچنے تھک تم لوگ کوئی نہ۔ اور دی جاری حفاظت کرنے والا ہے۔ ہم آزاد ہو۔ جتنی ہی چاہے باتیں کرتا ہو۔ وہ بے حد مانگتے ہیں، اس کے سواب مدد کرنے والا اور ہے

بہت شکریہ اس کھلی چھٹی کا۔ قادر قلے کا۔ انہ پھر اسخزوں نے مزرا کی دعا پڑھی۔ آیت کر کرنا۔ میں منٹ بعد ڈرائیور رخصت ہو گیا۔ اسیں۔ وہ رکھت نماز بھی ادا کی گئی۔ اس کے بعد

اپنے جشید کے اشارے پر خان رحمان نے فرمایا کہ اور بسید دیواروں میں نصب ہے۔  
باقی دوں لاپچ کی سیر کرنے لگے۔ لائپنگ کیا۔ اب اکٹھ پہنچے میں شاید ہمیں دو گھنٹے مل گیں گے۔  
سا بھری جہاز تھی۔ اس میں دش کے قریب لیکر دلیل دلکھ ہمیں بات چیت کرنے کے سامنے گئی۔  
بہت دیہی عرض تھا۔ عرش کے گرد صندل جلوہ تھے۔ انتاب چکا۔

کے محلے سے بچاؤ کے بیٹے دور مار والکیں نسب تھے۔ ایک کروڑ تا۔ کہ خادرات کی چنگ چھینڑتے ہیں۔  
ڈیارہ شکن توپ بھی نسب تھی۔ دو چود دو چون کے، بھلی شروع کرتے ہیں اب کوئی دکاوت نہیں  
تھیں۔ فرم لائپنگ پر طرح کے سارے دلماں سے بھلی ٹکرایا۔  
خفرے کے وقت اس کے اوپر شیشے کا ایک آنٹارکٹک بھرک کے طوفان اٹھاتے ہیں جی کوئی مشکل  
جا سکتا تھا۔ جو کہ ہم پروفت تھا۔ پانی کے پیاس سکھن بولا۔

کے بیچی میں خول اسے آب دوز بھاتھا۔ خاصاً اپریل میں اللہ کرو تا۔ محمود نے منہ بھایا۔  
اس خول کے اندر رہ کر سمندر کو اندر سے بنا کر اکٹھ کرنے کے لیے منہ بناتا ضروری ہیں ہوتا۔  
کہتے ہے۔ اس لحاظ سے ان کا یہ سفر۔ ایک قادون نے پروفیسر داؤڈ کی طرف دیکھا۔

ہولناک تھا۔ دبای۔ بہت زیادہ دلپیپ سکی تھی۔ ایک بھی نہیں نہ گھیٹ۔ وہ گھبرا کر پڑے۔  
میں مشکل خراک کا ذخیرہ بھی موجود تھا۔ اور ایک جو سے بہتر۔ جب آپ کیمیں گئے۔ گھیٹ میں گئے  
بہت بڑی مقدار موجود تھی۔

بھیں لائپنگ کی سیر کر رہے ہیں کے بعد۔ بہتر نہیں ہو گا کہ ہم ادھر ادھر کی۔ بے بھی  
کیمیں ہیں آپ۔ یہ۔ اپنے جشید اور اپنے کام کا ملک پاپیں کرتے کی بجائے۔ کام کی بائیں کر  
رحمان کے کیمیں میں پہنچے گئے۔ تاہم وہ ایک دلماں کی طرف رہا۔  
کی آوازیں سن سکتے ہے۔ لائپنگ میں اس قدر کام کی بائیں۔ کون سی کام کی بائیں۔ بیان کی بائیں

کا کیا کام۔ فاروق نے جیران ہو کر کما۔  
اپنے انکل مزد علی خان۔ اپ کو تو ہم سبول ہی گئے  
بیان ادا تھی۔ میں تو سبول ہی گئی۔ فرزاد نے جن کر کہ  
یہ نا انصافی ہے بھی۔ ۱۰ میں میں ڈی کوزا کی آواز  
کیا سبول گئی تھیں۔ جلدی سے ہتا دو۔ کیس پر دیکھا  
غمود نے ٹھکرای کر کے۔  
جیل۔ ۲۔ نا انصافی۔ بیان نا انصافی کیسے تدم رنج فرمائے سکتے

یہ کہ تم لوگوں کی موجودگی میں کوئی کام کیا ہے؟ فاروق جیران رو گیا۔

نہیں چاہ سکتے۔ میں نے بھت کر کما۔  
۳۔ لوگوں کے ہوتے کیا نہیں ہو سکتا۔ فرزاد مسکانی۔  
اگر یہ بات طے شدہ ہے۔ اور تم کام کی بات کے بیچ کے۔ بیچی۔ ندا و صاحت کر دیں تو اچھا ہے۔ مشر  
قی ہو۔ تو پھر انکل خان رحمان کے کیسین ہیں۔

اگر فرحت تھا راستہ دینا پس کرے تو اے بیک۔ اپنے زبان میں باتیں کر رہے ہیں اور میں الجھن  
بیچی تو مٹھلی ہے۔ اس کا سبیں تو غالبہ شیخ اور ما ہوں۔ کیا یہ نا انصافی نہیں ہے؟  
خداوند نہیں یو گلے۔ کس مطلب؟  
خداوند کی ہے تو سی۔ لیکن اتنی سبی نہیں۔ میرا مطلب  
دوں میں ہی تم لوگوں کے بیچ کے بیچا نہیں چھوڑیں گے۔  
خداوند کوزا۔ اپ ذرا غور فرمائیں۔ جس حمایت پر  
متب پھر بجوری ہے۔ ان بے کار باوقوں کو کاراں لٹھ  
کاہوئی زبان میں بات کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے  
کہ بیچی رہو۔ انتاب نے شری بھی میں کہا۔

کیوں نہیں کر سکتے۔ اور پھر ہم تو یوں بیچی حمایات  
میرا مطلب تھا۔ کیوں نہ ہم ہر سوڑا اور رکوڑا کوں  
کاروں باتلے ہیں۔ اب اگر ہم نے ان حمایات کا  
بات کریں؟

بیچی باوقوں باوقوں میں اس کی باتی سبی ہو جائیں۔ اسی کی وجہ کرنا شروع کر دیا تو وہی بات ہو گی۔  
خدا پر اگر ہم اس کا ذکر کے کہ بیچو گئے تو مزاح۔ ہانے انکل میڑھا۔ آست نے جلدی جلدی کہا۔  
گھا۔ شوکی نے کہا۔  
پاٹھ۔ کیا بات نہیں ہو گی۔ فاروق بوللا۔  
بیچیا بھی یہی خیال ہے۔ مزد علی خان بولے۔  
آست نے اے

گھر۔

۲۰۳

۲۰۴

میرا مطلب ہے۔ یہ نایج د جانے آئگن پڑھا داون  
ہو گی۔ بلکہ کرا چلا نہ کی چال۔ اپنی بھی سبھل کی  
ہو گی۔

خیر خیر۔ تعین تو حادت ہے بال کی کھال امداد  
بھٹا احترا۔

اب میں۔ میں۔ فاروق اٹھنے لگا۔

میں ایک گئی سجائی کی۔ شوکی مسکلے۔

اللہ اٹھیں تو ایک بیگب و غریب آدمی ان کے سامنے<sup>لے</sup>  
لیکن پھر جو امدوں نے فاروق کی آنکھوں پر لے جائے۔ اس کے ہاتھ میں رائفل بھی ایک نئی قسم کی  
کے آئند پیکے۔ تچمک بھی تو اٹھ۔  
اللہ کافی خون ناک لگ سبی تھی۔ اس کی آنکھوں  
اللہ خون پھٹک تھی۔

اللہ۔ کیا پہتھے ہو سجائی۔ فاروق نے لہر کر کہا۔

اس سے پہلے یہ پوچھنا چاہیے کہ یہ لاپچا ہے اور کیسے گیا۔

اللہ بن تو ہمدرد ہے۔ اور لاپچا پر صرف ہم سوار تھے۔

اللہ جہاں ہو کر کہا۔

اللہ۔ پہلے = پوچھ جیتے ہیں؟

اللہ پر اس وقت صرف میں ہی نہیں۔ میرا ایک ساتھی  
اللہ کے سامنے بھی موجود ہے۔ تم وگوں نے دندواڑ  
کی تکے۔ اس طرح ہمیں بہت آسانی ہو گئی۔ ورنہ کافی

مکمل کام تھا۔ اس کے ہوٹ پہلے۔ آواز میں بھی قرآنی صفحہ بیک کر دیا ہے۔ اس رائفل کو پہنچانا ہوں۔  
۱۰۔ پ کی کتنا چاہتے ہیں۔ ہمارے کچھ پتے نہیں ہیں۔ اور وہ کی آواز میں خوف تھا۔

۱۱۔ اچھا۔ کمال ہے۔ شوکی کے من سے نکلا۔  
ماگر تم لوگ اس کی بن اور کشادی روم کے ممانے۔ پاپتے کیا ہو۔ مشہد یہ بتاؤ۔ انھوں نے ان پر کارمان  
کر کے بیٹھے ہوتے تو ہم اس وقت تم لوگوں کو اسی کا ادا نہیں۔

کی زد پر نہیں لے سکتے تھے وہ مکالیا۔  
۱۲۔ کروڑ ڈالر بکان چاہتے ہیں اپنے۔ دوسرا بولا۔  
۱۳۔ اواہ تو یہ بات ہے۔ خیر ہم اب یہ کا مطلب ہے۔ جو دو کروڑ ڈالر۔

محمود اٹھ کر دروازہ بند کر دو۔ فرزان نے خوش ہوا کا طلب بالکل صاف ہے۔ تم لوگ جو دو کروڑ ڈالر  
ہمیرا کام دروازہ کھونا ہے۔ بند کرنا نہیں۔ اس کے آئے ہو۔ لائچ دا پس کرنے کی صورت میں  
تم خود کرو۔  
۱۴۔ اواہ۔ تدپوک کیس کے۔ فرزان پاؤں پہنچ کر کوئی نہ لے۔ تو بھی ہمیں صرف لائچ کی قیمت ہی ملے  
گئی۔  
۱۵۔ جبراہ۔ تم لوگوں میں سے کوئی بھی حکم نہ کر۔ میں ابھی یہ مکھن چھپا گیا۔

ان رائفلوں سے ہمیں نشاد یعنی کی مزدودت نہیں پڑتا۔ بلکہ اگر ہم تم لوگوں کا کام تمام کر دیں۔ یعنی مخفیں  
کیا مطلب ہے۔ فتح کے لیے ہیں جیت تھی۔ کتنا حسین خیال ہے۔  
۱۶۔ اس کی نالی میں سے ایک وقت میں میسر گیلہ لاریاں بھی۔ کتنا حسین خیال ہے۔

۱۷۔ اور سامنے کی طرف گردش کرتی ہوئی پھریں کر جاتی ہیں۔ والو۔ لائچوں کے نزدیک یہ بہت حسین ہو سکتا  
ہے۔ ایک بھی فائز تم لوگوں کے لیے کافی ہو گا۔ لائچوں میں بھی ہم تو اسے بہت بد صورت منصوبہ ہی کر  
وحتہ فائز کرنا کافی ہو گا۔  
۱۸۔ صحت نے منہ بٹایا۔

ہوں اک تو۔ ہیں کیا۔ اچھا اب پر ڈگام سن۔ اپنے اب سے پہلے سختے میں شود کے پچھلی طرف  
لائیں کو تھارا ہے خون سے لگنہ نہیں کتنا چاہتے۔ اس کے سامان کے چیزے اس کا خفہ دروازہ ہے؛  
یہ طے پایا ہے۔ کہ تم ہاتھ اور اٹھاتے۔ اپنے مددی بات کھل گئے۔ بات صرف دو کروڑ کی ہے  
پہنچ جاؤ۔ اور جنگل سے مہندر میں چلا گئیں تھاں۔ اسے میں خان رحمان نے مسکا کر کھا۔  
بیس۔ اگر تم تیر کر واپس ساحل تک جا کرے ہو تو۔ اسکے میں دو کروڑ۔ تم دو کروڑ کے ساتھ صرف  
کوئی اغتراف نہیں ہو گا۔ ضرور جاؤ۔ لیکن سائل ہے۔ اسے بھی  
تمہارا استقبال کرنے کے لیے ہمارے ساتھی موجود ہے۔ اس کا۔ اس کا۔ اس کا۔ اس کا۔ اس کا۔ اس کا۔  
گے۔ اول تو لاپنچ اب اتنی دور آپکی ہے کہ لالہ اعلان کر سکتا ہے۔

در سے طاقت در آدمی اور تیراک سے تیراک آؤ۔ کہا کیا چاہتے ہو۔ وہ جیران ہو کر بولا۔  
سائل پر نہیں جا سکتا۔ لہذا تم لوگوں کو ڈینے کے لیے کوئی کام کا چیک نہیں ہے۔ اور ہیں چمارے سفر پر  
کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ کیوں، کیسا پر ڈگام ہے؟۔ تم بھی ساختہ ہیں پہلے جلو۔  
یہ بھی حسین ہی ہو گا۔ شوشکی نے مذہبیا۔ اپ رے۔ ہم صوت کے اس سفر میں تم لوگوں  
سوال ہے کہ تم لاپنچ پر آ کیے ہیں۔ اس کے لیے بدل دیں دے سکتے۔ باقی مہی بات دو کروڑ کے  
بیس۔ بہت بہت شکریہ۔ چیک لکھ دو۔

لجب تھارا ساتھی بات کرنے کے لیے آیا اور ہیں خان رحمان۔ تم چیک نہیں لکھو گے؛ انپکڑ جیشید  
تم سے بات کرنے لگی تو ہمارے ڈائیکٹر صاحب نے ان بیس میں کھا۔  
یہ پر ڈگام اسی وقت طے کر دیا ہتا۔ اور ہیں اپنے اپنے ہاتھیں۔ زندگی کے مقابسے میں دو کروڑ کی اجیت رکھتے  
ایک خفہ کیسین میں چھپا دیا ہتا۔  
اوہ۔ تو اس لاپنچ میں کوئی خیر کرہ بھی۔ اس کے نہیں خان رحمان۔ انپکڑ جیشید بولے۔

بیس کیا نہیں سمجھا۔ یہ تم سمجھا دو بخیر۔ یہ تو ترکیب بھی ہے ابیا جان۔ ایسے میں فزانہ  
بڑے۔

”یہ کر۔ دو کروڑ کا ایک اور چیک لے کر گا۔“  
”اپنے ہی گیا ہے۔ کیوں شہزادی سے مریں؟“  
”بیس زندہ نہیں چھوڑیں گے۔“  
”اوہ“ خان رحمان کے منہ سے نکلا۔ ”— کیا۔ سمندر میں ڈوب کر، ہرگز بزرگی  
کیوں بھی۔ یعنی بات ہے: سمندر علی خان۔ یہ انتہا نے چیلن ہو گر کھانا۔  
”کون ہولا۔“ کس کی آواز آئی۔ غاروق نے  
انھیں گھرتا۔  
”نہیں! ایسی تو کوئی بات نہیں۔ آپ دو کروڑ کی املاز میں کما۔“  
”دے دی۔ ہم آپ کو کچھ نہیں کہیں گے۔“ اس کا کیا بھی ہو۔ موت سر پر کھوڑی ہے۔ اور  
”ایو۔“

”یہ حیرت بول رہا ہے۔ فرض کر دے۔ تم نے کیا کہا۔ موت سر پر کھوڑی ہے۔ اور یہ  
چیک دے دیتے ہیں اور یہ بھیں ختم میں کہتا۔“ بزرگ نے بوکھلا کر کہا اور سر اپر اٹھ کر  
تو کیا ہم ان کے ملک والیں پہنچ کر کیا تھوڑی ہے۔ اسی سائنس املاز میں بولا:  
”یہ بزرگ نہیں۔ یہ ایسا سر پر بھی نہیں سکتے۔“  
”میلک کر رہے ہو جشید۔“ یہ بھی کیا۔ اور بزرگ ان رانکھوں کی صورت میں موت تھارے سامنے  
”میں رہ سکتے۔“  
”ہاں! یعنی بات ہے۔ بہذا آڑ۔“ سمندر میں اسی املاست کرنا یاد رہا۔ سر پر کیوں کھتے ہو۔ اور  
انھیں دو کروڑ کا اور قائمہ کیوں پہنچایں؟“ یہ بڑا پایہ۔ سائنس کھڑی موت کی ہیں کوئی

پردا نہیں ہوتی۔ تم شوق سے فائز گر سکتے ہیں۔  
بچکے کو بارے یہ تجربہ کی تھی۔ ”اپنکے جستید سرو آواز میں  
بچکے۔ ان دو گل کرشایہ ہیں ختم کرنا ہو گا۔“  
پسند کوئی بات نہیں۔ دو گروڑ ڈار کے پہاڑ  
زرا فرش بھی دھونا پڑے گا۔ دھر لیں گے۔  
بھی۔ اس میں لرزتے اور کانپتے کی کیا بات ہے۔  
درجن کے ساتھ جیسا سلک کرتا پسند کرتے ہو۔ وہی  
نے کہا۔  
” تو پھر کو دو فاروق۔ ایک تھے کہا۔  
ہم اپنے یہی تو پسند کروتا۔ اب ہی خوشی  
ہیں ہیں کرو۔ تمہارے اپنا جان کی مکونت  
کی طرف جاؤ اور چھپا گئیں لگا دو۔  
یہ نہیں دیکھتے۔ خود تمہارے تیچے مرد نہیں  
ہیں۔ نہیں۔“ وہ پھر کانپ کر بوئے۔  
پہلی ہے۔ فاروق نے مکار کہا۔  
بھر دیجی نہ نہیں۔ کیا اس کے علاوہ اور کوئی بات  
یہی مطلب۔“ دوفون خوف زدہ آواز میں  
کہا اتی۔ اپنکے کامران مرزا پڑے۔  
سوزور میں خان اور اپنکے ہٹتے  
بھیں صفات کر دیں۔ صفات کر دیں۔  
اتھی ہی وقت کافی ستا۔ اس طرف منور  
صفات تو کر دیں۔ لیکن ہیں مستقل طور پر تمہاری گلزار  
حبل آور پر چھپا گئی اور دوسرا طرف اپاٹے گی۔ ہم اپنا کام کریں یا تمہاری گلزار پر منور  
کی خان نے مز بنا لیا۔  
—

دوفون نے اپنیں چھاپ لیا۔ اور  
بلزان کی ضرورت نہیں۔ آپ ہیں کسی کی بنیں پہن  
لے رائفلیں ان کے ساتھیوں کے تینے ہیں تینے  
کے تالا لگا گی دیں۔ واپسی پر ہمیں باہر نکال دیکے گا۔  
چند نور دار لکھ ریسید کر کے وہ اٹھ کلائے  
کامران بھی نشک خروک کھاتے رہیں گے۔  
اب ہمراہی مزما کر تم نامخت اور ہائی  
ہیں کی معلوم۔ کیا خبر۔ تم کیں کسی طرح کھول دو۔  
طوف بڑھو۔ ہم تمہیں دہی سزا دینا پسند کریں  
ہمارا ایشیہ سکاتے۔

کامات سخنور کی جا سکتی ہے۔ کیون جھشید۔ پر فیر  
کامات۔

بین یہ بمار سے خلاف کرنی اور مپال چل کتے ہیں، شوکی  
درجنہ کر کہا۔

پہلے ہیں تو پہلے دیں۔ ان کی پہلی چال ہی نے  
کھڑا لایا۔ فاروق نے جعل کر کہا۔

آزاد شیک ہے۔ ہم اپنی بجزیرے پر ادا  
کرے یا۔

بہت بہت شکریہ۔

لیکن بھئی۔ والپی پر کیا ہو گا۔ جب تم لوگ لائی  
کار نہیں پہنچ گے تو تھارے ڈائرکٹر صاحب کیا ہیں  
کہ میں گے۔

بیکا ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ایک نے کہا  
کلوں ثیر۔ دیکھا جائے گا۔  
ان کا سفر جاری رہا۔ پھر جزیرہ نظر آ

بیک اب چھلانگیں لگا دو۔ یہاں سے تو تم جزیرے  
لپھا دی کر سکتے ہو۔  
اہ! اپ کا بہت بہت شکریہ۔ اپ لوگ بہت

ہن۔ نہیں۔ وہ ایک سماں تھے جو لے۔

اچھا خیر۔ تھارے بارے میں غور کرتے ہیں، پہن  
واڑہ جو ہے۔

غور کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اپنیں سمجھ دیں،  
وہنا ہی بہتر ہو گا۔ سپوں سے دوستی مٹی ہی پڑائے  
شوکی نے ہلدی سے کہا۔

شوکی کا خیال بھی تھیک ہے۔ پڑ بھئی۔ قم من  
میں چھلانگ ہی لگا دو۔

وہ مارنے لے۔ کیا آپ اپنا فیصلہ تبدیل نہیں  
کر سکتے۔

وہ اصل کوئی راستا نہیں سمجھ رہا۔ اگر چادری عادی  
نہ ہوتا تو اور بات سچی۔

ایک اور ترکیب ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا  
چلو بت دو۔ اگر جول کرنے کے لائق ہوئے تو نہ  
مان میں گے۔ اپنکرد جھسید جو ہے۔

بزردیک ہی ایک جزیرہ آئے ملا ہے۔ جیسی اس  
کے قریب اتار دیں۔ والپی پر آپ کا بھی چاہے تو  
بھیں سے بیجیے گا۔ درخت ہم کسی جہاز یا لاپچا پر  
لے میں گے۔

اپنے ہیں۔ ان حالات میں بھی ہم پر رہنم کر دیتے ہیں۔ کافیہ حاصل کرنا ہی چاہتے ہو تو یہ کہ ہی گلزار  
ہم آپ کی جگہ ہوتے تو شاید کبھی رحم نہ کر سکتے۔ اپنے امہل جو شد نے دو فون رائفلیں ان کی طرف اچھا  
کون پیش کیں۔ ایک نے بھراں ہوئی آواز میں کہا۔ اسے پہلے رائفلیں وہ اپنے قبیلے میں لے پکے تھے  
ہم سلان ہیں۔ ایک اللہ کو مانتے والے۔ اسے ارسے۔ آپ کی رہیے ہیں۔ فاروق نے  
»اوہ۔ مسلمان۔ وہ بولے۔  
کافیہ رائفلوں کی طرف لے کر۔

»ہاں! دیے بھی۔ پس تو یہ ہے کہ ہم لے لائیں، وہ ناروی۔ ہم اپنے ایمان کی طاقت اتنا چاہتے ہیں،  
پہل دیا ہے۔ اپنکے جو شد بولے۔ اس سلک نے اپنی واقعی پہل دیا ہے۔ تو یہ  
کیا مطلب۔ کیا آپ ہمیں یہاں نہیں آتا رہتے۔ ساتھ ہی سفر کریں گے۔ ورنہ ہم سندر میں  
ایک نے گھبرا کر کہا۔  
ہاں! صرف بیکی۔ ہم تم دو گوں کو یہاں خیز نہیں کریں گے۔ اگر دار آواز میں کہا  
دیتے۔

تو پھر کیا آپ ہمیں۔ ہمیں۔ جوکی نے مردی کی ایک اور اس کے ساتھی نے پر سکون انداز میں  
آواز میں کہا۔  
»نہیں۔ تم غلط بھے۔ ہم تھیں ہلاک شد کر کر کر ان کی طرف دیکھتے رہتے۔ آخر بیکی  
گے۔ بلکہ اپنے ساتھ ہی لے جائیں گے۔ میرا خالیت۔

اب تم دو فون کا ذہن بدیں گیا ہے؟  
»ہم ساب ہم رائفلیں نہیں چلا سکتے۔ ہم اپنے  
ہاں اہم اپنے اندر تبدیلی تو جہت حسری کو بہت کی جہت نہیں پا رہتے۔ ان الغاظ کے ساتھ  
جوکی نے کہا۔  
»اچھا۔ تو اپنے رائفلیں پھینک دیں۔

اد ان کے چڑوں پر مسکا جیسیں تیر گئیں۔

اب تم جمار سے ساختہ چلے گے۔ اپنکا کامران نہ۔ اپنکے اپنکو جو شدید بولے۔  
 بہت بہت شکری۔ یہ اس وقت بھیب کی کیتی۔ اپنکا اور کاگ۔ اپنے بھیں برخواہ ٹرانی ایگل کے بارے  
 ہیں۔ تھوڑی دیر پہلے ہم پر صرف دولت کا بہوت بڑا کٹے ہیں۔  
 اور اسی بھرت کی موجودگی میں انسانیت نام کی کلہ۔ ہذا۔ ٹرانی ایگل۔ یہی نے ایک طویل سرد آہ بھری۔  
 اندر نہیں تھی۔ لیکن اب ہم اپنی دنیا بدل بولے۔ ایک برخواہ ٹرانی ایگل۔  
 ہیں۔ پتا نہیں ایسا کیوں ہے۔ یہی نے کھسا۔ اپنے اس کے بارے میں کیا جانا چاہتے ہیں۔  
 انداز میں کہا۔  
 میں اس ان کی کیا پڑھ کر لکھتے ہیں۔ اپنکا کامران مرزا مکارے۔  
 کے قریب سے گور گئی اور آپ دفعوں نے ایک بڑا بھر۔ اس سلسلے میں ہم سے بہتر اور آپ کو  
 زندگی پکھ بھی نہیں۔ لہذا آپ کے خجالات بدل بھی دے گا۔ یہی نے کہا۔  
 اس دنیا میں اکثر لوگوں کے ساختہ ہوا ہے۔ اپنے کیے۔ آست نے بے چین ہو کر کہا۔  
 خوش ہونا چاہیے۔ پر وفسر داڑھ بولے۔ ان فری کر۔ سیرے والد ایک بہت مشہور سیاستکر  
 ہیم۔ ہم بہت خوش ہیں۔ یہی نے کہا۔ اسے والد ان کے نائب بنے۔ ساری زندگی ایضھے نے  
 آپ کے ساختی کا کیا نام ہے۔ اپنکا جو شہنشاہی گواری۔ جہاز رانی کے علاوہ کوئی کام نہ کیا۔  
 ایک ایگل کے بارے میں انھوں نے بھیں الی ایک  
 کاگ۔ وہ بولہ۔  
 شکری۔ اب میں اپنا اور اپنے ساپتوں کا تقدیم  
 دیتا ہوں۔ اپنکو جو شدید نے کہا اور تھارٹ کا کیا۔ ہذا۔ بت تو یہ چماری خوش قسمت ہے۔ کہ ہم نے

تھوڑی دیر بعد وہ پھر پُر سکن انداز میں لے لیا۔ ان کا موت کے گھنث نہیں اتنا رہا۔

میکن ہم تو اسے اپنی خوش قسمتی خیال کر بے۔ میکن نے الجھن کے عالم  
لے سیران ہو کر کا۔

اور وہ مسکرا دے۔ فاروق بولے ہمہ نہ  
ایسا۔ جو آپ نے پشت والدین سے سنی ہیں۔ اپنے  
معلوم ہوتا ہے مشر کاگ بہت خوش مزاج یا کہ  
ایسے بلدی جلدی کہا۔

بیچ کچھ میں۔ دیے آپ لوگوں کے امداد کیا ہے۔ ایضاً ایسا۔ اور یہ بیچ کر  
ہم برمودا طرافق ایگل کا راز جانتے کے ہیں۔ آپ لوگوں کو ہرگز ہرگز دھوکا نہیں دیں  
ہیں۔ ایسا طریق سے پانکل یہے تکڑے ہو جائیں۔ چیکی بولا۔

ہماں۔ دو قوں ایک ساتھ باتے۔

پتے ہی ہو چکے ہیں۔  
یہ مطلب ہے۔  
جہاں غائب ہونے کا پہلا واقعہ ۱۹۸۰ء  
گوا قرباً ڈیڑھ سو سال گور پکھے ہیں پتے ملے  
جہاں ہیں۔ دہان ہم آپ کو ایک چیز دکھایں  
اس وقت سے آج تک اشارج، دن اس اہم کام

خکون کے ساتھ مان ایڑی چیزیں کا زندگا ہے۔ ایسے ایسے چیزیں دیکھی نہیں لے سکے۔  
تو وہ اس راز کو معلوم کر سکے۔ اور نہ جہاں

کو مطلب تھیں ہے۔ اس چیز کا تعلق بھی برمودا  
ہونے کے سلسلے کو ہی روک سکے۔ پھر بولا اب  
سکیں گے۔

بھار سے ساتھ بھی ایک ساتھ مان ہے۔  
میکن۔ پانچ کو مجھے چلانے کی اجازت دیں۔  
علاوه ہم میں ایک اور خاص بات بھی ہے۔ البتہ  
الحر نے ایک درسرے کی طرف دیکھا سب سے  
معنی خنز انداز میں مسکرائے۔

کہ رہے ہوں۔ کیا ان پر اس حد تک اعتماد کیا جائے کہ تم ہتھ پرانے عادی ہیں، اس کی آپ  
انکشہر جہشید نے فرمائے  
لدن مختلیا۔

عمرودر۔ کیوں نہیں۔ خان رحمان۔ تم نہ نے اسے ایک طے کے لئے گھوڑا پھر  
آمد گئے بعد وہ ایک جوڑے سارے

دہے تھے۔ ساحل پر بھی اخفیں ایک ہوتے ہیں اور کامی برمودا مکون کی کامیزیوں میں سے  
چھوٹا جہاز نظر آیا۔ ہے وہے کے لیکے ہتھوں اب بیب ہے، اور یہ کافی ہتھ کم لوگ  
کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ رئے کا درجہ  
سرداخ کر کے باقاعدہ ہے۔

ہتھ کم لوگوں میں اپنے دونوں ہیں شامل  
انھوں نے اس جہاز کو ہریت ہوا کر رکھا۔ اُنہوں نے نام انتساب نہیں جمل کر کیا۔

دیکھا۔ پھر ان کی قدری جیکی اور کالگ پر جم گئی۔ اسکل تھیک بھا۔ خیراب میں کامی بیان  
کیا اپنے ہمیں ہیں۔ یہ جہاز دکھانے سے غایل ہے۔ تھیک پانچ گھنٹے کے سفر  
لاے تھے۔ ۱۹۱۳ کے قریب پنچھی۔ یعنی اب پھوٹ کر  
ہیں؟“ دونوں ایک راستہ ہوئے۔ ایک ہے آگئے ہیں۔ اس یہے بھارا  
اس میں کیا خاص بات ہے۔ اور اس کا دوسرے ہے۔ اس کا بن گیا ہے:

ایکل سے بھلا کیا تعلق ہے، آصن نے بے قیانیت نہیں۔ انکشہر کامران مرزا نے کہا۔  
ہریت پر تذکرہ رکھے۔ پہلے ہم اس جہاز کا اندرونیہ کا ہے۔ اس میں تیرہ سو مسافر  
میں وضاحت کرنے گے۔ پھر اپنے جہاز کا صاریح کیا جہاز کو آٹھ لینڈ پانچ سو متر سطح  
کے اچھا ہی ہوا کہ بھاری طلاقات اپنے لوگوں سے۔ جہاز بالکل درست حالت میں تھا۔ سمندر  
ہم درست بن گئے۔ درست آپ نے جانے کے لیے جمع۔ اس کے ملاج بھی بہت تجوہ کا رکھتا

بہ کر لیں۔

ان کی ساری زندگی بھری جنمازوں میں ہی گوری چمکتی تھی اور موڑا مکون بہان سے سات گھنٹے کے راستے  
روانہ ہوا۔ پہار دن تک اس کا سفر جادی ملے۔ جہاز دہان سے بہان تک آیا۔ لیکن ان سات گھنٹوں  
ربے۔ لیکن پوستے دن اپنکے ایک پیشام طلب کرنے والا تھا۔ تاریخ تھی جو خرپڑا نہیں ہوا۔ اس وقت  
آواز میں کہا جاتا ہے: اس اڑپڑی تین راقوں سے۔ اور انشدیدج کی یہ مریت کا بات  
ہم۔ ہم نہ جانتے کہاں ہیں۔ جہاز کی مدد کے ساتھ میں تھی۔ بلکہ جن لوگوں کے علم میں بھی نہ دامد  
کی جانتے۔ ہم نہیں جانتے۔ ہمیں کیسے ہو سائیں کی سئی گم ہو گئی۔ اُجھے تک اس بات کا کوئی جواب  
ساقریکی کیسے جانتے۔ اسی کا جا سکا۔ اور اب تو ایسے اور نہ جانتے کہنے واقعہ  
اور پھر پکتان کی آواز ڈوب گئی۔ اُنہوں کے اپنے ایں۔ اب آپ چاہیں تو اس جہاز کا معافی کر سکے  
اور لائپسیں اور ہوانی جہاز اور جیل کا پیر اسی جہاز۔ اسی وقت یہ پالک درست حالت پر تھا۔ لیکن چونکو  
یہ دوڑ پڑے۔ لیکن انہیں سچھ سختدر پر کلکھا۔ اسی وقت عورت گزر چکے ہے۔ جہا، دھرپ اور سمندری  
تکش ہدایت ہی۔ آخر کلاش کرنے والے اس جہاز کی وجہ سے یہ اپنا رنگ اور روپ کھو چکا ہے۔  
جہاز موجود تھا۔ پالک درست حالت میں۔ لیکن اسی پر ٹوٹ پھوت بھی چکا ہے۔ بہان تک  
ایک بھی نہیں تھا۔ نہ علیہ کا کوئی آدمی اور بھی غاموش ہو گیا۔

اوہ! ان سب کے سر سے ایک سانچا۔ کلیں انسانی مریت انگریز پر۔ اور اگر ہم نے پہلی مرتبہ  
اس کے بعد پورے جہاز کو چیک کیا تو اسی پر ٹوٹا۔ اسی پر ٹوٹا۔ اس دست جہاز حال گی وہی ہو گا۔ جو  
انگریز ہاتھ میں سانچے اُن کو کہ پکتان کا ہی خام میں ہو گا۔ اس کا ہوا تھا۔ لیکن اب چون کہ ہم ایسی ہوتی سی جیسی  
ٹوٹ کی گئی تھا۔ اس وقت تک جہاز کا جہا۔ اسکے پہلے ہیں۔ اسی صوف جہاز کو دیکھ کر آگے پڑتے ہیں۔  
چکا تھا۔ اس سے زیادہ تسلی خرپڑا نہیں۔ اسی پر ٹوٹے۔  
پالک عمرنا مٹا۔ جب کر۔

لیکن اپنے لوگوں نے ایک بات اب تک فٹ نہیں کی۔  
اگر اور یاد آگیا۔ وہ بھی سن لیں۔ اپنے کم علاج  
لکھا۔

وارد ۹۰ کیا ہے اُن کی آوازیں ایکسریں۔

اس وقت تک جو جہاز بھی غائب ہوئے۔ ساریں بھی  
تریا پہنچا۔ اس سال پہنچے اُن رجب کے پہنچے جگہ میا۔  
جہازوں کا بھی کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ یہ دادھ واقعیں  
جہاز ہوئے۔ اور بیرونیاً تکون پر سے گردے۔  
جس کے صافروں کا آج تک پتہ نہیں چل سکا۔ اور جہاز ہوئے۔  
لگے۔ آج تک ان پانچوں کا کوئی نشان تکہ نہ  
مخفی رہا۔

ہم شیک ہے۔ لیکن اب ایک ایسی دلائری بھر پڑی۔  
اُنکی یہی بہت دلپت واقع ہے۔ اور سننی خیز  
کہ جہاز اور سافر۔ بخختی وپس آگئے ہیں۔ وہ  
بھاپ جہاز کو دیکھ لیں۔ لیکن یہیں  
جانشی۔ تین گھنے تکہ وہ کامیاب رہے ہیں۔ لیکن یہیں  
خیریت ہے۔ خان رحمن جلدی سے یہیں۔

اس قسم کے تو کئی واقعات ہو سکے ہیں۔ میں  
لیکن ان واقعات کو پچھا رہی ہیں۔ تاکہ دنیا میں فتنہ  
ہر اس نہ پھیلے۔ دراصل سندھ میں یہ حد آمد رہ  
لیں۔ اس کے زدوں کی آتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں۔

یہ بہت ایم ہے۔ ان گفت بھری جہاز اس سے کوئی  
ہے کہ جو کوئی اس جہاز پر پڑھتے گا۔ وہ بھی  
اور ہر ایسی جہاز بھی اس پر سے گزرتے ہیں۔ ان تمام واقعیں  
کے باوجود اس راستے کو ترک میں کیا جا سکا۔ لیکن  
بڑی بجدیدی ہے۔

ہر ہوں شیک ہے۔ اب ذرا ہم جہاز کو دیکھیں  
کہ انہیں کے وک مزدور چڑھتے ہے۔ لیکن بدلہ ہی  
کہ اُن اتے ہے۔

غیر۔ آپ دونوں یہیں ہی رہیں۔ وہ ملائے۔ ہیلی کا پیر بھی آندا ہے گئے۔ وہ بھی جزوی  
وہ جہاز پر پڑھ گئے اور اس کا لیک بک راز ملے۔ آخر ایس کس طرح ہو گیا:  
دیکھنے گئے۔ لیکن اتنا خود گزر جانے کے بعد جہاں اپنے بھی ایک راز ہے۔ لیکن اس راز کو ہم  
لے سکتے ہیں۔ جب کہ پینتالیس سال پہلے کوئی ملائے تھے۔  
خدا۔ اتنا وہ واپس آ گئے اور لاپچھ پر سلاد کے ساتھ ہم یہ بات جانتے ہیں۔ کہ کچھ توگ ہیں۔ جو  
ان کا سفر پھر شروع ہو گی۔ جیکل اور کالی ملتے۔ اپسے میں داخل ہوتے کہ راتا جانتے ہیں۔  
حکون کی باتیں کرتے رہے۔ لیکن ان کی معلومات نہیں۔ کی واقعی۔ بات ہم آئی پہلی بار سن ہے  
اضافہ نہ کر سکے۔

سفر جیکی۔ آپ ہمیں یہ مودا ملکوں کی نیتیں۔ ہیں جی اتفاق سے معلوم ہو گئی ہے۔ لیکن جو شخص  
جزوی سے کی باتیں بتائیں۔ ہم نے سا ہے۔ اپسے میں داخل ہوتے کہ راتا جانتا تھا۔ اس کو  
سال پہلے تک اس جزوی سے پر لوگوں کی آمد و رفت تھی۔ ایسا گاہ ہے۔ تاکہ ہم اس سے کچھ معلوم نہ  
آہاد تھا۔ لیکن پھر ان واقعات کی بنا پر لوگ اس

کی رہائش چھوٹتے پڑے گئے۔ یہاں تک کہ فریڈرک الی ہے۔ ہم تو اس خیال میں تھے کہ جو طاقت  
خالی ہو گی۔ یہ بھی کوئی بیک بات نہیں۔ بیک اس کو قاب کر دیتی ہے۔ اسی طاقت نے یہ مودا  
یہ ہے کہ اس کے بعد اس جزوی سے کے چاروں طبقہ پر یہ بھی بقید کر لیا ہے۔ اور اس کے ارد گرد  
چنانیں بن گئیں۔ ایسی چنانیں جن پر چڑھا نہیں سکتا۔ جو کوئی کر دی ہیں۔

طرح جزوی سے کے اندھا داخل ہوتا قریب قریب ہاں کا ہے۔ کارنامہ اتفاق ہے۔ اسی یہے تو ہم یہ جو  
بکھر ہوائی جہاز بھی نہیں اتر سکتے۔ کیونکہ ادھر ان اس میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ المکمل کا رہا  
نوکیں چنانیں ہیں کہ جہاز ان سے غیر ایسا۔ ملائے۔

پر فیض داد پڑے۔

ہمارے باب پر رے۔ دو فون نے ٹھہرا کر کا۔ اپنے صاحب۔ اب آپ ہی بتائیں۔ آڑ = کیا  
آج پہلے ہر موڑا جزیرہ دیکھیں گے اور پھر اسی پہلے سکن ہے۔

میر کریں گے۔ ہمارے سال سے پڑی طاقتول کے سائنس دان  
میلے غائب ہی ہو جائیں۔ کاگ نے بکھار کر جاتے کام کھو جنیں لگا کے۔ اس باتے میں  
مالہ ہماری قسمت میں بھی ملکا ہے۔ تو کیا کام جانشی پہنچ سے پہنچ کی کہ سکتا ہو۔ پر فیض داد  
ہو جائیں گے غائب۔ فاروق نے من بنایا۔ چاری کے عالم میں کہا۔  
لیکن اس طرح غائب ہونے کا ایک فائدہ مدد اور مطلب ہے۔ دن ان پہنچ کے بعد آپ کچھ  
گا۔ آنکہ سکرایا۔

وہ۔ وہ کی۔ جیکی نے موز کر کہا۔ اتنا ضرور کروں گا۔ لیکن کامیابی کی امید ایک  
ہی کہ ہم غائب ہونے والوں کا راز جان لیں۔ جیسیں ہے۔  
مل۔ لیکن۔ کیا فائدہ۔ آپ دنیا کو بتاؤ کیا ہوں۔ خیر۔ دیکھ چاہئے گا۔  
لیکن گے۔

کوئی بات نہیں۔ جیسیں تو معلوم ہو جائے گا۔ اپنے مباحثت شروع کر لیں۔ ان دو فون  
میں ہماری نہیں جذب۔ غائب ہونے والوں کے ڈے کے آجائے کی وجہ سے ہماری محاذرات  
الفاظ یاد کیجیے۔ ہماری مدد کی جاتے۔ ہم نہیں بلکہ ہمارے بازوں کے دنگل اور توک جھوک کے  
ہم کہاں ہیں۔ ہمیں کیا ہو رہا ہے۔ پورا گرام دریان میں رہ گیا تھا۔ فاروق  
ہاں جوشید۔ مش جنگی ٹھیک کو رہے ہیں۔ غائب کیا یا دلایا۔  
ولئے مجھ مرنے کے وقت حکم اس راز کو نہیں بنایا۔

”بیان ہاں ضرور۔ کیوں نہیں۔ لیکن بھگا۔  
خواز کا وقت ہو چکا ہے۔“  
امنون نے وضد کیا اور خواز د  
لگا۔ جیکی اور کاگ سیرت زدہ انماز می  
دیکھ لے گا۔

## سمت در کا ہاں

ڈسے نارغ ہوئے تو جیکی نے حیوان ہو کر کہا۔

پیش دریں کیا کر رہے تھے؟

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے تھے۔ جس طرح آپ گرجوں  
ہاتے ہیں تا۔ اور آٹھو دن میں ایک بار عبادت کرتے  
ہی طرح ہم اپنے اللہ کی دن میں پانچ بار عبادت

تھے ہیں یہ اشناق تے اضھین بتایا۔

ہر روز پانچ ہار یہ جیکی نے حیوان ہو کر کہا۔

”اے بکر کچھ عبادت گلدار ہندے تو اس کے علاوہ بھی  
تکارتے ہیں۔ وہ زائد خمازیں بھی پڑھتے ہیں۔“

وہ ہماری عبادت اور آپ لوگوں کی عبادت میں بہت

لے چکے ہے۔

”لے چکے ہے۔ وہ کیوں تا۔“

"ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے ہلا نہیں۔ اور کوئی مشکل کثا نہیں۔ اس کی اپنی اس سبزی طاقت کی میں نہیں۔ وہ سازی کامات ہے اس کی اولاد ہے۔ اس نے کسی کو واحد مالک ہے، جو چاہتے سو کر سکتا ہے۔ وہ کسی سے جتنا گیا۔ وہ آکیلا ہے۔ سیکتا ہے اس کو روکنے یا ٹوکنے والا نہیں۔ اس کے لامبے دوسرے مذاہب کے لگ یہ عقیدہ نہیں کوئی نہیں جان سکتا۔ وہ جب کسی ۷۷ ارادہ کرتا ہے۔ آپ لوگ حضرت علیؑ کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔ کہتا ہے گُن۔ اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں بلکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نہ ہانسے والا ہے، اس کے سوا عجیب کا علم کوئی نہیں۔ کوئی اولاد ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد۔ اور یہ بھی میں وہ اپنے نہیں کو عجیب کی نہیں عطا فرماتا۔ حضرت علیؑ علیہ السلام نے اپنی امت کو بتا رہا تھا نہیں کو اور بھی یہت سے علم عطا کرتا ہے۔ اس کے بعد ایک بنی آنے والے ہیں۔ ان کا نام پیغمبر ہے۔ اور پوری کامات۔ اور پوری کامات۔ اور ایمان نہ لاتے۔ اور الفاظ نوکوں کو نہیں عطا کئے جاتے۔ اور پوری کامات۔ اور ایمان نہ لاتے۔ اور الفاظ سب سے تربادہ علم ہمارے نبی حضور اکرم حضرت ﷺ کے میانی دنیا کو چاہیے تھا کہ وہ حضرت علیؑ کے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف کمالات عطا فرماتے ہو ایک لاکھ پنجیں بیڑا کے لگ ہے۔ کے بعد اور اسلام کا اعلان کرنے کے بعد ان پر پیغمبروں کو نہیں عطا فرماتے۔ اس لحاظ سے تم ایسا ہے۔ آئین اخنوں نے کیا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول مبتول صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بند ہے۔ اس کا مقابلہ شروع کر دی اور ایمان نہ لاتے۔ ہمارے پلنڈر ترین ہے۔ کوئی ان کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتے یہ وضاحت بھی طبق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیکن وہ ہیں یہی تسلیم دیتے نظر آتے ہیں۔ کہ پہنچے عیاذی عربوں کو یہ کہا کرتے تھے کہ ایک ہے۔ اپنے اللہ سے مالکو۔ اور کوئی دینے والے نہیں۔ حضرت علیؑ علیہ السلام نے ان کی اور کوئی بگڑو۔ بنانے والا نہیں۔ اور کوئی پیشہ کی پیشہ دی ہے۔ ہم ان کا انتقام کر رہے

ہیں — جو شخص وہ آئیں گے ہم ان پر ایمان لے آئیں گے اُنہوں نے کہاں جلدی سے بولتا۔  
 پھر تم لوگوں سے نبیشیں گے — لیکن ہوا کیا — حضور نبی اُنہاں میں چلتے ہیں بنی آتے — سب کے سب اتنی تھے  
 عرب میں پیدا ہوئے اور وہیں اکھنوں نے اپنی بیوت ۲۰۰ بینی آن پڑھ دیتے تھے — اس لیے کہ بنی تو اہمتوں کو  
 کیا — اس لیے اکھنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوت بستے کے لیے آتے ہیں — وہ تو اللہ تعالیٰ سے  
 نہ ماننا — حالانکہ آثار احمد رضا خان سب کچھ ان کی تک دستی ہیں — الٹر تعالیٰ انجیں ہر قسم کا علم عطا فرماتا ہے  
 یعنی مطابق حقیقیں — اور پھر تم نظر لونی یہ کی کیسی کر لیں گے لیکن — لہذا دنیادی لحاظ سے وہ آن پڑھ دیتے ہوئے ہیں —  
 یدل کر دیا گی — چنانچہ اب اپنیں میں وہ صفات اُنہیں بدلنا تو کریں — ہمارے پیارے رسول حضرت محمد  
 — جن میں حضور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد لا جزاً اُنہاں میں وہ سال پہلے بیوت ۲۰۰  
 وہ صفات رہنے دیتے جاتے تو پوری دنیا اسکا نام دیا جاتا — اور یہ بتایا کہ اللہ کا کلام ان پر نازل ہوئے  
 کرتے — لیکن دینیات کے سرکردہ لوگوں نے اس کا نہیں — اس کلام کو وہ اپنے سماحتوں کے ذریعے الحمد اتے  
 اپنا کاروبار پنڈھ ہوتے دیکھا — اور اجھیں کے الفاظ بدل دیتے گے — وہ کلام اب قرآن کریم کی صورت میں موجود  
 یہ ہے اصل قصہ — اس پسکر و شدہ بیالاں کے — پہلی بات تو یہ کہ اس قدر بڑی، جامیں اور کائنات  
 کو خاموش ہو گئے۔  
 جیکی اور کاگ سکتے کے عالم میں ان کی باتیں ہے ملیں سکتیں۔ اگر شخص سے فرمز کر لیں کہ کسی طرح مکھا دیتا  
 رہے تھے — آخز بیکی بوللا۔  
 آپ کی باتیں سن کر حیرت ہوئی ہے — اس طرح رہا ہے — قرآن کریم میں رہتی دنیا کسکے حالات درج  
 اگر ہم زندہ واپس آئے — تمہم تحقیق کریں گے؟ — اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی قیامت  
 ضرور تحقیق کریں — لیکن اس سے پہلے ایک طرح کے حالات بتاتے گئے ہیں — قرآن کریم میں اسی  
 شیں ہیں — جس کی موجودگی میں کسی تحقیق کی نہیں دست

بُر جو بہیں بھی مل جو کہ آٹھ کی سائنسی دنیا نے تسلی کر دیا۔ اسی آزادی میں — غوب پیٹ بھر دو — لیکن برسوگا ان کے خاورش ہوتے پر جوکے نے پھر اپنی ہوئی آزادی میں اپنے کے بعد تھاری چھٹی باصل ختم ۔۔۔ اپنکلہ کامران " راقمی یا بائیں پہت حیرت اگزیر ہیں ۔۔۔ اور اس کا انتہا میں نہ چلایا ۔

تریے بتا ہے کہ ہم مگر اسی میں پڑے ہوتے ہیں، مسلمان دارے زمینوں پر بھی دراصل وہ سکون چھائی ہوئی ہے راستے پر ہیں ۔۔۔ درست مدھب پر ہیں ۔۔۔ ان مددات میں ہم بائیں کر ہی کیا سکیں گے یہ آصفت ہیں ۔۔۔ بھی ہات ہاتے کے لیے میں نے یہ تخفیف میلان دیا ۔

بے ہم و عده کرتے ہیں ۔۔۔ واپس پر تحقیق کرنے گے اور پڑھو شہر کے ۔۔۔

آپ کی بائیں پاکل درست ثابت ہوئیں تو عیسیٰ چھڑا پر تر بائیں ہو ہی سکتے گے ۔۔۔

" ضرور کیوں شہیں ۔۔۔ تحقیق بیت ایچھی بات ہے ۔۔۔ ملک بیک ہے ۔۔۔ ہم ضرور اس پر بات کریں گے جو شدید بولے ۔۔۔ کچھ دیر کے لیے پھر خاصو شی چھائی ۔۔۔ نہ کہ ۔۔۔ باتیں میں کوئی کام کی بات من مکمل ہے ۔۔۔ آفتاب نے چھک کر کہا۔

" آپ برسوگا ۔۔۔ فرانی ایچک کے ہارے میں کچھ ایسیں ہیں تھیں بالوں کے علاوہ اور لامیں سوچتا ۔۔۔ فرزاد نے جھٹا کر کہا۔

" جو بائیں ہمیں مسلم تھیں ۔۔۔ یا جو یاد آئیں بنا دیں اسیں بھی بھاگتا ہے ۔۔۔ اسی بھاگتا ہے ۔۔۔ کوئی اور بات یاد آئی تو وہ بھی بتا رہی گے ۔۔۔

ہم ملکری ہم کئی آزاد ابھریں ۔۔۔ کہیں آپ بڑے دارے تو نہیں ماس کا مطلب ہے ۔۔۔ ہم ایک بار پھر آنار ہیں ۔۔۔ بیل نے چھڑا کر کہا ۔

لے گیوں مصنف پختہ کا کوئی ارادہ نہیں۔ کس کوئی یہ بیکار

اور سے نہیں۔ ان سکون میں تسلی کہاں ہے؟ شرم کی بولہ۔ ۱۶۱

”جی ہاں۔ تسلی تویں ان سکون میں ہے۔ لالی جڑا۔“ مصنف بیکار لوگوں کا کام ہے۔ نہیں بھی میں کریں مروق آیا۔ اور یہ کروں میں گھسے نظر آتے ہیں۔ ایں ان سکتا۔ آج کل تو مصنف لوگ بہت کھا کر آفتاب نے غصیلے پینے میں کہا۔

”ہمارا کام اس کے بغیر جو چل جاتا ہے؟ اشناق مکمل۔“ اب نہیں۔ چند ایک۔ باقی دوچارے تو بھروسے کے یہی

”یہ اچھا طریقہ ہے۔ مار کھا کر کام لکھنے کا۔“ اس کے بعد میں اور باتا

”مصنفوں کی پائیں کیوں لے پیٹھے۔“ کیا کوئی اور بات

نہ ملتی۔

”مار کھانا دراصل صحت کے لیے پہت مفید ہوتا ہے۔“ اس کے لیے۔ فرجت نے انہیں گھردا۔ اخلاق نے کہا۔

”یکن بھی۔ اخلاق۔ تم کوئی عاص صحت مند تو نظر پڑے۔ فرجت نے میں کھانگیاں فال کر جیں۔“ فرجت خوش آرہے۔ فاروق کے لپچے میں سیرت در آئی۔

”میں مار کم کھاتا ہوں نا۔ اس معاملے میں شرم کیجاں۔“ کیا ہی جو تو۔ تو کیا اب تک وہ منہ میں ہی ہوتیں۔

سب سے آگے ہیں۔ اس نے جیھیپ کر کہا۔

”غذ کوئی نہ آ بے کئے کہوں جا رہے ہوں۔“

”اے۔ غذ میں۔“ مار بیٹھوں گا۔ میں بہت بیگبی ہے۔ بلکہ اس کی برقی میں کر کہا۔

”یہ مار بیٹھوں گا۔ میں بہت بیگبی ہے۔“ کیا مار بیٹھوں گا۔ ایں ہے؟

کچھ۔ مار کھڑوں گا۔“ فاروق بولتا۔

”تو بہت خطرناک اخڑ ہے۔“ نے نئے مدارلات کی لیکے کہا۔ اس اور۔

”تم اس کیوں نہیں کرتے۔“ آصف غبار کر بولا۔

کچھ ڈالو۔“ آفتاب نے بھتا کر کہا۔

"سی — کون اثر — " پر دفیر و اور دبے و چہانی کے ماننے والے مسافروں کی گھٹیاں وہی ٹامن بتا رہی تھیں — جو  
پر لے۔

"جی — بوق کا اثر — " جو اور اسے دبے و چہانی کے ماننے والے مسافروں کی گھٹیاں وہی ٹامن بتا رہی تھیں — جو  
پر لے۔

"بوق کا اثر — کیا مطلب — کیا بوق کوئی اثر ہے۔" مسلمان طے کرتا رہا ہے — ناہر — تین گھنٹے  
پہنچنے والوں کے لیے میں بلکہ حیرت اور — بادشاخون میں رہا — ان تین گھنٹوں کا عالم اس

"بیٹے — بوق کا اثر نہ ہوتے کی میں ایک بیبا ایسا کہا اب تک اور مسافروں کو بالکل مسلم نہیں —"

"— ان کو اثر تو کسی بھی پیش کا ہو سکتا ہے۔" بیبا — تو آپ بوجوں کے ساتھ بھی ایسا قادر ہو  
ہوں۔ یہ بات تو جیسی ہے — مسلمان بھی پہنچنے والے بیکیں کو بولا۔

"ہو رہا ہے۔ اور میں خود کو غائب محروس کر رہا ہوں۔" — باقی تھیں — اشارہ جو سے روانہ ہو کر ہمارے لئے  
رہا۔

"ارے باب رے — ہم برسوں کی حدود میں پہنچنے والے کیا۔"

"اڑ شروع ہو گیا۔" شنکی کا تپ اعضا۔

"اڑ مطلب ہے۔" اس قسم کے واقعات اب تین  
"ویسے کتنا ملا آئے۔" اگر..... فاروق کے کہاں اسی پہنچے ہیں — تین واقعات تو ہمارے علم میں  
چھپے پر مسکراہست حق۔

"اس طرح تو ضرور ہی ملا آتے گا۔ اگر تم دریمان لئے اسیں ہوئے تھا۔ یعنی آخری پیغام۔"

"جاوہر گی۔" مسعود نے اسے گھسدا۔

"میں کہ رہا تھا۔" کتنا ملا آئے اگر ہم سب برسوں کی حدود میں پہنچنے والے خلپ تباہیں رست نہیں بتا رہتے۔  
میں کہ ملوں کے لیے غائب ہو جائیں — میں اشارہ جو کسی اور درد کریں۔ ہم تینیں جانتے ہیں کیا ہو رہا ہے۔  
چہاز کی طرف — جو ہمارے لئے میں تین گھنٹے رہے ہیں — وہ آخری پیغام جو ایک چہاز سے موصول ہوا۔

اور پھر ان کی آjawan دسمی گئی ۔ مجھی حضرت نہ داواز شد ۔ اما فرمادی رہی کہ اس کی آjawan اور سے جسم میں سنتی کی ہےں امّت رہی ہیں ۔ فون وہ تجھ کا دیا ۔ برسر وہ کی چنانیں ۔

جس سے جسم میں سنتی کی ہےں امّت رہی ہیں ۔ فون وہ تجھ کا دیا ۔ برسر وہ کی چنانیں ۔

جوسنا ہے حواس پر ۔ منور علی خان نے ڈرے لے لیا اور اپنے گئیں ۔ پھر ان کے منہ مارے خوف ہوئے کچھ رہ گئے ۔ اس قدر بندہ اور کلی چنانیں میں کما ۔

اور منور علی خان ۔ تم ہی ہمارے درمیان وہ را نہیں کیا کہ اس کی کچھ میں پہنچیں ۔ وہ چاندی کی ۔

جو برسر وہاں جس سے کوچھ ایک ورنہ دیکھ پڑے ۔ میں قیام ۔ یہیں لگتا تھا ۔ میں اپنے بردن مندرجہ لیکن اب برسر وہاں جزیرہ بھی پہنچی حالت میں کام ہے ۔

اور ۔ سوتھی اس وقت لکھا جوا تھا ۔ سوچ کی اور وہ لوگ کام ہیں جو ہمارے ناسے میں نہیں ۔ اس سے یہ چنانیں عجیب چیک پیدا کر رہی تھیں ۔ اور

اور وہ اس معامل میں دشمنی سے نکل دیں مسلسل وکھا نہیں جاتا تھا ۔

رسنے تھے ۔ ہمیں اس معامل میں دشمنی سے نکل دیں مسلسل وکھا نہیں جاتا تھا ۔

”کم برستہا جس سے سامنہ ہی نہیں جوا ۔“

”وہ یہ غصہ کر پچکے ہیں کہ ہم ان کی ایک نہیں دیکھ سکتے ۔“

اور نہ کوئی چلنے دیں گے ۔ اس سے بے پارے ہیں ہم ۔ اور اس کے دوسرا طرف وہ سمجھوں ہے ۔

اگلے ہر گئے ۔ تھا صفت نے خیال نلاہر کیا ۔

”ہم ! ہمیں کام جا سکتا ہے ۔“ بات بھی ہر سکتا ہے اور اس میں پھیل ہوا ہے ۔

ان کا واڑہ کام مشترک ہو اور جیب کو قبضے خلیاں لے ۔ وہ سین بزار میں ۔ کیا ہماری لائچی میں تر ان کا کام ختم ۔ پر وہ آگے اطلاع دیکھ دیتے ہیں ۔ ”کہ ہو گا ؟“ منور علی خان یوں لے ۔

کچھ لوگ ہماری حد سے محل کر آپ کی حد میں آرہے ۔ ”کہ اب بت بھا ذخیرہ رکھنا بیاگیا تھا ۔“ جو کو را چون ۔ منور کوئی ایسی ہی بات ہوگی ۔ ”اب ۔“

”میں ۔“ پتھے ہم اس جزیرے میں داخل ہوں گے ۔

”چل کر مسلم ہو گا ۔“

ان پکھر جو شید بولے۔

”یکن کیسے — جیزیرے میں داخل ہونے کا ایسا کار راست نہیں ہے — کاگ نے کہا۔

”راستہ ہے — ہمیں یقین ہے — اور یہ دوبارہ آن کر کے رہیں گے۔ آخر اس جیزیرے کے ارد گرد یہ چنان لکھے آگئیں — جب کہ پندرہ سال پہلے اس کے آگر اس طرح کی چنانیں ہرگز نہیں تھیں۔“ ان پکھر کامران منڈے پاندی میں اسے شارت کرتے کی کوشش کر رہا ہوں پچھے میں کہا۔

”لائیں اس بات کا گواہ میں ہوں — میں اس جیزیرے پر — یکن یہ نہیں پہل رہی —“ متعدد علی خان نے چند دن گزار چکا ہوں —“ مندر علی خان بولے۔

اپنے اپنے نے ایک آواز سنی — ایک بیٹی تین آنٹاں بنا رحم کرے — ابھی تو ہم اس تکون کی حدود میں آخھوں نے اپنی زندگی میں اس جیسی آواز پہلے نہیں لیتیں — آفتاب نے کہا۔

—“ حق — نہ جانے کیہیں — ان کے روکے کھڑے ہوئے — ابھی تو ہم بر مودا جیزیرے سے بھی قاططے پہر ہیں؛“ دوسری چیز اگلی بات = ہوئی کہ لامع خوار گردانی افسوس مارب — آپ خان رحمن کی مدد کریں — ہم مندر

—“ اپنے بیتے ہیں：“

—“ بولے اور کنٹرول روم کی طرف

—“ اپنے مندر پر نظریں جاؤں — اور دو دلک کوئی

بیوی نامہ مولی بات نظر نہیں آتی۔

کچھ نہیں ہے — کچھ بھی نہیں ہے ۔

لیکن وہ آواز — اور لائیخ کیوں رک گئی ہے ۔

ایسی بنتا ہے کہ آنکھڑا اس قدر اونچائی سکتیں چکیں  
اور آنچھیک بھی دین — آنکھڑا کسی توکیل چنان  
الی ہائے — تو جس کیا ہے — ہم میں کون اسی ہے  
یہ — یہ شارٹ ہو گئی ہے — قان رجحان چنانے  
آری کے ذریعے اوپر دہان سکتے ہو گئے ۔ کہاں  
شاید اس آواز کا انرختم ہو گیا ہے — پرد خیر اور ایسا  
کامات کا جائزہ لے سکتے تھے — منور علی خان  
آواز کا اثر — ان کے منے سے لگتا ۔

چھوٹو پر اٹھنے والی جمایاں آہستہ آہست کم ہوتی بلکہ اور باتے ہوئے ہوئے ۔

وہ چنانوں سے زردیک ہوتے ہیں کہ اب پہنچتا ہے اور کوہ پیچا بھی تو چڑھتے ہیں ۔

کے ساتھ تھیں — سندھ کی نمرں ان سے پرسکھے اداز ہے ان — لیکن وہ بھیں مھوک مھوک کر اوپر پڑھتے  
مکما رہی تھیں ۔

کیا خجال ہے — ہم ان پر چڑھتے ہیں یہ اپنے بھائیوں کا ہے — ہم بھی بھیں مھوک سکتے ہیں ۔ ہمارے پاس  
بھائیوں کا ہے ۔

ہرگز نہیں — منور علی خان نے پر زور لیتے ہیں کہ — پلا کام آنکھڑا پھٹانے کا ہے — میں کوشش

مل — لیکن — ہمیں بزرگ سے میں واٹ جو ناپڑے اور اس متوسط علی خان ہوئے ۔

منور علی خان — تھا را آنکھڑا کہاں گی ۔ اپنے کاموں کی منور علی خان — تم کامیاب نہیں ہو سکو گے ۔ اسکو  
مرنا نے بھٹا کر کیا ۔

آنکھڑا بھلا یہاں کیا کرے گا ۔

کیوں — کیا ہم آنکھڑے کو ان توکیل چنانوں سکتے ہیں کہ تم ذہنی طور پر بیٹھے ہی شکست مان چکے ہو۔  
اپنے اور کہ آنکھڑا اور پہنچ نہیں پہنچ سکے گا ۔

اچھاں سکتے ہیں ۔

جو آدمی پہلے ہی فامن طور پر شکست کھا پکا ہو۔ ان انھوں نے ملکوں کے سنتے کو ہیں دیکھا۔ وورپیجنز کے نہیں ہوا کرتا۔ اس لیے تم آنکھوں بھے دو۔ ” یہ ان کا چارکہ یا۔ میں کوئی بیب بات حسوس نہ ہوئی۔ ایک منٹ۔ ہم اس نیکر ڈنائیور کو جھوٹ دیتے۔ اگر اونتے کے قریب تھا۔ ایسے میں پر واقعیسر داد دیوں۔ میں کامگو کو یہ۔ اونتے جس قدر ہائیک سخن میں۔ ان میں سے تو پہاں کسی

”ادہ ہاں۔ راقی۔ اے جزیرے میں لاٹل ہوتا ہیں اکابر الظریفیں آتے ہیں۔“  
رات معلوم تھا۔ اس کا مطلب ہے۔ اپنے کے ان کی دیہ یہ ہے کہ سندھ میں کسی کو سمجھ کسی قسم کی تجدیلی  
چڑھنے کے بجائے۔ پہلے ہمیں وہ رات تلاش کی جائے۔ اکابر الظریفیں آتے ہیں۔ اور نہ ہی چہارہ غائب ہوتے  
ہم اس طرف کے لیے پہلے جزیرے کے گرد ایک پلکانی دفاتر ہر مرتبہ ہوتے ہیں۔ نہ غائب ہوتے  
ہاں ادفات یا خاص دن ڈیں۔ کل افادہ ان سو  
ہا۔ اسکے پڑھید بولے۔

”تو چیک ہے۔ پکر لے یتھے ہیں۔“  
لائخ جزیرے کے گرد پکر لئے گئے۔ یہ کوئی پیش اور تبس اچانک ہی ہو جاتا ہے۔ اور ہو جاتے  
جزیرہ نہیں تھا۔ بہت لباچوڑا جزیرہ تھا۔ پکر لائے تھے اس ہی پتہ چلتا ہے۔ کہ کیا ہو گیا ہے۔  
وہ ران مندر علی خان نے بتایا۔  
”پندرہ سال پہلے تو اس جزیرے میں پرانا ایک شرکاں نہیں تھا۔ وہ اس وقت دو دین پہ نظریں جائے میختا تھا۔  
اس کا مطلب ہے۔ ہمیں پکر لئے گئے میں ایک اس سے بہتر تھا۔ تم کہتے... سین ہاروہ۔“ آنکھ

گل جائے گا۔“ شوک بوللا۔  
”لاروچ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ وہ تو سندھ  
” تو گل جائے۔ ہمیں لگنے کا کرنا ہی کہا ہے۔ لاروچ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اب تو ان سب تے  
ایک سوت ہیں دیکھے جا رہے تھا۔ اب تو ان سب تے  
قادروق مسکرا یا۔  
پہلے جزیرے کا پکر لئے میں دل گھنٹے ہوں۔ ان نظریں جاویں۔

”بھی اُخْر کیا نظر آ رہا ہے؟“ خان رحمان نے منہ بنا لیا۔

”ادو! میں نے بھی دیکھ لیا۔ اس طرف بڑے پلہ خان رحمان نے بنا لیا۔

”ان میلوں کے تعلق جہازوں کے قاتب ہوتے سے تمام واقعی قاروچ — تم نے تو کام دکھایا — پروفسر اس سب سے — لیکن ہمارا خیال ہے کہ جزیرے میں جانے والوں بولتے۔

”کیا آپ لوگوں کا اشارہ ان بڑے بڑے بیلوں کی طرف ہے؟“ اسکا ہے — اتنے بڑے بڑے بیلوں کے بیلکل کے لیے میں سیرت حق۔

”نہ!“ — باصل — ”پروفیسر داؤد بولے

”جیکھا اور کالا جیلان تھے — لائچ کو بیلوں کی طرف جا رہی اونکھ کو رہا ہے۔ اور سمندر کے ذریعے ہی جزیرے پر آگئیں حق۔ اس کے تزویک پیش کر لائچ کو روک لیا گیا اور وہ ان بیلوں کو خوار سے دیکھنے لگے۔

”ان کے منہ سے نکلا۔“

”آخر ان بیلوں میں ایسی کیا خاص بات ہے؟“

”اُپ دو دین تبدیل ہو چکی حق۔ اور سمندر میں اتر رہیں تھے کہا۔

”بیلوں کی سیدھی میں نیچے اتر رہتے تھے۔“ بیلوں

”سمندر میں بیلے — اور وہ بھی نیچے سے آ رہے تھا۔“

”سلی پر شہیت رہے — نہ جاگ دیکھو کے بیلے تھے۔“

”مات طاری ہو چکی حق۔ اور پھر انھیں بیلے ایک آپ لوگ دیکھتے تھیں۔ ایک لائن کی صورت میں پلے اور تھیڈ کرتے ہوئے نظر آئے۔ راست اب قدے سے رہتے تھے اور پچٹ رہتے تھے۔“

”یہی بات تو میں نے دو دین میں دیکھی تھی!“ فاروق بدلے

”لائچ کو اُپ دو دین میں تبدیل کر لیں۔ ہم نیچے چلیں گے۔“

”بیکن کیوں — وہ کیوں ماقف نہیں — آجت کے نہیں۔“  
 ”اُس لیے کہ وہ دراصل ملکیں ڈلا تیر نہیں تھا۔ اور اُس کی بھی ہم پختے فانے تو نہیں۔“  
 ”اُسے میں تو واصل ہوتا ہے۔ چاہے پہنچ کر واصل ہوں  
 پہ تابعی لوگوں کا سماں تھا۔“  
 ”تھا۔ تو کیا — جنہیں پہ تابعی لوگ ان جہانوں پر ہیں۔“ اسپکٹر جیشہ سکاتے۔

”نامہ کر دے ہیں۔“ خان رحمن بولے۔

”خیریہ ہات تو نہیں ہو سکتے۔“ کیوں کہ پندہہ سال پر اسی پہلے بہت تیری سے ملکتے موسوس ہو رہے تھے۔ اور  
 کے گرد چنانیں نہیں تھیں۔ اور جہازوں کے نامہ اس نامہ کی آمد و رفت کی وجہ سے ہی یہ علیحدہ سندھ میں دروازہ  
 کا سندھ بہت پہلے شروع ہو چکا ہے۔ اسپکٹر جیشہ نے خداوند کی۔  
 ”میں سردار ہیں۔“

”پتا نہیں کیا اسرار ہے۔“ منور علی خان بڑھا۔  
 ”ان میں کے۔“ پروفیسر والدو پر جو شیخ نظر آ رہے تھے۔

پندہہ منٹ کے سفر کے بعد اپنی پانی میں ایک بڑا ساندھ لگا۔ اُن سب کے مدد سے لگلا۔

نظر آیا۔ اسے دیکھ کر فاروقی سے رہا دیگا۔ فرمایا۔ اپنے لوگوں نے کیا کہا۔ ”ڈی کو زا بولا۔  
 اخلاق ان تینوں کو بتانے والا... اسلام کی تبلیغات پر روشنی  
 اُٹھا۔

”ایسے میں اسپکٹر کامران مرزا بولے۔“

”پانی کا دروازہ نہیں، سندھ کا دروازہ۔“ آقاب نے سفر کا وقت ہو چکا ہے۔ ہم کیوں نہ نماز بھی ادا کر سکیں؟  
 ”پانی کا دروازہ نہیں، سندھ کا دروازہ۔“ آقاب نے سفر کا وقت ہو چکا ہے۔ ہم کیوں نہ نماز بھی ادا کر سکیں؟  
 ”تو... جہاں بھی میں تک کو دکام۔ اب تک بھی تو جو دکاری۔ د جانے اور کیا کیا ہے۔ صافر کو بیوں  
 کیا کریں گے۔“ فاروقی نے اسے تھوکی بولا۔

”لیک ہے۔“

”خان رحمن — آبوزادہ اس دروازے میں واصل کر دو۔“  
 ”اُنھیں نے موسوس کیا کہ وہ پانی کی سطح پر آپکے لئے۔“

"ہائیں۔ ہمارے پان کی سطح پر ہیں۔ اور اور۔" فتوحہ نہیں تھا۔ جو اس راستے سے اندر آگئے ہو۔ صدمہ جلد مکمل نہ کر سکے۔ وہ بیت زدہ اخواز میں چاروں طرف پڑا۔ اور ہمارے کچھ خالی لوگوں کے علاوہ کسی کو نہ لامٹھنیں یہ رہے۔

"ہم۔ ہم اس وقت جزیرے کے اندر ہیں۔ سابق۔" فادوتی پول پڑا۔

— جزیرہ پر مروڑا ہے۔

"اوہ۔ اودہ۔ وہ حیرت زدہ تھے۔" لیکن شیں۔ کاظم کو تو ہمارے ہی کامنہ سے

اب انھوں نے لاٹھ کو پھر لاتھ میں تبدیل کیا۔ "ایسا۔" یا تھا۔ یا کیوں۔ اس کے پیچے کچھ جا سوں لیں بہت بڑی جیل میں تھے۔ جیل کا پالی بہت تیزی سے اپنے ساتھ اور خطرہ پیش کر رہا تھا کہ اس سے ناتھ نہ معلوم کر سکتے۔ جیل میں تھے۔ جیل کے کناروں پر بہت بڑا۔ اودہ۔ تومر وہی جا سوں ہوئے۔ پیچے حرکت کرتا محسوس ہوا تھا۔ جیل کے کناروں پر بہت بڑا۔ لیکن یہ سب پچکر کیا ہے۔ بس بڑی مشینیں لگی تھیں۔

"خان رحمن۔ جیل کے کنارے کی طرف پڑا۔ کافی نہیں۔"

چون کہم سب سے پہنچنے والا کریں گے۔" ہمارے تحریک تم دلگن سے می کربات کریں گے۔

چند منٹ بعد وہ کنارے پر موجود تھے۔ اور پھر دلگن کا پہنچنے کا اشارہ کے بعد نماز ادا کر رہے تھے جوئی انھوں نے سلام کیا۔ یہ اسلیکی روشنی، کے کامیں ایک طرف بُشتنے کا اشارہ اپنے ارد گرد بہت سے لوگوں کو پورے کھڑے دیکھا۔ ان سے۔ اشیں لاٹھ کو جوں کا قلنچھڑتا پڑا۔ تین منٹ تک ہاتھوں میں چوری اسلو تھا اور سارے اسلو کا رخ ان کی طرف تھا کہ بید وہ بہت سبھی سینہ ایک عمارت کے سامنے پہنچا۔

"تم لوگ کون ہو۔ اور یہاں کس طرف پہنچ گئے۔" اس دردناک انھوں نے چاروں طرف سے جزیرے کا

درجندرے کے دھان۔ سندھ کے راستے آئے ہیں۔" یا تھا۔ جزیرہ بہت بڑا تھا۔ لیکن باصل ہے آباد

وہ جھون ہے۔ جب سے ہم تھے اس جزیرے کو بنایا ہے۔ اقا۔ چاروں طرف توکلی چانین سراہٹا نے میسے کسی کا

- احمد کمرے بھی مکھوٹی بھسل کے تھے۔ بلکہ ہر چیز مکھوٹی نہیں

انقلاب گردہ ہی تھیں۔ برف جسی بیسیوں عمارتیں نظر آئیں۔ یہ دیکھ کر ان کے ذہنوں میں برمودا میکون کا لٹکاؤ ش

卷之三

سے ہاہر کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا — سوائے ان درگز کے  
اہم باتیں سے نظر ہو رہی ہے — یہ سانچہ دانہ کر  
جو اپنیں یہاں تک لائے تھے۔

لیکاں بڑیرے کی پوری آبادی کو یہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ بات مسلم کرتے ہیں تو یہیں ریپورٹ کرتے ہیں۔ تباہہ تر آبادی خود بخود اس بڑیرے کو چھوڑ کر جیتی جاتی ہے۔ ان سے بات چیت کرتے وقت باقی لوگوں کو ہم نے ملکے پر چھوڑ کر دیا۔ کسون کو ہم کیوں بخواہیں۔ اور ہاں۔ جبکیل کے گناہے ایسے تجربات میں گم ہو جانے چاہیے تھے؟

تو ان علمات میں سائنس و ان حضرات تجربیات جیسے مصروف بہب کی خلادت ہے

لدن کے اندر اپارٹمنٹ کی موجودگی میں ایسا کوئی کام نہ  
ہے اسکے جذبے بولے۔

"ہاں پاکل \_\_\_\_\_" وہی بولا ہر شروع سے ان سے باتیں۔ انہوں نے بہت چڑھتے ہیں۔ جب تمہاری کسری مختصر۔

"اور وہ تجربات کیا ہیں — جہازوں کو غائب کرنے کے قام لوگوں کو دیکھ لیا تھا۔ اگر وہ پاہتے تو تمیں اسی طبقے — قماری لائچ کو پھر ملے مجھے ملکروں میں تجربات ڈی

”ہنسیں۔۔۔ بیکن یہ بتائیں تم ہمارے آغصیوں سے ہی کی۔۔۔ بہت۔۔۔ لہذا انھوں نے ملنا جی پسند کیا۔۔۔ وہہ کم اس نے کہا۔۔۔

اور پھر جو حصہ وہ دنہ دا نے یہ سمجھئے، وہ خود بخوبی کھلائی۔ بازیں ان کا مشکلہ ادا کرنا چاہئے۔

وہ اندر راٹن جو گئے۔ اس علاحدت کی بہادت جس قدر باہر ہے ۔۔۔۔۔ ان کا شکریہ ادا کرنے والے مسکلایا۔

بیبا حقیقی اندر سے اس سے بھی زیادہ غیب حقیقی۔ مگر وہ ملکہ نہیں

اور پھر ایک کمرے ساتھ ابھیں پہنچا کر وہ واپسی ملائی۔ — دوستی اور پیر آسٹھی تھی — اس راستے سے نجی  
 "آپ جا رہے ہیں؟" ۔ جبکہ سمجھ کر میں نہ چاہوں ڈا  
 "ہاں! میری حد سینگھ میں آگئے ہیں؟" ۔ ہر ہم تھوڑ جاییں گے — کیدھن کہ آپ کو یہ چاہنا  
 "تو ہمارے یہاں پہنچنے کی اطلاع مسٹر بیانش کو ادا کا ڈا  
 "ابھیں اطلاع ہے — جب مناسب سمجھیں گے۔" اور میں، لیکن ہاتھوں تم لوگوں کا صفائی ہو جائے گا۔  
 لیکن وہ تم ہماری حکومت اور کوئی بڑی حکومتوں کے یہے  
 لیے دروازہ کھول دیں گے۔" اس تھے کہا۔  
 وہ لوگ اسی راستے سے واپس پڑے گئے — احمد بیٹے رہتے ہو ڈا  
 دوسرے کی طرف ریکھا۔  
 "بھروسوں کی طرح یہاں لا کھلا کیا۔" اب مسٹر بیانش نے — ہر دوسری بیٹے جاتے ہیں — فاروق نے خوش  
 کہ حاضری کی اجادت میں گئے۔  
 صہبت مدد — لکھنڈ کرو — دیواروں میں سے آہانگ اڑیتے دیتے — مذاصل میں نے ابھی ابھیں کچھ وو کے  
 "اڑے باپ رے — اس عمارت کی تو ریکارڈ اڑان کے بارے میں معلومات ماذل کی ہیں — اور  
 اس کے اندر میرے دھانٹ کے اندر آلات کے ذریعے  
 "بزمیں — میں نے تم لوگوں کو بیچاں لیا ہے۔" آہانگ بھردی گئی ہیں۔  
 کے پاک اتریں لوگ ہو۔ — جھکے ان گلت مخفراد پہنچا۔ کالا ہے — ایسا بھی ہونے لگا ہے۔  
 غاک میں ملا رہنے والے — لیکن اس بار تم بنت۔" اگریں وہ معلومات پڑھنے بیٹھا۔ — تو یہ دوستین  
 پہنچنے ہو۔ — "بیانش کتا چلا گی۔"  
 "وہ کیسے مسٹر بیانش۔" — تھوڑ کے لئے یہاں اگر اس بنت میں تمام معلومات میرے دماغ میں منتقل ہو  
 "وہ اس طرح کہ یہاں سے واپسی تم لوگوں کے ساتھ

"سترت ہے۔"

"تم پاہر تو اپنے بارے میں مجھ سے سوالات کر سکتے ہیں۔ لیکن دیکھیں — آپ لوگوں کا خیال بالکل غلط ہے۔"

"امچا پتا ہے — محمود کا سکھیہ کلام کیا ہے۔" قواریق — اسپ — کون سا خیال ہے؟

اذان اور انسانوں کو غائب کرتے ہیں، ہمارا ہمتو نہیں جلدی سے کہا۔

"دھت تیرے کی آواز سنائی دی۔"

"متعدد علی خان کون ہیں؟"

لماں سی اس جزیرے کو بند کیوں کیا گیا؟"

ایک عالمی شکاری — آواز سنائی دی۔

بند کے نامہ ہوتے کا راز جانتے کے لئے یہ بس کافی ہے — ہمیں یقین آگیا۔

"ترپر اس بات کا بھی یقین کرو۔" کہ میں تم تو ان سے اسپ "وہ ایک ساخت بولے۔

بنت سکتا ہوں اور تم میرا کچھ بھی نہیں بلکہ سکتے اور اپنا سو سال سے اس پلک میں ہیں — گا آخڑ جہاڑ کیوں نہ کہا۔ ایسا — صافر کیاں پلے جاتے ہیں بکر پرودا۔

"ہمیں ایسا کرنے کی فی الحال ضرورت بھی نہیں۔" اُز بھر کو لکھے کچھ لوگ بھی غائب ہوتے ہیں۔

آپ کا بھکردا کیا ہے — ابھی تیرے میں طے نہیں ہوا۔ بیان جانتے کی ہم سرقو کو مشتھ کرتے رہے۔

"خیر۔" اب میں تم لوگوں کو ٹھاکات کا سوچ دیتا ہوں؛ ابھی شہیں ہو سکے۔ ہم نے سمندر کی دل کو چھان

ان الفاظ کے ساتھ ہی وردوانہ کھلا۔ وہ اندر ماضی ہے۔ کی جزا کا کوئی حصہ بھی ہمیں نظر نہیں آیا۔ دل کوئی

— انہوں نے دیکھا۔ اتھر بالکل نہ نہیں جیسا ایک بڑا صفا۔ لاسک۔ الانی لاشوں کے پارے میں تو خیر سوچا جا

گری ایک آدم کری میں دھننا ہوا تھا۔ اس کے آس پارے اور بالکل نہیں جیلیاں بڑپ کر گئی ہوں گی لیکن جہانہوں کا

یا نہیں۔ اور ساتھے — آلات ہی آلات فصل ہے۔ اس ایسا بڑپ نہیں کر سکتیں۔ آخر دو کھان پلے جاتے

کے ساتھ کرسیاں پڑی یقین — ان کی طرف اشارہ کرتے۔ اُرٹ پھر جاتے ہیں اور بھی ان کے

دھوکے تو ہیں ملنے پا ہیں، لیکن نہیں ملتے۔ آئیں تک بیٹھنیں کر سکتا۔ "انپکٹر جیتید نے پرہنڈر لجھے ایک مگھڑ نہیں مل سکا۔ ان حالات میں ہم نے اسی جھیل۔

پر ایک عالمی تجویز کا وہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا، اس تجویز کا اعلان۔ وجہ یہ اس کے لمحے میں جبرت تھے۔

میں ہمارا ملک بینی انتشار پر رہنا س اور چند اور بڑے بھائیوں کا ذہن میں ایک بات بست دیر سے کلبدھ رہی ہے شامل ہیں۔ اور ہم سب مل کر غائب ہونی والے جانشیوں کی بات نے مجھے کچھ اور ہی سچنے پر بھروسہ کریا ہے؛ کہ راز حاصل کی کوشش کر رہے ہیں۔ آئیں نہیں تو "بھائی کی بات کیا ہے؟" بیان کے لمحے میں پہلی مرتبہ مل۔ "کل نہیں تو پہ سوں۔ سال میں۔ دوسال میں۔ وغایہ۔"

وس سال میں۔ یا چوتھی وقت بھی لگ جاتے۔ ہم اپنے اعلان اس طاقت کو قابو میں کرنے کے چکر میں راز معلوم کر کے رہیں گے یا

"اور میں۔" انپکٹر جیتید نے سوالیں ادا کیں۔ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ تو پھر پوری دنیا آپ

"اور میں کیا۔" راز جاصل کے بعد ہم جمازوں کی کلکتائی ہو گی۔

کہ سندھ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ اب بیان اتنی زور سے چلا یا کہ وہ سب بیان مدد

اس صورت میں بچاؤ کیا جا سکتا ہے؟

"اور میں؟" انپکٹر جیتید پراسار ادا کیں برائے۔ پھر جیتید بھی کم جراں نہیں تھے۔

"پھر دبی اور میں۔ آپ کیا کہا پا ہے تھے؟"

بیان نے جراں ہو کر کہا۔

"یہ کہ۔ آپ کسی اور پکر میں ہیں۔ اصل پکر

میں ہے۔" دباؤ لے۔

میں۔ یہ غلط ہے۔ اصل پکر یہی ہے؟"

وہیں کے جمادوں کو اس طرح غائب بھی کر دیا کریں گے۔  
اور پری ٹکلی جمازوں کو — اب ذرا خود کریں — دشمن تک  
نہ کوچمازوں کا ایک دشت ہمارے ٹکک کی طرف بلکہ رہا ہے  
— اور ہم اس رستے کو فضا سے ہی غائب کر دیں — تو  
اپنے گی۔ — ملا آجائے گا یا نہیں ۹

انہیں اُتیرے سونج ہے — آپ لوگوں کی ڈاپکٹ کامران  
سرسراتی گواز میں کہا۔

”کیا — آپ نہایں ہو گئے؟“  
”اُن بہت جلد آتے ہوں ہے ۱۰“

”کیا آپ کیا ہو گئے؟“  
”میں جیران ہو گیا — یہ خیال تھیں آئیے“ یا مطلب — کیا آپ لوگ کسی مدینک کچھ معلوم کر پکے  
”گویا میرا خیال ہائل دست ہے —“ اکھڑ جائیں۔

”عذر میں اس ٹکک پر نشان لگا پکے ہیں — جماں دے  
نے کا۔“

”اُن — ہم اس علاقت پر قبضہ جانا چاہتے ہیں۔“ اس علاقت کام کرتی ہے — اور اُن کی آن ریں جماز  
کو اس طرح غائب کر دیتی ہے۔ ۱۱ اسے میمنشیں یا اس ہو جاتا ہے۔ اب ہمارے تجربہ کا دوسرا مرحلہ شروع  
ہی چیز اس ٹکک پر سے گزرتے ہیں — تو ان پر کام کر دیا ہے — یہاں ٹکک پیچتے ہیں ہمیں ترہا بیکیں  
اُن فردوں ہوتا ہے — کوئی بیارہ البتہ آئیں ٹکک گئیں تو اُن کی دلیل ہیں ۱۲

ہو سکتا ہے۔ بھی ایسا جیسی ہو رہا ہے — لیکن اگر ہے تو ۱۳ —“ وہ ایک ساختہ بھرے۔  
علاقت کا ساز جان یا اور اس پر قبضہ جایا۔ تجربہ اور اب کیا کر رہے ہیں ۱۴ — پروفسر فاؤڈ بولٹے۔  
من اپنے جماز مختوق کرنے میں کامیاب ہو بلکہ ۱۵ اتنے چند نہایں جماز اسی ٹکک لٹکر افزاں کر دیتے ہیں ...“

## روبوٹ کی حیثیت

جسید ترین کیمرے اور دوسراے آلات اس بجلک کے پلاں میں  
بیٹھا ہے۔ بیک ہوں جسی کشش پیڈا ہو گئی ہے، ہر کشش وقت پر  
مندر میں الحسب کر دیتے گئے ہیں۔ جو پہر وقت کی نام ہے  
بہتے ہیں۔ اور باقی تیرزی بھی ریکارڈ کرتے رہتے ہیں۔  
کتابتے ہیں، یا پچھے رہ جاتے ہیں، اس لیے دکھانی نہیں  
اس طرح ہم جان سکیں گے۔ کہ وہ علاقت کس طرز کا کہ  
ایک مہر بننے والے بات میں معلوم کی ہے کہ سال میں تیرزیا  
ہے، جان لینے کے بعد اس علاقت پر تابر پنا ملے  
نہیں ہوگا۔

ہم۔ میرے خیال میں یہ بہت خطرناک ہوا۔ پرانے لے جائے ہے، اس لیے وہ ہمیں مطریں آتے۔ ایک  
راوی دیکھ لے گیا ہے کہ جہاڑ مندر کے اس حصے میں ہی موجود ہیں۔  
”اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن ہم ہر خڑو مول لے  
علاقت کے آگے پچھے ہو جاتے کی وجہ سے وہ نظر نہیں  
کے لیے تیکار ہیں۔“

”ویسے آپ راگوں کا اس پیاسار علاقت کے بارے میں۔“ کمال۔ مطلب یہ ہے کہ آپ لوگ اس قوت کو تابر میں  
زیادہ علاقت دن خیال کیا ہے؟“ اشکر جشن نے پوچھا۔ باشٹیا۔ پیدا فیسر راؤ نے ایک طوبی سانس لیا۔  
”ایک خیال یہ ہے کہ کسی بیمار کی تقدیماً فوت تین خونکھانے۔ اور آپ لوگ پسے لوگ ہیں۔ جو اس جزیرے کو  
زمیں پر اتر آتا ہے۔ اور اس نے مندر کے اس حصے پر راہیتے کے بعد یہاں آنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔  
قدھر کر لیا ہے۔“ بس یہ کام وہی خلوق کر رہی ہے۔ اب اسے آپ ہمارے لیے خطرناک ہیں اور ہم خطرناک لوگوں  
ہم اس خلوق کو دیکھنے کے قابل ہو جاتی تھیں۔ لیکن اسی پروگر کے۔“ دیلے بھی۔“ ملک کے مشور ترین  
ہے۔“ پھاش تے خر کے لیے میں کہا۔“ آپ کے ساختہ ہیں۔ اور ان سے بھی کسی حد تک  
”کوئی اور خیال بھی ہے۔“

”ہاں! یہ کہ مندر کا یہ حصہ بیک ہوں، یہ گیا ہے۔“ ملک اسے  
بیک ہوں کی دعویٰت کے لیے پاندھارے کا پونڈ خدا پڑھے۔

"مرت کا کیا ہے۔ سیچا بھی مل جاتے۔ دیسے ہوں ملکاں اُنکے جاتے رہتے ہیں۔ میں تو عالمیں کی بات کر رہا  
اور مسلمان شہادت کی بوت کی تناگرتا ہے۔" عالمیں میں سے آپ لوگ ہی آئتے ہیں قہ اتنا کہت  
شہادت کی بوت۔ اب مزدود۔ شہادت کی بوت تو تم اُس نے ایک بیٹن دیا۔ فوراً دروازہ کھلا اور  
لوگوں کو مزدود حاصل ہوگی۔ میں شیخ کے ملکا کے بیان اندر داخل ہوتے ہیں  
اس بوت سے تم لوگوں کو مرتے کے بعد کوئی فائدہ حاصل نہیں ممکن میں غرق کرنا ہے۔  
ہو سکتا ہے یا نہیں؟

"ہما ایمان نہیں ہے کہ مرتے کے بعد بھی زندگی ہے۔ لے جاؤ اپنیں۔ اور ہاں، غرق کرنے سے پہلے  
اور اس زندگی میں اس زندگی کا حساب کتاب مزدود ہو۔" اپنیوں کے ساتھ وزن فرور باقاعدہ جاتے ہیں  
الشہزادہ حرم فرماتے۔ جس پر وہ اپنا رحم فرمائے اور اسے خدا کریں بس۔ ایک روپرست نے کہا۔  
فرماتے۔ اسے بغیر حساب کتاب کے بھی معاف فرمائے۔ پہنچوں روپرست ان کی طرف پڑھے۔ وہ گھرائی  
ہے۔ ہاں مشترک کو معافی نہیں ملے گی۔ اپنے بھائی نے تیرنی سے جھکا کی دی اور یک دم  
میں اس خلک بجٹ میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اس نے سر پر پہنچ گی۔ یہ دیکھ کر بیش مسلکا۔  
بیسا منہ بنایا۔

"یکن یہ خلک بجٹ شروع تو آپ نے ہم کی اتنی دارسرشیاں! روپوٹوں کو روکی لو۔ درت میں  
ہوں۔ میرا خیال ہے۔ تم لوگوں کو ممکن نہیں ہاں اگرٹ دوں گا۔" غرق کر دیا جاتے۔  
اکی راستے سے ممکن کی تیں پڑھ جاؤ۔ کب جنبدی جوان ہوئے بغیرہ رہ سکے۔ یکن اعفون  
کیا جزیبہ غال کاٹے جاتے کے بعد آپ کی پالی لاکی کی ہوتے ہیں وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا، فوراً  
روپوٹوں ماتحت پہنچ کی گردن کی طرف بڑھا دیئے۔ آدمی یہاں نہیں آیا۔"

لیکن دوسرے بھی نہیں ایسا تھا۔ یہاں سماں کے پرد فیض را در  
اپنے ساتھ شرک اور خارج کر بھی گا تھے۔  
اپنے ساتھ اپنے جستید۔ تم مجھ سماں نہیں پہنچ سکتے۔ کیسے ہما۔ کیسے ہر سکتا ہے۔ تباش

اپنے ایک روپوت کے من مے پہنچنے کا۔ اسی نے سیرت زدہ اور دباؤ کی طرف اشارہ کیا۔  
کے لفاظ درمیان میں بھی گئے۔ اسی نے سیرت زدہ اور دباؤ کی طرف اشارہ کیا۔  
میں روپوت کی طرف دیکھا۔ اس میں سے دھماں کا۔ دباؤ کی طرف اشارہ کیا۔  
رکھ تھا۔

یہ کیا ہما۔ تباش پڑالیا۔  
ان بعد ایک اور دباؤ میں ایک دروازہ ٹھوکا ہوا اور  
جلتے ہوئے روپوت نے کوفی جواب نہ دیا۔ دباؤ میں دھماں دباؤ ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہروں پر  
گما اور ساکت ہو گیا۔ اسی وقت دوسرے روپوت میں اسٹینڈ ہوا۔ بدن جیسا سیند۔

سے آزاد کا۔ انھیں یہی محسوس ہوا جیسے وہ روپوت کی دلائل کو پرد فیض را وزدہ نے ختم کیا ہے سر۔ اس  
پہنچ رہی ہو۔ لیکن دراصل وہ اس کے پہنچنے یا نہیں پہنچ

کی آواز تھی۔ اسی وقت وہ بھی گرا۔

یہ کما ہو رہا ہے؟  
اکے پاس یہر شاعر والی کوئی خیز پستول ضرور ہے۔  
ایک اور پنچ ساروں قوت تھارے سریہ مسلسلہ ہو گئی میں اس سے کامیابی کیا ہے۔ اور اب آپ کی  
اور بس۔ اپنے کارمان میں ملکا کر کا۔

محسرا روپوت گرنے کے بعد چوچ تھا بھی گا۔ اب پناہ کے سیند آدمی نے کہا۔  
اے۔ ان کے پستول کی شاعر چوچ پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔  
چھرے پر ایک رنگ آ رہا تھا۔ تو دوسرے چار رہا تھا۔ جسے  
کہ میں سکتا۔ ہم تے آپ کے گرد جو حاضری حصار  
کی بات یہ تھی کہ ان کا کوئی سماں بھی روپوت کے خلاف

فرمود کر دی۔ — بین یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی،  
بین اپن کر دیں آجاتی تھی۔ — اس لیے —  
باشیں ہماری جدید ترن ایجاد ہیں۔ — یکن اگر کوئی سانحہ  
باشیں میں ہم سے زیادہ اگئے ہو تو وہ ان شناختیں کر  
بے کار کر سکتا ہے۔ — اور چونکہ ہم روپروشن کو ختم ہوتے  
وکھوپکے ہیں۔ — اس لیے — اس بات کا امکان ہے:  
”تھام تو — ساری باری ہی پڑھے دے دبے ہے  
اور میں اپنی عینک کے شیشیوں میں سے اس حد کا نظر  
وکھوپڑھوں۔ — سفید آدمی نے کہا۔  
”کیا کہا۔ — ”ٹباش اچھل کر کھوپڑا ہو گیا۔ — یکن ان  
کی گردان اپنے جیش کے ہاتھ میں آگئی۔  
”پر دھیر غبارہ۔ — تم کھوپڑے وکھوپڑے رہتے ہو۔ — ”وہ چالا  
تھام ہوں تا اس وقت تھیں بھی روپروشن والی صوت کا  
ٹکڑاں سر۔ — ہم کھوپڑے وکھوپڑے بنیں رہیں گے۔  
ان الفاظ کے ساتھ ہی کہے کے چند دروازے بکھار  
ان میں سے پیاس کے قریب آدمی اندر آگئے، اور انہیں کچھ  
کھا لے۔ — دس کے قریب آدمی اپنے جیش  
ہی ان پر ٹوٹ پڑائے۔ — ہم اپنے قریب آدمی اپنے جیش  
کی طرف بڑھتے — اپنیں اور تو کچھ د سوچا۔ — ٹباش اڑتے —  
انہیں ہولکا سا سبق ضرور دیا جائے۔ — ”وہ  
اپنا کر ان پر دے ماڑا۔

اونہ پھر کہے ہیں ایک ہولک جگ شروع ہو گئی۔ —  
ان ایک دشمن کا مٹا ان کی عشویں پر لگا۔ — وہ  
بیران ہتھ کر ان پیاس حمد آدروں نے ہاتھوں اونہ پر دلا

اٹھیں جواب دیتے وقت قدر سے بے دھیان ہو گئے تھے ابھتی اٹھیں ایک آغاز شاتی رہی۔  
لوكھڑائے خود رہے یاں پھر سمجھتے ہیں ایک جعلہ ملکہ رید اسے بھی — مشریقاش — یہ کیا ہو رہا ہے؟  
یہ سکتا ہے ایسا سچا کہ وہ پھر نہ اٹھ سکا۔ اور صریح ستر ۲۰۱۷ء کا آغاز تھے اٹھیں بھری طرح بولکھلا دیا — نظریں اٹھیں  
تھے تیزی سے جھک کر ایک دخن کو مدتوں باقتوں پر اٹھا دیتے رہے گئے۔

اور اس کے ساقیوں پر دے نامा — خان راجہ

منور علی خان تاریخ قزوں دادر کر رہے تھے — پھر فی پرانی  
کچھ کم شیں سمجھی — اور صریح دخن بھی کمزور نہیں تھے  
ٹوپر کر پھر اٹھ رہے تھے۔

ایسے میں شوکی کی گدن ایک دخن کے ہاتھوں نے  
ٹھی۔ — اس نے چلا کر کہا۔

سب لوگ رُک جائیں — درست میں اس کو کہا  
دوں گاؤں ॥

شیں — کوئی نہ رُکے — لڑائی چاری رہے گے  
بیسری پر ہاڑ کی جائے — شوکی نے بلند آغاز کیا  
اٹھوں نے ایک لمبے کے لیے اس منظر کو دیکھنے کے  
نظریں پھانیں اور دشمنوں کو لکھ وصولی کر لیتے۔  
وقت محدود کا ایک مکا اس دخن کے سر پر لگا۔ یہ  
شوکی کو پکڑ رکھا تھا۔ شوکی کی گدن اس کے ہاتھوں سے  
ٹھیں اور ہاتھ سر کے جم گئے۔

اُس وقت یہ جزیرہ آپ کے دوگنے کے ملک کے  
لئے ہے۔

اس میں کیا شک ہے، دو نوں مسکاتے۔  
ووگ تیر سے کدمیوں کے پچھے چڑائے دے ہے  
جہا ہرا، ان کی مردت کے لیے آپ دو نوں آ  
ٹھاٹے، انھوں نے آپ دو نوں سے شکت پر  
لکھا ہے۔

## کمرے کو کیا ہو گیا

اُن کے سامنے جی موٹ اور سی مون کھڑے تھے، بہت بڑی طرح چنتے رہے ہیں یہ ووگ اور آپ پھر  
بہت خوب—آپ دو نوں بہت اچھے مونے پڑے۔ لیکن ان کا یہ پٹنا آخری پٹنا ہو گا۔ اس باد  
پیش نوں سے چکا۔  
اوہو۔۔۔ یہ حضرات اور یہاں۔۔۔ سی مون کی اوری گئے کہ سمندر کی دری میں یہ مردہ ہو چکے  
حرث زده انداز میں کہا۔ اب دو نوں کی نکری میں نہیں۔ تاکہ دو نوں موز کا جگڑا ختم ہو۔ ان کی  
ب سمندر میں بیٹھیں گی۔ جی موٹ نے سفاک بھی میں  
جی سین۔

جی ہاں انکل سی مون۔ اور جی موٹ۔ ہم آپ  
استقبال کے لیے یہاں پہنچے ہی آپکے ہیں؛ فاروق آپ کا فیصلہ پسند ایکا مشریجی صفت، دیے گئے خود میں بھی  
لپھے میں بلا کی شوخی تھی۔

لیکن سمجھتی ہم تو ادھراتفاق سے انکل آئے ہیں؛ یہاں کی روپورث کی ہے۔  
ان دو نوں خارغ ہیں۔ سوچا۔ یہاں کی روپورث۔۔۔ پہلے ہے کہ آئندہ دس سال تک ہم اس پھارسے  
کس مد سماں کے پڑھتے ہیں؟

سمیٰ ہیں ہو گی۔ اٹھ رج جیسا ملک بھی ہمارے ساتھ آتا ہے۔ جو ان میں اتنا دادی کی روح چونکنے کے لیے  
جڑو سے کھدا ہو گا۔

تم کو رہے ہیں۔ ادا سب کو ایک پیٹ غلام پر  
تینیں مشریق۔ بیان آپ غلط ہیں۔ سی موں کے لیے بڑی طرح ہے چین ہیں۔ اور ان میں  
میں مطلب ہے میباش چونکا۔

اٹھارج سے ہمارا کوئی جگڑا نہیں۔ بینے بھی جگڑا لا رہے ہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جس  
ہیں۔ وہ سب فرضی ہیں۔ دینا کو الحجاج رکھ کر اسلام کے لیے یہ لوگ کوشش کر رہے ہیں۔ پرانا  
لیے اور اپنا اپنا اسلو فروخت کرنے کے لیے۔ دنہ الدین، اس قدر کوشش میں صرفت نہیں ہے۔ اس لحاظ  
ظرف پر ہم ایک ہیں۔ ہماری اصل جگہ تو اسلامی حکومت سے بدترین وشن ہیں اور ان کا حکم بھی بدترین  
سے ہے۔ دو اصل اسلام کی کمر توڑنا ہی ہمارا اصل حق تھا جو نہ نفرت زدہ انداز میں کہا  
ہے۔ اگر اسلامی حکم ایک ہو گئے تو پاری دینا ہے کہ یہ پھر آئندہ آپ کے ہاتھ ستری موقع آچکا ہے،  
جبیں گے۔ پھر ہم ان کا پکھ نہیں بلکہ کھائے۔ ایس کا دروازہ بند کیے دیتے ہوں۔ اب یہ اس  
لحقات اگر اگر گئے تو اس پر اسلامی طاقت کو کام میں لایا جائے۔ زار نہیں ہو سکیں گے۔ اور ان کی پیش  
گا۔ اصل منظوب یہ ہے۔ سی موں کہتا چلا گی۔ ایں رہیں گے۔

بیکن جناب۔ ان مسلمان ملکوں میں ہمارے مقابلے کا اکٹھیک۔ دونوں ایک سامنے یوں ہے۔  
بہت کہاں ہے۔ یہ تو ہمارے نام سے بھی نہستے ہیں۔ بیاش نے داہیں مرت ملگی ایک چابی گھما دی۔  
اور ہماری اعادہ پر پہل رہے ہیں۔ ہمارے ملکوں پر ڈال کال ارجیب ہیں رکھے یا۔ یہ دیکھ کر جی موت  
ہیں۔ یہ تو ایک طرح سے ہمارے غلام بن چکے ہیں۔ بات تو محیک نہیں۔  
بے چارس سامنے آئے کی پہت کہاں کریں گے۔  
”یہ بات بھی بھیک ہے مشریق۔ بیکن ان ملکوں اے۔ کون سی بات۔ میباش چونکا۔“

چالی جب میں رکھنے والی ہات۔

تو پھر وہ اس نے حیرت زدہ انداز میں پوچھا۔ بُنپ کی مریضی تاہم میں شکست کی صورت میں چابی

ہے ایسی چلگ دکھ آئیں۔ جس کے پارے ہے ان کے خالیے ضرور کمری گا۔ سی موں بولا۔

فرشتون کو بھی معلوم نہ ہو۔ لیکن آپس میں مومن نہیں چاہیے۔ آپس میں رُخنا تو

بہت بہتر۔ اس نے کہا اور احمد کر ایک دروازہ بولوں نے اپنا طریقہ بنایا ہے۔ ان کی اسی کمری

باہر نکل گی۔ اُن فائدہ اختیار ہیں۔

اگر یہاڑا خوف اپ کے ذہنوں پر سوار ہے، ہاتھی۔ میں جوہل گی جھٹا۔ خیر۔ چابی کا مسئلہ بعد میں

کامران مرزا سکلاتے۔

نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ جی موت نے من مبارک بولی ایک طرف ہٹ جاؤ بھائی۔ اب ان سب سے

ایسی ہات سن ہوئی تو تمباش کر چاہی چھپائے کے سامنے دونوں مقابلہ کمری گے۔ سی موں نے مکا

ذکما جاتا۔

اُنپر کامران مرزا ٹھیک کر رہے ہیں پُشکر گردان۔ پُشکر کے سامنے کافی کی طرح چھٹ گئے۔ اسی

حوالی طور پر چاہی یہیں سب کے سامنے موجود رہا۔ ان بیش اندر داخل ہوا۔

پُشکر ٹمباش۔ لڑائی شروع ہو گئی ہے؟ جی موت بولا۔ ایسے میں سی موں نے کہا۔

کی مطلب؟ جی موت چونکا۔ بہت خوب۔

مطلب یہ کہ۔ اگر اس مقابلے میں ان راگن کا دین تو انہی ایک طرف ہو جاؤ۔ آج ہم صرف دو

ہو جاتے ہے۔ تو پھر یہ ان کا حق ہو گا کہ اس طرف کا مقابلہ کمری گے۔ اُنپر جیش نے کہا۔

سکندر کا دروازہ کھول دیں اور بیہان سے نکل۔ اسی کی لی مزدورت ہے اب ایسا جان۔ موقع ملنے پر ہم

اس حد تک اصول پسندی میری بکھر میں پڑے۔ ایسا ناکیکروں نہ میں۔ محمود پر جوش انداز میں بولا۔

بھی تھوڑا بہت اصول تھیں سی دکھنا پاپیے نہیں کیا۔ اور اسی وقت خود سی مون بھی اوپر آئے گیا۔  
امن مرزا نے بھی وہی راڈھیلا جاتا۔  
جیشید بولے۔

میرا بھی تھی خیال ہے۔ انپکٹر کامران مرزا بولے۔ پھنسی ہوئی اسٹیلیوں کی وجہ سے اب دوفوں بالکل  
بیسے آپ کی مرنی۔ آصف نے مایوسانہ افواز میں کہا۔ اخلاق آ رہے تھے۔  
غُلر نہ کرو بھی۔ ہم تم سب کو بے کار کر دیں گے۔ ہم موت کے منہ سے نکلے۔  
دہنے دیں گے۔ سی مون نے شوخ آواز میں کہا۔ وہ لوگ پوری تیاری کر کے آئے تھے۔ اور ہم اپنی طاقت  
آپ دوفوں سے تو ہمیں ابھی پہاڑ حاصل بھی چکا ہے۔ یہی تھے۔ سی مون مرچائے ہوئے افواز میں بولا۔  
چکاؤ گے کیا۔ اور ادھار پر صفا دو گے۔ اور۔ سی مرزا۔ اور۔ آپ دوفوں ہمیں ایک اور موقع میں دین گے۔  
نے دوفوں ہاتھ پھیلا دیے۔

وہ آئنے سانے آ گئے۔ انپکٹر جیشید اور انپکٹر کامران خلائق موت۔ یہ بھری بات ہے۔ بھیک نہ مانگو۔ اس  
مرزا پر سکون افواز میں ان کی طرف بڑھے۔ انپکٹر جیشید نے احترم سے قبول کر دیا۔ سی مون نے غراہٹ زدہ  
پہنچ دوفوں ہاتھ بھی موت کے سامنے کر دیے۔ اور انپکٹر پا کلہ۔

کامران مرزا نے سی مون کے سامنے۔ اب چالوں نے لیکے۔ ہم۔ موت۔ بھی موت ہمکلایا۔  
دوسروں کی اسٹیلیوں میں اسٹیلیوں پھنسا ہیں۔ اور نہ نہ لگائے۔ ان موت۔ ہم اپنی اسٹیلیوں کو نکال نہیں پا رہے۔ اب  
اچانک انپکٹر جیشید پیچے بھیکے۔ اور دوفوں ہاتھوں پر جائیں ہوئے کون انہیں جس طرح چاہیں لگا کہ دیوار پر مار سکتے ہیں۔  
محدث میں ہمارے زیستی پاش پاش ہوئے بغیر نہیں رہ کو اوپر اٹھا لیا۔  
سب لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ خود ہم اسی بھی داد کرت مرزا آئے گا۔ سی مون نے غوش  
کا دیکھ اٹھ گی۔

یہ۔ یہ کیا مشرب بھی موت۔ سی مون نے جھلکا۔ لیکا کہ رہے ہو مشرب سی مون۔ مرزا آئے گا۔

ہاں؛ موت کا استقبال خوش دل سے کرہے بھی ہے۔ اس تقدیر تیزی سے گھوم رہا ہے کہ  
ایک نیس آ رہا۔ اُفتاب نے چلتا کہا۔

میرد ہم کوئی خواب دیکھ رہے ہیں ہیں۔ ورنہ۔ شوکی  
ان کی لرزہ خیز ہجنیں گونج اٹھیں۔ مین اسی وقت کو گلے  
کرنے لگا۔

ارے۔ ارے۔ بھئی یہ اس کمرے کا کی ہو گی۔ ہوا میں اڑنے لگا۔ اٹھیں یوں حموس ہوا۔  
ٹباش چلاتا۔

ہماری فتح پر خوش ہو رہا ہے۔ فاروق نے تیز اڑا  
ہے۔ اٹھیں جو رہے کے چاروں طرف کھپتے ہیں جا  
میں کما۔

ارے ہاپ رے۔ کیس پورا جنیہہ تو شیش گھوم رہا۔

ٹباش کی آواز بھی لرزائی۔ اور پھر اٹھیں یوں حموس ہوا۔ جیسے ان کے  
پھر دہ سب ہاپر کی طرف دوڑے۔ سی ہول اور

جی موت نے اٹھنے کی پوکشش کی۔ میکن پھر گزرے۔ اسی میکن میں کی صلاحیت ختم ہو گئی  
دوفون ابھی زندہ نہیں۔

وہ سب بھی ہاپر کی طرف جا گے۔ اور پھر اٹھنے کی طرف کی احساس بالکل ختم ہو چکا تھا۔ بالکل ختم ہو  
نے ہوں گے۔ ہر کوئی منظر دیکھا۔ کہ پورا جزیرہ پھر کی کی طرح کوئی۔

رہا تھا۔

اُن ایک ہو رہا ہے۔

مگا۔ ٹھوٹ۔ جزیرہ۔ فاروق ہمکلایا۔

اچاک ان کے حواس بیدار ہو گئے۔ انھیں سخنیں دیتے ہیں۔ خاتمہ ہیرت زدہ ادازہ میں اس کی طرف دیکھنے لگے۔  
وہ پانی پر پھسل رہے ہیں۔ اس قدر تیزی سے کہ ان  
کی رفتار کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ بیس یہ اسی  
ہو رہا تھا۔ جیسے پورا سمندر بعثت میں تبدیل ہو چکا ہے۔  
وہ برت پر پھسل رہے ہیں۔ کیوں پھسل رہے ہیں۔ کہ ایک کیوں کہ اس کی آواز جانی پہچانی سختی۔  
سی طاقت انھیں اس قدر تیزی سے لے لے دھکیلہ میں ہے۔  
اس کا انھیں کچھ پتہ نہ تھا۔ اچاک انھوں نے خود کا  
اس ساحل پر پایا۔ جہاں سے انھوں نے لائے گردے ہے  
لی سختی اور جہاں ان کی ملاقات پکتان ڈک سے ہوتا تھا۔  
اچاک انھوں نے پکتان ڈک کا تقدیر تھا۔ انھیں یونی ٹھوڑی  
ہوا، جیسے ان کے حواس بہت تیزی سے داپس آرہت  
ہوں۔ جیسے وہ سب کچھ سوچنے اور سمجھنے لگے ہوں  
ان۔ یہی بات ہے؟

تب ہرگز میری طرح۔ بالکل میری طرح سڑھی کوزا کی  
کل ہمل گئی ہے۔ اور اب ان کے گھر والے بھی  
نہیں پہچانیں گے اور یہ بھی اب میری طرح پاگل ہو  
گئے اور اس ساحل کے چکر لگایا کریں گے۔  
جی سوت اور سی موں سبی کہیں نظر نہ آئے۔ ایک دن کا  
کاگ صفر موجود تھے۔ اور ایک اور شخص۔ یعنی وہ ان  
کے لیے اچھی تھا۔ انھوں نے اس شخص کو پہلے کہیں نہیں

ہاں صدر ذی کوڑا۔ آپ غر نہ کہیں۔ ہم آپ کے لئے ہاں سے لگتے تھے۔ چوبیس دسمبر کو ہم بیوڑا پہنچے  
واؤں کو یقین دلائیں گے۔  
”اوہ آپ ۶۰ مارچ بتا رہے ہیں۔ ٹک۔ گیا۔  
”صدر ڈاک۔ آپ کی گھری پر کیہ وقت ہوا ہے۔ یہی ہاں تک غائب رہے ہیں:  
”ان کے علاوہ کیا کہا جا سکتا ہے۔  
”گیارہ نجعے ہیں۔  
”ہاں تک۔ چار سے ساتھ بھی۔ وہی واقعہ ہو  
”کیا کہا۔ گیارہ۔  
”پروفیسر داؤد کا پتہ کرو بولے۔  
”ہاں کیوں۔ کیا بات ہے۔ ڈاک کے لئے ہیں۔ بلا۔ اون۔ اون۔  
ان سب کے منہ سے ایک ساخت نکلا۔  
کی جیت حق۔

”ہماری گھریاں پانچ بجا رہی ہیں۔ صرف ایک منٹ پہنچے  
ہم اس جزیرے پر بیوڑا پر موجود تھے۔  
”بیو۔ یہ آپ دوگ کی کر رہے ہیں۔ آپ کی گھریں  
پر کیا دن ہے۔

”بیو۔“ دہ بولے۔  
”کیا کہا۔ بیو۔ آج تو بعد ہے۔ ڈاک چلتا ہے  
”اور۔ اور۔ آج۔ آج تماشی کون کی ہے۔ ان پکڑ جیتہ  
نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا۔

”آج ۶۰ مارچ ہے۔  
”کیا کہ رہے ہیں صدر ڈاک۔ ہم صرف چند دن پہلے ہی  
تر لائیخ لے کر یہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔ یعنی ۶۔ دسمبر

۔۔۔ وہ نشان کر رک گئے۔

جلد ہی پولیس آگئی۔ پولیس کو جب سارے واقعے  
لے اس نے لاپچ کے مالک کو گرفتار کر لیا۔ لیکن  
بہت کے ان کا بڑا حال تھا۔ اور پھر یہ خبر جگل  
کہ طرح پورے شرمنی پہنچ گئی۔ اخباری رپورٹ  
لے دوڑ پڑے۔ وہ اس وقت ڈی کوزا کے گھر  
نے یافی اخبار والوں نے کس طرح یہ بات معلوم کر

## قرآن میں غور کریں

لما تھے حد درجے سنتی خیز تھے۔ بہت دیر تک تھے ہر عنی کوزا کے گھر والے کسی طرح بھی اسے ڈی کوزا  
عام میں کھرتے رہے۔ آخر کار لاپچ آفس پہنچے۔ یہ تباہ نہیں تھے۔ اور پھر وہ اخبار والوں کے گھر سے  
ایک اور ہیزان کن منظر ان کا منتظر تھا۔ لاپچ سالہ بیٹا تھا۔ کہنی لگئی دستک وہ بے تحاشا ہو گئی کی بھیڑ میں  
ٹھیک ٹھاک حالت میں ٹکڑی تھی۔ اور لاپچ کا مالک رہے۔ ہزاروں سالات کے انہیں بواہات وینا پڑے۔  
یکل اور کاگ کی طرف حرث زدہ انداز میں دیکھ دیا۔ وہ نادہ ہوا کہ ڈی کوزا کے گھر والے اسے ڈی  
مرشد کاگ۔ پولیس کو فوں کر دی۔ انہیں جب شہزادے ہائی پر آمادہ ہو گئے۔

بہت بہتر۔ کاگ نے کہا اور فوں کی طرف بندوں دارے دن سرکاری طور پر انھیں ایک بہت بڑے  
دیکھا مطلب۔ لاپچ کے مالک نے کہا۔ جیسا کیا گیا۔ اور اعلان کیا گی کہ یہ کادر دوائی شیلی دیڑن  
خان رحمان۔ قرا اے مطلب بتا دو۔ وہ کامی بھائیے کی۔ وہ سرسرے مالک کے ووگوں کو  
”انچھی بات ہے۔“ خان رحمان نے سکراگ کو ایسا کیا۔ خود ان کے ملک کے بھی چند ماہر مہاں  
اس کے سر پر ایک مکانہ مارا۔ اس کے باقی ملک تھے۔ اب سرکاری طور پر انھیں سوالات کے  
اس کی مدد کو آگے بڑے تو منور علی خان ان کے سامنہ تھے۔ تاکہ دیکاری مخفوظ کیا جا سکے۔ آخر میں

ان سے جو سوال کیا گیا، وہ بتاؤ  
اگر آپ اس واقعہ کی کیا وضاحت کر سکتے ہیں۔ قرآن کریم  
ایسا ہوتا یکوں کو ملکن ہے؟  
جواب میں اپنکے جمیشہ مکار نے اور بڑے  
برداہ وسلم کی تعلیم کے لیے فرمائیں۔ اب میں وہ  
میں بہت دیر سے اس سوال کا انتکار کر دتا۔  
پس تو ہے کہ مجھے بہت غریب اور غریب ہوس ہوا  
بیان کرتا ہوں۔ یہ کہ کہ وہ ایک بار پھر کے  
بیان کرنے کے بعد سینہ بعد کرنے لگے،

کہ اچ میں اس سوال کا جواب دے رہا ہوں۔  
کہ جواب — دنیا کے بڑے سے بڑے عکس کے باہم  
سے بڑے سائنس دان بھی نہ دے سکے۔ میں الٰہ تعالیٰ نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے۔ الغلط

سائنس دان نہیں۔ لیکن میرے ساتھی پروفیسر راؤز قائم خود میں:  
سائنس دان ہیں۔ لیکن اس کے پادھوں میں اس سوال پاہانچہ اس شخص کے جن کا گزر اس بھت  
جواب سائنس کی رو سے نہیں رہا۔ یہاں تک کہ ماہر من کے بل اونڈھی پڑی ہوئی تھی،  
کہ کہ وہ خاموش ہو گئے۔  
قرآن نہیں کہے گا، اللہ تعالیٰ نے اے

”ق پھر“ بہت سی اولادیں ابھریں۔

جب سے یہ دنیا بنتی ہے۔ تین واقعات یہیں۔ ایسا سو سالی کے بعد اسے اٹھایا، پوچھا کتنا  
کچھ ہیں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ پرمودا والے واقعات۔ تجوہ پر گزرا، کئی لگا، ایک دن یا دن کا  
بھی پہنچنے تین واقعات اس قسم کے ہوں گے میں ادھم۔ اپنا ہوا اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ،  
واقعات کے آئینے میں ہی ان واقعات کو لے سکتے ہیں۔ اپنا ہوا اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ،  
اوہ۔ وہ واقعات کیا ہیں۔ بے شمار اکابریں اور خوب نہیں ہوا۔ اور اپنے نگھے کو بھی

ویک، ہم تجھے ووگن کے لیے یہ ایک نشان بناتے ہیں  
تھے اور شہر کچھ کچھ بھر گیا، وہی پستے میں  
تو دیکھ کر پڑیوں کہ ہم کس طرح اٹا مکاٹے  
ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، جب یہ  
ب اس پر ظاہر ہو چکا تو کتنے لگا، میں جانتا تھا اللہ تعالیٰ نے اخھین زندہ کیا، اور سب  
دوخ آنکھوں میں پھوسنی تک اپنا جی احٹا  
ہجوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔  
پتے دوخ آنکھوں میں دوخ کھونک  
قیصر میں اس واقعہ کی وضاحت کرتے  
بیکھ سکیں، جب سارے بیکھ میں دوخ کھونک  
ہوئے لکھا ہے کہ یہ گزرنے والے حضرت علیؑ  
علیہ السلام مت اور وہ بستی بیت المقدس تھی  
اسے بخت نصر نامی حملہ اور نے اعیاڑ دیا تھا اور کہا کہ ابھی تو ایک دن بھی پورا نہیں ہوا،  
بستی کے ہاشمیوں کو قتل کر دیا تھا، مکاتب لارہ ہوتی کہ سچ کے وقت ان کی سوچ  
دیسے تھے اور آباد بستی کو پاکل ویلان بن دیا تھا، میں اور سو سال کے بعد جب ہے ہیں  
اس کے بعد حضرت عزیز علیہ السلام دہل سے نام کا وقت تھا، چنانچہ خیال کیا کہ یہ  
گزرنے، اخھین نے دیکھا کہ ساری بستی تباہ و دن ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم پوچھے  
بڑا ہو گئی ہے، نہ مکان ہیں نہ مکاتب ہیں، سو سال تک مردے رہتے ہو، اب ہماری  
رہتے واسے، تو وہاں دک کر سوچتے گئے کہ اس دیکھو کہ تمہارا کھانا جو تمہارے ساتھ تھا،  
جدلا اپنا پڑا اور پر دوست شہر جو اس مارچ ۱۷۳۱ء میں غربال گزرنے کے باوجود ویسا ہی پڑا  
ہے، پھر کیسے آباد ہو گا، اللہ تعالیٰ نے اس نے غربال ہوا، مزیداً یہ کھانے انگوڑہ  
ان پر سموت نازل فرمائی، تو اسی حالت میں اور شیرا تھا، ان میں سے کوئی چیز بھی  
میں ہوئی تھی بلکہ شیک اپنی حالت پر  
رہتے اور دوسری طرف ستر سال بعد بیت المقدس

لے سامنے ہی ہوئی، جب یہ سب دیکھ چکے تو  
لے گئے، اس بات کا علم تو بھے سختا بس کر  
ٹھہر پڑیز پر قادر ہے لیکن اب میں نے اپنی  
اکھوں سے دیکھ دیا تو میں اپنے زمانہ کے  
نام لوگوں سے زیادہ علم اور یقین والا ہوں۔  
الل تعالیٰ نے ان سے فرمایا، حمان لے کر  
الل تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

### رتفییر ابن کثیر

یہ سختا ایک واقعہ ہے قرآن کریم نے بیان کیا اور  
ات بھی ملاحظہ فرمائی۔ حضرت عزیز علیہ السلام پر نہیں  
وجہ سے ان کی سخنیدی چلک رہی تھی، پھر  
سے یہ سب کچھا ہوئیں اور پھر ایک لیک ہڈی  
اپنی جگہ جزو تھی اور ہڈیوں کا پورا ڈھانچہ تمام ہے  
گی جس پر گوشت پالکل نہیں تھا، پھر اللہ  
 تعالیٰ نے اسے گوشت، دیگریں پہنچے اور کھل  
پہنچا دی۔ پھر فرشتے کو سمجھیا جس نے اس  
دہ حضرت عزیز سو سال تک پڑے رہے۔ صفات ظاہر  
کے نہیں میں پھونک ماری، لیس اللہ کے علم  
سے اسی وقت زندہ ہو گیا اور آزادانہ نکالنے کا  
ان تمام یا توں کو حضرت عزیز علیہ السلام دیکھتے  
ہے اور قدرت کی یہ کاری کری اس کی آنکھوں  
کی نظروں سے پوشیدہ رہی۔ دوسرا یہ کہ ہوش

رہی تھیں، اب فرمایا، اب اپنے گھٹے کی طرف بیکھر،  
اس کی ہڈیاں تمہارے سامنے بھکھری پڑی ہیں۔  
تمہارے دیکھتے دیکھتے ہی ہم اسے زندہ کیے  
دیتے ہیں، ہم خود تمہاری ذات کو لوگوں کے  
لیے دل بنانے والے ہیں کہ اپنیں قیامت کے دل  
دوبارہ جی اشتنے کا کامل یقین ہو جائے، چنانچہ اس  
کے دیکھتے ہی، دیکھتے ہڈیاں اٹھیں اور ایک لے

ساخت جعلنے لگیں۔ یہ ہڈیاں ان کے دل میں بائیں  
بھکھری پڑی تھیں اور بوسیدہ ہو جائے کی  
اپنی جگہ جزو تھی اور ہڈیوں کا پورا ڈھانچہ تمام ہے

کیا کہ دیکھ دیا۔ سوال یہ ہے کہ وہ جگہ کہاں تھی۔  
پہنچا دی۔ صفات ظاہر کے نہیں تھے اور کھل  
سے اسی وقت زندہ ہو گیا اور آزادانہ نکالنے کا  
ان تمام یا توں کو حضرت عزیز علیہ السلام دیکھتے  
ہے اور قدرت کی یہ کاری کری اس کی آنکھوں  
کے بعد اکھوں نے بھی محض کیا کہ وہ چند گھنٹے

سمئے رہے ہیں۔ بالکل یہی کیفیت ہماری ہے۔ یا اس کے ساروں دور علیٰ کی ہے۔ ان کا بھی یہی کہنا ہے کہ نہیں جانتے۔ پچھے مجھے تسلیک کیاں دیتے۔ بلکہ جہاد کا تین اور ان کے مددوں میں بچا ہوا کھانا یہ بتاتا ہے کہ اپنے وقت کے مطابق پہنچے ہیں۔ بالکل اسی طرح۔ جس طرح حضرت عربیہ علیہ السلام کا کھانا خراب نہیں ہوا تھا۔ اب ہم قرآن کریم کے دوسرا سے واقعہ کو یہتے ہیں۔ یہ واقعہ قرآن کریم کے پندرہویں اور سوھویں پارے میں ہے۔ سورہ کانعام ہے سورۃ کہفت۔ اس واقعے کو اصحاب کہن کا واقعہ بھی کہتے ہیں، اب اس کی تفسیل سن لیں۔ پڑھ کر آیات ۹ تا ۱۸ کا ترجمہ:

کیا آپ یہ خیال کرستے ہیں کہ خار  
والے اور پہاڑ والے بھارتے بھائیات ہیں  
سے کچھ تجھ کی پیغیر سخت۔ وہ وقت قابل ذکر  
ہے جب کہ ان نوجوانوں نے اس خار میں چاہ کر  
پناہ لی پھر کہا کہ ہمارے پدوار دگار ہمیں اپنے  
پاس سے رحمت کا سامان عطا فرمائیے اور ہمارے  
یہے اس کام میں درستی کا سامان کر دیجیے، سو  
ہم نے اس خار میں ان کے کافوں پر سالہاں

لکھنند کا پردہ ڈال دیا، پھر ہم نے انہیں اٹھایا  
کہ ہم مسلم کریں کہ دونوں گروہ ہیں سے کون  
سا گروہ ان کے رفاقت میں، رہنے کی دست سے  
واقع تھا، ہم ان کا واقعہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)  
سے مشکل مشکل بیان کرتے ہیں، وہ لوگ چند فوجوں  
تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے  
ان کی ہمایت میں اور ترقی کر دی تھی، اور ہم نے  
ان کے دل مصبوط کر دیے تھے جب کہ وہ دویں  
نہیں پہنچتے ہو کر کنے لگے کہ ہمارا رب تو وہ ہے  
وہ سمازوں اور زمین کا رب ہے۔ ہم تو اس کو  
پھر کر کسی میبد کی خلافت نہیں کریں گے، کیونکہ  
اس صورت میں ہم نے یقیناً بڑی بھی بے جایات  
کی۔ یہ جو ہماری قوم ہے، انہوں نے اللہ کو  
پھر کر اور معبود قرار میں رکھے ہیں، یہ لوگ  
ان میبدوں پر کھلی دلیل کیدیں نہیں لاستے، تو اس  
شخص سے زیادہ کون ضعف ٹھلتے والا ہو گا جو  
اللہ پر جھوٹ تھت لگا دے، اور جب تم ان  
رکن سے الگ ہو گئے ہو اور ان کے میبدوں  
سے بھی مگر اللہ سے تو تم (خدا) غار میں چل

جو کے تاریبے ہو گے، بیخنوں نے کہا، ایک دن یا  
پس دن سے بھی پچھے کم (رسانے) رہے ہوں گے  
اور سچنے نے کہا کہ یہ تو تمہارے رب کو  
کافر ہے کہ تم کس قدر (رسانے) رہے، اب  
پرانے میں سے کسی کو یہ روپری دے کر شہر کی  
ون بیجو، پھر وہ شخص تحقیق کرے کہ کون سا  
خانہ حلال ہے، سو اس میں سے تمہارے پاس  
خانہ لائے آؤں گے اور رب کام اپنی تدبیر سے  
اپنے، کسی کو تمہاری خبر نہ ہو، یکوں کو اگر وہ لوگ  
میں تمہاری خبر پا جاویں گے تو تم کو یا تو پھر تو  
تبارڑالیں گے، یا تم کو جبراً اپنے طریقے میں  
بیٹیں گے اور ایسا ہوا تو تم کو کبھی خارج نہیں  
کیں اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر  
ڈالا کہ وہ لوگ اس بات کا یقین کر لیں کہ اللہ  
فاطلی کا وددہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی  
لکھنیں، وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ  
ان زمانے کے لوگ ان کے معاملے میں آپس میں  
بلزاربے تھے، سوان لوگوں نے یہ کہا کہ ان  
کا پاس کوئی عملت بنزا دو، ان کا رب ان کو

کر پناہ دو، تم پر تمہارا رب اپنی رحمت پھیلا لے  
گا اور تمہارے لیے اس کام میں کامیابی کا سامان  
درست کر دے گا، اور اسے مخاطب جب وہ عجب  
سلسلی ہے تو وہ اس کو دیکھے گا کہ وہ دائیں جانب کو  
پھری رہتی ہے اور جب چیزی ہے تو پائیں ملن کا  
ہشتی رہتی ہے، اور وہ لوگ خار کی کیک فراخ بند  
پر تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نشیمنوں میں سے ہے جس  
کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پیتا ہے اور جس  
کو بے راہ کر دیں تو آپ اس کے لیے کوئی مدد  
راہ پیانتے والا نہ پاویں گے اور اسے مخاطب قرآن  
کو جاگا ہو جا خیال کسے گا،.....  
حال اُنکہ وہ سوئے ہوئے ہیں اور ہم انہیں  
کبھی داہمی اور کبھی بائیشی طرف کروٹ بدل دیتے تھے  
اور ان کا کتا والہیز پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلانے  
ہوئے تھا۔ اگر داے مخاطب، تو ان کو جاگا  
کر دیکھا تو ان سے پیچہ پیچہ کر جاگ کھڑا ہوتا اللہ  
ترے اندر ان کی دیشت صفا جاتی اور اسی طرح  
ہم نے ان کو جگایا تاکہ وہ آپس میں پیچھے وگھے  
کریں۔ ان میں سے ایک کہنے لگا، تم کس قدر

ہے اور وہ لوگ اپنے غار میں تین سو برس تک  
ہے اور فرہریس اور پر اور ہے۔ آپ کو دیکھیجے  
کہ اللہ تعالیٰ ان کے دغدار میں، رب نبی کی مدت  
کا خوب جانتا ہے، آسمانوں اور زمینوں کا علم  
یہ اسی کو ہے، وہ کیا کچھ دیکھتے والا اور کیا  
لکھنے والا ہے، ان کا اللہ کے سوا کوئی بھی  
ددگار نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ اپنے علم میں کسی  
کا خریک کرتا ہے۔

یہ تینیں آیات، اب ان آیات کی تفسیر ملاحظہ ہو:  
کل کے کافروں نے اپنا ایک وند میتے کے  
بودی عالموں کے پاس بھجا، اور ان عالموں سے  
نہ کہ کچھ ایسی ہاتھی ہتاو جو ہم رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم سے پوچھ کر ان کی آتناش کر سکیں۔  
بودی عالموں نے کہا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
تے الحباب کھلت اور ڈوالقرین کا واحد معلوم کیا  
اہ روح کے مخلوق بھی پوچھیں کہ روح کیا چیز  
ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان تینوں کے  
امے میں کوئوں کی کتابوں میں کچھ ذکر مخالف  
نہیں اس واقعتے کا علم ملتا۔

خوب جانتا ہے، جو لوگ اپنے کام پر غائب ہے  
اٹھوں نے کہا کہم تو ان کے پاس ایک سچ  
بنا دی گے، بعض لوگ تو کہیں گے، وہ تین  
میں اور چونھا ان کا کہتا ہے، اور بعض لوگ  
کہیں گے کہ پانچ ہیں چھا ان کا کہتا ہے، اور  
یہ لوگ بے تحقیق بات کو ہاتھ دہے ہیں، اور  
بعض کہیں گے کہ وہ سات ہیں، آٹھوں ان کا  
کہتا ہے۔ آپ دلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیے کہ ایسا  
رب ان کا شمار خوب سمجھ سمجھ جانتا ہے، ان کو  
بہت قیل لوگ جانتے ہیں، سو آپ ان کے  
بارے میں سوائے سرسری بحث کے نزدیک، بحث  
نہ کیجئے۔ اور آپ ان کے بارے میں ان لوگوں  
میں سے کسی سے بھی نہ پوچھئے، اور آپ کی  
کام کے بارے میں یوں نہ کہیجئے کہ میں اس کا  
کو کل کردن گا، مگر اللہ کے چاہئے کہ ملا دیکھیجے  
دلیعنی ان شاوا اللہ ساخت کہا کریں، اور جب آپ بھول  
جادیں تو اپنے رب کا ذکر کہیجے اور کہ دیکھیجے کہ  
جسے امید ہے کہ میرا رب مجھے ربوبت کی اولاد بنی  
کہ اعتبار سے اس سے بھی نزدیک تر بات بنیا

تم سب کو بھی چلہیے، اسی ایک کی عبادت کرو،  
اور جو ہمارا رب ہے، اور جو انسانوں اور  
جنوں کا خاتم ہے۔ ناممکن ہے کہ ہم اس  
دعا کسی کو مجبود بنائیں۔ ہم سے یہ کبھی نہیں  
ٹکے گا کہ اس کے سماں کسی کو پکاریں۔ اس  
کو شرک سے بُدا جرم کرنی نہیں۔ تم سب  
کو یہو، اللہ کے سوا اور دوں کو پکارتے ہو،  
کل کے مدد مانگتے ہو، جب کہ اللہ کے سماں  
کو نہیں پکارا جا سکتا۔ ان فرجانوں کی صاف  
جسے پادشاہ بہت بُگدا، اپنیں ڈرایا، دھکایا  
کلم دیا کہ ان کے ہاس اتار لو اور اگر یہ پاد  
شہ قریب اپنیں سخت سزا دوں گا، ان توجہ لالیں  
کل اور حضور ہو گئے، میکن اپنیں ملاوم ہو  
کر یاں رہ کر وہ دین داری پر قائم نہیں رہ  
سکے، اس پیسے اخنوں نے قم، دیس اور  
نواروں کو چھوڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور  
کلم بھی ہے کہ انسان دین کے خوت کے دست  
ن کر جائے۔ جب یہ وکن وین کے پیسے بھرت  
تیہ ہو گئے تو ان پر رب کی رحمت نمازیں ہیں

اب مشکین کا دند آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
آیا اور یہ تین سوال کیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، کہ کل جواب دوں گا، میکن ساختہ میں ان شد  
اللہ نہ فرمایا، اس پر آیت نمازل ہوئی کہ جب  
کسی بات کا وعدہ کریں تو ان شاء اللہ کر دیا  
کریں، یہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہت، ذوقِ فتن  
اور روح کی حقیقت بیان فرمائی۔ یہاں اصحاب  
کہت کی وضاحت کی جاتی ہے:  
یہ چند فوجوں سے جو اللہ کے دین پر  
ڈٹ گئے تھے۔ قم نے ان کی مخالفت کی میکن  
اخنوں نے صبر کیا اور قم کی مخالفت کی پرواہ  
کی، اس زمانے کا پادشاہ ہست سرکش اور ظالم تھا،  
رعایا کو شرک کی تلقیم دیتا تھا اور سب سے بت  
پرستی کرتا تھا۔ قم ان فوجوں کو پکڑ کر  
اس ظالم پادشاہ کے پاس لے گئی اور ان کے پارے  
میں بتایا، پادشاہ نے ان سے پچھا تو اخنوں نے  
ہنایت ہجات سے بتایا کہ اللہ ہی ہر چیز کا مالک  
ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے، اس کے سماں کو  
عبادت کے لائق نہیں اور یہ بُت مجبود نہیں ہیں

یہ جگہ نکلے اور ایک پناہ کے غار میں چھپ گئے۔ کیوں جی ہم  
بادشاہ کے سپاہیوں نے اور قوم کے لوگوں نے  
ان کا تقدیر کیا، لیکن اس غار کو نہ پاسکے۔  
اس غار کا منشاء کے درج ہے، سعدنا  
کے طلوع کے وقت ان کے داری میں جانب دھرپ  
آجائی ہے اور اوپر کے وقت بالکل دھرپ نہیں  
رہتی اور سورج ڈوبنے کے وقت دھرپ ان  
کے باہم طرف پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر  
نہیں دی کہ وہ غار کس شہر میں اور کہاں  
واقع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے غار میں ان پر تین  
طاری کر دی اور وہ سوتے رہتے، ان کے ساتھ  
ان کا کتا بھی محتا۔ سوتے بھی اس طرح  
دیتے کہ ان کی انہیں کھلی دیں، اللہ تعالیٰ  
انہیں کروٹیں بھی خود بدلوانتے دیتے۔ اللہ نے  
اپنی تحدت سے انہیں پورے تین موسم سال پانچ  
ماہیں کرتے گے۔

جب وہ صاحب باہر نکلے تو اپنی دیکھی  
گئی ایک بھی چیز نظر نہ آئی، سارا نقش بلا  
بھا، نہ تو شر کی کوئی چیز اپنے حال  
میں محتا، کہتیں بالکل صحیح حالت میں محتا۔

اہ مال کر مٹلیا۔ اب سب جان ستے۔ اور ہر دی بھی  
بیت نہ رہ۔ آخر لوگوں نے کہا، اچھا پڑھیں اپنے  
ساتھ دکھاؤ۔ کیون کہ جس پادشاہ کا تم نام لے پئے  
ہو، وہ تو قین سو سال پڑھے ہو گزرا ہے۔ وہ  
وہ بھیں دکھاؤ۔۔۔ ان لوگوں کو ساختہ لے کر  
درکی طرف پڑھے۔ غار کے پاس پہنچ کر انھوں  
نے کہا۔ تم ذرا محشرہ، میں پڑھے اپنیں جا کر خبر  
کو دوں۔ یہ کہ کہ وہ غار میں داخل ہو گیا اور  
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی بہر کھڑے لوگوں پر پردے  
لال دیے، اپنیں یہ معلوم بھی نہ ہو سکا کہ وہ  
کہاں گئے۔ اور اندر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں  
کو پھر سلا دیا۔

اسی ولقتے پر اگر خود کریں تو وہ غار بھی  
پیار بولوڑا ملکون کی قسم کی ایک چیز مختا۔ جو  
لوگوں کی نظروں سے پو شدہ ہو گیا مختا اور  
پاٹش کے باوجود غار کو تلاش نہ کیا جا سکا۔  
پیدا ہونے کے بعد انھوں نے بھی کہا کہ وہ  
لب کوں سوئے رہے یہوں گے۔ حالانکہ تین  
مرتو سال کی مدت گزر چکی تھی۔ اب اس

یہ صاحب اپنے دل میں جیزان سمجھے، دماغ چکرا  
رہا مختا۔ کوئی شام تو ہم اس شہر کو چھوڑ  
کر لے گئے سمجھے۔ ایک ہی دن میں کیا ہو گیا۔  
کہیں میں پاگل تو نہیں ہو گیا، یا میں خواب  
تو نہیں دیکھ دہا۔ کوئی بات مجھے میں نہ آئی۔  
چنانچہ ارادہ کیا کہ سودا خرید کر فرمائی شہر سے  
نکل جانا چاہیے۔ ایک دکان پر جا کر اسے  
پیسے دیے اور کھانے پینے کا سودا طلب کیا۔  
دکان دار نے اس سکتے کو دیکھ کر بہت جیت غلام  
کی اور سکتے اپنے پورے کو دیکھتا یہ سکتے  
کیا ہے، کس زمانے کا ہے، اس نے دوسروں  
کو دیکھا، اس نے دیکھنے کو کہا، اس نے کسی  
اور کو دیا۔ غرض سکتے ایک تماشا میں گیا۔ اب  
تو لوگوں نے ان صاحب کو گھیر دیا اور سوالات  
شروع کر دیے، اس نے بتایا کہ میں اسی شہر  
کا دہنسنے والا ہوں، اکل شام میں یہاں سے گیا  
مختا۔ یہاں کا پادشاہ دیقیز ہے۔ اب تو سب  
نے توقیہ لگا کر کہا۔۔۔ تو پاگل مسلم ہوتا ہے،  
آخر اپنیں پادشاہ کے حاضر پیش کیا گی۔ اس نے

غار کو بھی بیک ہرل کر دیجئے۔  
اس کے بعد میں تیسرا ہم تین واقعہ بیان کرنا  
ہوں۔ اس واقعہ کے بعد تو معاملہ بالکل واضح ہو  
جاتا ہے۔ لیکن ملاحظہ فرمائیں۔  
قرآن کریم کے پندرھوں پادے کے خروج میں  
یہ آیت ملاحظہ ہو۔

پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو رحم  
صلی اللہ علیہ وسلم، کو رات ہی رات میں مسجد حرام  
سے ایقین خانہ کعبہ سے، مسجد اقصیٰ مکہ نے کی  
جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی  
ہے اس یہی کعبہ میں کثیر ادب اور  
بعض نوئے دکھائیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ خوب سنے  
والا، دیکھنے والا ہے۔

قرآن کریم کا یہ واقعہ اب احادیث کی  
ذیافت نہیں:

### سُورَةُ الْأَنْبَيِّ

الْأَنْبَيِّ الْأَنْبَيِّ بِرَبِّكَ أَحَدٌ لَّهُ الْمُطَبَّرُ  
مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يَعْلَمُ مَا يَعْمَلُونَ  
مِنَ النَّاسِ إِنَّهُ هُوَ أَعْلَمُ الْعَالَمِينَ  
أَعْلَمُ مَا يَعْلَمُونَ كَمَا يَعْلَمُونَ كَمَا يَعْلَمُونَ  
الْأَنْبَيِّ الْأَنْبَيِّ بِرَبِّكَ أَحَدٌ لَّهُ الْمُطَبَّرُ  
مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يَعْلَمُ مَا يَعْمَلُونَ  
مِنَ النَّاسِ إِنَّهُ هُوَ أَعْلَمُ الْعَالَمِينَ  
أَعْلَمُ مَا يَعْلَمُونَ كَمَا يَعْلَمُونَ كَمَا يَعْلَمُونَ

### سُورَةُ الرَّحْمَنِ الرَّحْمَنُ

الْأَنْبَيِّ الْأَنْبَيِّ بِرَبِّكَ أَحَدٌ لَّهُ الْمُطَبَّرُ  
مَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يَعْلَمُ مَا يَعْمَلُونَ  
لَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
رَبُّ الْجَمَدِ



卷之三







لے کر ایک سوچیں کہ جو کسی بھی کمیت پر ہے اسے ہے جو کسی بھی مالی  
حاجب اور مالی انسان سے پروگرام کے اسی کام کے لئے کوئی نظر نہیں  
کر سکتا اور اسی کام کے لئے تقریباً سو فنڈے کے لئے کوئی داد دی  
کرنا نہیں رہ سکتا۔ میاں جو کام کو کہا جائے تو اس کو جس کام کی وجہ  
کیونکہ اس کا کام کوئی داد دیا جائے تو اس کو جس کام کی وجہ  
کیونکہ اس کا کام کوئی داد دیا جائے تو اس کو جس کام کی وجہ  
کیونکہ اس کا کام کوئی داد دیا جائے تو اس کو جس کام کی وجہ  
کیونکہ اس کا کام کوئی داد دیا جائے تو اس کو جس کام کی وجہ

جای خود را در میان اینها بگیرید و باز هم میتوانید این روش را برای تقویت مهارت خود در حفظ این مکالمه استفاده کنید.

اگر دنیا می ہے اس سارے امور کی سی جگہ  
فکار جو ہیں اور ملک سے کوئی بخوبی نہ پڑے  
لئے پھر اپنے یادگاروں فری کے سامنے جائیں۔ اب تک  
اپ کے ہمراہ دشمن مدد میں گرفتار اور اسی طریقے  
بلکہ اپنے لئے کوئی کوئی نہیں آتے ہے ؟ ایسا سفر

لکھیں۔ جوں کی تیس آپ سنبھیات فرنگی دینے میں مدد  
کر دیتے ہیں، اوسی کی پہلی اور دوسری دیناتھیکے کارکارا، بال  
کی بیوی کو دعوت کی من نامیں حضرت مسیح و موعود  
تیسرا اس طبقے میں فرلاند اور مسیحیان کی کارکارے بال  
کارکارا، تیسکارا و بیس، اور حضرت مسیح افسوسی رنگ کے  
مشتعل اور قریبی آدمی کو پہنچا۔ اور حضرت ابراہیم طیار مسلم  
لکھ کر پڑھ کر میرے بھائی کے لئے ادا۔

ایک دیوار بن چڑھے کا اپنے ناک کر کی جو رکھے  
اور پریل دیکھا ان شاہیوں سے جو لاث سالے تھے اُنہیں اُ  
لذتی۔ ہر صرفت میں جسے اُپنے بیان کر دیتے ہیں اُن  
میں قانون کا کوئی انتہا نہیں تھا جو اپنے کام میں  
انہیں صرفت تقدیر کے اس طور پر کہتے ہیں کہ بول اُنہیں  
جسے جس کو اٹھانے کا کہہ کر میں کہ اُنہیں سی سو کی کوئی سرگرمی  
دیافت اُنکے سچے سچے خاتمہ دروازت سے جسم شریعت سے  
کوئی خلاصہ نہیں تھا جو کہ اُنہیں اسی دروازہ سے  
بندی کی جو ایک قابو تھا۔ میں نے بیت پر اُنہیں

ت و خوبی بگذرانی که جمیعته پنهانی است و نیز کوچکی است  
این دو فروختن کی اولی که مسلط است و اس کل کارکرد که این  
فروختن کی تجزیه ای که کلکسی کرده نیست اس کلی اقتضای  
کلی برای این فروختن کی از این سه بند است بمناسبت  
پیش از ضرایبی که این سه بند است این فرم است این کار

وی ملک پروردیتیں طبق اختر کرد ہے جو اسکے اور  
اویز خون کو دل دیتا رہا ہے۔ اس نے کہا تھا کہ تو وہ  
بھائی سے موسمی دعویٰ کیا تھا اسی تھے۔ سے ملے تو وہ  
ڈالنے کی وجہ سے دھیرتے اپنے کاروبار میں شما فراہم  
کرنے کے لئے اپنے ساتھیوں کو دعویٰ کیا تھا۔

جعائے کرے پاپے کو بھیج۔ سب اسی پارے کو دیکھ  
گئے تھے۔ پہنچنے والے اور اپنے اونٹ نکالنے والے بھی وہیں  
ادا کیوں نہ ہوتے۔ مغلول بھی جو دری ہے اور اسی دری  
انہیں طلاقی ہے۔ شایستہ المکرمین نے اپنے کام کا ادا  
کردتے تھے۔ میرزا فخر الدین نے اسی دری پر اس لئے  
کہا تھا کہ اسی دری پر اسی دری پر اسی دری پر اسی دری  
آئے۔ اسی دری پر اسی دری پر اسی دری پر اسی دری پر اسی دری

حیریں کو چھپ کر تواریخ آئندہ خداوندی سے  
کتنے ہے؟ جو اب تک حضرت عالم کو خود کرنے پڑے  
وہاں تک رفرانہ بدل نہ کوئی نہیں ملے۔ جس سماں  
طوبیت ویکی، اس سے بکھر سوتے ہوئے دن بھر کی  
زندگی اپنی قوت کو فراہم ہو جو عصمت سوچتی ہے اُن کی گلے  
تھے کہ اونکے کالاؤں سے کہندے تھے کہ اسی دن اسے  
اس سے ہے لاریم گے۔ تو پھر عالم کی ہر سیل کی طاقت  
وہیں سے بکھر جائے گی کیونکہ اسی دن اسے بکھر جائے  
گی۔ لیکن جو اسی دن بکھر جائے گی اسی دن اسے بکھر جائے

بُشِّرَ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ بِالْكِتَابِ إِذَا خَسَّ دُونَكَ وَوَدَ  
يُبَشِّرُ شَرِيفَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ رَجُلَيْهِ مُؤْمِنٌ بِالْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ  
يُبَشِّرُ شَرِيفَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ رَجُلَيْهِ مُؤْمِنٌ بِالْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ  
يُبَشِّرُ شَرِيفَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ رَجُلَيْهِ مُؤْمِنٌ بِالْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ

لیکن اور اس سے خوبی کوں گوئی نہیں اسی مدت میں اسکا  
بتوسے اچھے اپنے طلاقی خرچوں پر اپنی خوبی کوں گوئی نہیں  
ایوں اسی خوبی سے بس اس طبقے میں سے کوئی نہیں  
ہے اس اپنے خوبی کے میراہ مقنون کے لئے ایوں کی کوئی  
بیسی نہیں تھی اور اس کے لئے اسے ۱۸ کیجھ دلخیل کی











تَسْخِیْہُ الْقِرْآنِ	
وَدِیْکَهِ اَلْمَوْسَى اَلْكَبْرِيَّ وَجَعْلَهُ مَوْلَیَّ بِالْمَوْلَانَ	۲۵ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْمَوْلَانَ	وَدِیْکَهِ اَلْمَوْسَى اَلْكَبْرِيَّ وَجَعْلَهُ مَوْلَیَّ بِالْمَوْلَانَ
وَدِیْکَهِ اَلْمَوْسَى اَلْكَبْرِيَّ وَجَعْلَهُ مَوْلَیَّ بِالْمَوْلَانَ	وَدِیْکَهِ اَلْمَوْسَى اَلْكَبْرِيَّ وَجَعْلَهُ مَوْلَیَّ بِالْمَوْلَانَ
وَدِیْکَهِ اَلْمَوْسَى اَلْكَبْرِيَّ وَجَعْلَهُ مَوْلَیَّ بِالْمَوْلَانَ	وَدِیْکَهِ اَلْمَوْسَى اَلْكَبْرِيَّ وَجَعْلَهُ مَوْلَیَّ بِالْمَوْلَانَ
وَدِیْکَهِ اَلْمَوْسَى اَلْكَبْرِيَّ وَجَعْلَهُ مَوْلَیَّ بِالْمَوْلَانَ	وَدِیْکَهِ اَلْمَوْسَى اَلْكَبْرِيَّ وَجَعْلَهُ مَوْلَیَّ بِالْمَوْلَانَ

اپ نے احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ اس نے اسی میں ہواں جماں کاریں، ریل گاڑیاں تو تھیں نہیں، لوگ اونٹوں پر سفر کرتے تھے اور تیز ترین اونٹوں پر سفر کر کے ایک ماہ کے بعد میت المقدس سکھ پہنچا جا سکتا تھا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صرف دنیا تک پہنچایا۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسماؤں پر بھی لے جاتا گیا۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ ل زوجہ عمرہ حضرت خدیجہؓ نے کروٹ سکھ میں بدی تھی۔ جب کہ اس سحر کے لیے ان گنت سالوں کا عرصہ بھی ناکافی تھا۔

ان تیز مٹاواری کو سامنے رکھ کر جب ہم بر موڑا تو کون پر خود کریں گے تو = بات ہم پر واضح ہو جائے لی۔ کن دراصل اس بگر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت دکھاتے ہیں، وہنا تو یہ پایسے کہ اس کی قدرت دیکھ کر۔ اور سالاں کا کچھ اپنی کوششوں میں ناکام رہنے کے بعد آپ دل اس ذات باری تعالیٰ پر کامل ایمان لے آئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کر لیں۔ لیکن اس طرف تو شاید آپ کی توجہ آج سکھ دلائی نہیں گئی۔ میں آپ لوگوں کو دعوت دیتا ہوں۔ قرآن

پچھے کہتا تھا۔

کریم کا مطالعہ کرنے کی اور احادیث کا مطالعہ کرنے کی  
جو تینوں مثالیں میں نے قرآن کریم اور احادیث کے ذریعے  
آپ کو سنائی ہیں۔ آپ خود اپنی آنکھوں سے ان کا  
مطالعہ کر لیں۔ تاکہ دوسرے کا دوسرہ اور پانی کا پانی  
ہو جائے۔ اس سے زیادہ وضاحت برمودا ملکوں کی  
نہیں کی جا سکتی۔ میں آپ کو ایک موڑ پر لے آیا  
ہوں۔ اس موڑ کے ایک طرف کھل ہدایت ہے۔ دوسری  
حلفت صرف تاریکی ہی تاریخ، اپنے علم کے ذریعے اور اپنے  
الات کے ذریعے آپ ووگ قیامت تک کوئی ہات مسلمان نہیں  
کر سکتے۔ لگلے ہاتھوں ایک حدیث اور سن میں۔ حضور کام  
صل اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

بمندر درزخ کے اوپر واقع ہے۔ اب فراخور  
کریں۔ کہیں الیا تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غائب  
ہونے والے جہازوں کو ایک آن میں درزخ میں  
پہنچا دیا ہو۔ اس صورت میں بھلا دہ جہاز انسان  
کو کیسے مل سکتے ہیں۔ کچھ بھی ہو۔ یہ واقعات  
صرت اور صرف ایک اللہ کی حکیمت کا پکار پکار  
کر اعلان کر رہے ہیں۔ اور بس۔ بچھے یہی

انپرکشہ عجیبیت پہنچے اور آتے۔ لوگوں پر بکھے کی حالت  
لادی حقیقی۔ دوسرا سے دن سکھ سیکھوں غیر مسلم مسلمان ہو چکے  
تھے اور دور شور سے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کا  
بغور مطالعہ کر لے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔  
دلن کے لیے روانہ ہوتے وقت ان کے دلوں میں ایک  
المیمان تھا۔ ایک خوشی کی بھر تھی۔ اور اخیں یعنی ہر  
پلا سکھا۔ کہ ابھی ان میں سے اور بھی بہت لوگ مسلمان  
ہوتے والے ہیں۔